

POSTED ON READING POINT AND KITAB DOST

<https://readingpointpk.blogspot.com/>



<http://kitabdostpk.blogspot.com/>

Itni mohabbat karo na by Zeenia Sharjeel

Page 1

اتنی محبت کرو نا۔۔۔!

از

زینہ شرجیل

وہ تیز ہوتی سانسوں اور تیز ہوتی دھڑکن کے ساتھ بہت تیزی سے اس سنسان سڑک پر بھاگ رہی تھی۔ اسے راستے کا علم نہیں تھا بس اسے یہاں سے کسی بھی صورت نکلنا تھا۔ اس نے پیچے مڑ کے نہیں دیکھا تھا

اسکی ہمت اب جواب دے گئی تھی پاؤں بری طرح دکھ گئے تھے لیکن اسے ہمت نہیں ہارنی تھی وہ نڈھال ہوتے وجود اور ماؤف ہوتے زہن کے ساتھ قدم آگے بڑھا رہی تھی۔ اسکی آنکھوں کے کہ آگے بار بار اندھیرا آ رہا تھا مگر اسے یہ موقع نہیں گنوانا تھا۔

اچانک کوئی اس کے سامنے آتا ہے اور وہ اس چٹان نما چیز سے ٹکرا کر گرتی ہے اور اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا آجاتا ہے۔ تاریکی میں جاتے ہوئے دماغ کے ساتھ جو آخری بات اسکو یاد آتی ہے وہ یہ کہ اسکا بے ہوش وجود دو مضبوط بازوں کی گرفت میں ہے

تپتی ہوئی دھوپ میں وہ مایوس قدم اٹھائے چلا جا رہا تھا۔ سنجیدگی ہمیشہ اسکی طبعیت کا خاصہ رہی ہے لیکن آج اس کی آنکھوں میں مایوسی بھی ساتھ تھی۔ اسے نہیں لگتا تھا یہ جاب بھی اس کو ملے گی۔ ہاتھ میں پکڑی اپنی ڈگریاں کسی ردی کی مانند محسوس ہو رہی تھیں۔ سست قدم اٹھاتا ہوا وہ گھر میں داخل ہوا

"السلام وعلیکم اماں"

زین نے نادیدہ بیگم کو سلام کیا

"وعلیکم السلام بیٹا! کیسا رہا انٹرویو"

انہوں نے پر امید لہجے سے پوچھا

"سفارش کے بنا پر سلیکشن ہوگی کسی اور کی"

زین پانی گلاس میں نکالتے ہوئے جواب دیا۔ تھکن کے آثار اس کے چہرے پر نمایاں تھے

"مایوسی کفر ہے بیٹا ہر چیز کا وقت مقرر ہے مل جائے گی جاب بھی

جاؤ منہ ہاتھ دھو کے آؤ میں کھانا لاتی ہوں"

وہ دماغ میں آئی سب سوچوں کو جھٹک کے کمرے سے چلا گیا



"حوراٹھ جاؤ کالج نہیں جانا کیا آج"

اسماء کمرہ سمیٹتے ہوئے کہنے لگیں

"جی ماما بس اٹھ گئی"

وہ کسل مندی سے اٹھ گئی ہر روز کی طرح اس کو سب کا ناشتہ بنانا تھا اس کے بعد اپنے کالج کے لئے نکلنا تھا۔

یہ بھی شکر تھا کہ اس کے چچا اور تایا اس کو پڑھا رہے تھے ورنہ باپ کے انتقال کے بعد بہت مشکل وقت انہوں نے گزارا تھا یہی بہت تھا کہ اس کے چچا اور تایا نے اس کو اور اس کی اما کو گھر جگہ کے ساتھ ساتھ دو وقت کی روٹی بھی میسر کر دی تھی۔

اسما کے گھر والوں نے وقار صاحب کی انتقال کے بعد صاف لفظوں میں دونوں ماں بیٹی کی ذمہ داری قبول کرنے سے منع کر دیا تھا۔

تھوڑا چچا اور تایا کو خوف خدا تھا اور اپنے بھائی کی اکلوتی نشانی سمجھتے ہوئے گھر میں جگہ دی۔

حور اور اسما کے ساتھ تایا اور چچا کا رویہ تھوڑا بہت نرم رویہ تھا۔ اس کے برعکس تائی اور چچی کو ان دونوں کا وجود بری طرح کھٹکتا تھا

باقی کزنز بھی سب اپنی اپنی پڑھائی اور دنیا کے جھمیلوں میں مصروف تھے۔ موڈ ہوا تو منہ لگا لیا نہیں تو تو کون اور میں کون والا حساب تھا

صرف ایک خضر ہی تھا جو حور اور اسما کے لیے دل میں نرم گوشاں رکھتا

اسکول کی چھٹی کا وقت تھا شاہ اپنے ڈرائیور کا انتظار کر رہا تھا۔ ایسے میں اس کی نظر ایک معصوم سی گڑیا پڑی جو آنکھوں میں ڈھیر سارے آنسو لیے بیچ پر بھیٹی رونے میں مصروف تھی۔ وہ 1 یا 2 کلاس کی اسٹوڈنٹ ہوگی۔ بچی نے جب کافی دیر تک اپنا رونے کا مشغلہ جاری رکھا تو شاہ اس کے پاس جا کے بیٹھ گیا

"کیا ہو اگڑیا تمہیں۔ رو کیوں رہی ہو"

بچی نے اپنا مشغلہ ترک کر کے اپنے برابر میں بھیٹے لڑکے کو دیکھا جو اس کی کلاس کا نہیں تھا حیرت سے بولی

"میرا نام گڑیا تو نہیں۔ کیا میں تمہیں گڑیا جیسی لگی"

بچی نے معصومیت سے پوچھا

اسکی بات سن کر شاہ ہنسا

"گڑیا جیسی نہیں پری جیسی لگی ہو۔ گڑیا تو ویسے ہی بولا میں نے۔ اچھا تو پری یہ بتاؤ تم روکیوں رہی تھیں "

شاہ نے دوبارہ پوچھا

"میں نے ہوم ورک مکمل نہیں کیا تو ٹیچر نے مجھے ڈانٹا "

بچی نے دوبارہ آنکھوں میں آنسو لیے کہا

"تو تم نے اپنا ہوم ورک کیوں نہیں کیا "

"ماما گھر کے کاموں میں بزی رہتی ہیں ان کے پاس ٹائم نہیں ہوتا "

بچی نے اداسی سے جواب دیا اس ہونٹ کے نیچے بائے طرف تل بھی شاہ کو اداس لگا

"کوئی بات نہیں ہوم ورک تمہیں میں کروا کر دوں گا۔ فرینڈ ہو گی میری "

شاہ نے پری کے اگے ہاتھ بڑھا کر کہا

جسے پری نے تھام لیا

اور یوں وہ دونوں دوست بن گئے

آج وہ پھر انٹرویو دینے گیا تھا مگر سفارش کی بنا پر کسی اور کی سلیکشن پہلے ہی ہو گئی تھی۔ اسے اپنا آپ بے بس

محسوس ہوا مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا اپنی ہی سوچوں میں گم جب وہ گھر کی طرف واپس آیا تو ایک نیا امتحان اس کے استقبال کے لیے منتظر تھا۔

گھر کے دروازے پر لگا تالا دیکھ کر وہ سوچ میں پڑ گیا کہ اماں اس وقت کہا جاسکتی ہے برابر والوں سے پوچھنے پر پتہ چلا کہ اچانک بے ہوش ہونے کی وجہ سے بلال انہیں قریبی اسپتال لے گیا ہے۔ وہ وہیں سے اسپتال کی طرف روانہ ہو گیا

"کیا ہوا اماں کو بلال"

زین نے بلال کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"ثانیہ صبح آنٹی کے پاس گئی تھی تو آنٹی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی پھر اچانک وہ بے ہوش ہو گئیں۔ ثانیہ نے مجھے

بتایا تو میں انٹی کو اسپتال لے آیا"

بلال نے تفصیل سے بتایا

"تم بتاؤ تم کہاں تھے؟ ساتھ ہی بلال نے زین سے پوچھا

"کچھ نہیں یار اسٹریو کے لئے گیا تھا وہی سے خوار ہو کر آ رہا ہوں۔ خیر میں ڈاکٹر سے بات کر کے آتا ہوں"

یہ کہ کر زین ڈاکٹر کے روم کی طرف گیا

"می آئی کنگ"

"آئیے تشریف رکھئے" ڈاکٹر ولید نے کہا

کیا رشتہ ہے پیشینٹ سے آپکا؟

ڈاکٹر ولید نے زین کے بیٹھتے ہی پوچھا

"مدرہیں میری"

زین نے جواب دیا

"مجھے انتہائی دکھ کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے وقت پر پر اپر ٹریٹمنٹ نہیں کروانے سے ان کی ایک کڈنی فیل ہو چکی ہے اور دوسری افیکٹ ہے۔ آپ ان کا خیال رکھیں اور پر اپر ٹریٹمنٹ شروع کروائیں"

ڈاکٹر نے تو اپنی بات ختم کر دی مگر زین کے لیے سوچوں کے نئے پہلو نکل آئے

کمرے سے باہر آنے پر زین اپنی اماں کے پاس گیا وہ دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی۔ زین نے اپنے آپ کو اتنا بے بس اور لاچار پہلے نہیں سمجھا تھا۔ دو تین چھوٹی موٹی ٹینشن سے دو وقت کی روٹی تو میسر ہو جاتی تھی مگر اب اماں کا علاج.... یہ اس کے لئے سوالیہ نشان تھا... مگر کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا کیونکہ اس کے لیے دنیا میں واحد رشتہ اس کی ماں کی تھی۔

زین ایک خوشحال گھرانے میں پیدا ہوا۔ ساجد صاحب آئیڈیل شوہر ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین باپ بھی تھے۔ بہترین جاب تھی زندگی سہولیات سے آراستہ تھی۔ زین ان کی اکلوتی اولاد تھا جو کہ شادی کے چھ سال بعد پیدا ہوا تھا۔ اس لئے ساجد صاحب اور نادیا بیگم نے اس کے لیے بہت خواب دیکھے تھے۔

خواب تو ہر کوئی دیکھتا ہے مگر آنے والے وقت کا کسی کو نہیں پتہ ہوتا۔ ساجد صاحب پائٹرشپ کی بنیاد اپنے دوست ظفر مراد کے ساتھ بزنس اسٹارٹ کیا۔ جس سے انہیں دن دگنی رات چوگنی ترکی ملی۔ زندگی خوشگوار گزر رہی تھی کے ایسے میں ایک دن اچانک کار ایکسیڈنٹ میں ساجد صاحب کا انتقال ہو گیا...

اس وقت زین 15 سال کا ہوتا تھا ابھی وہ دونوں اس صدمے سے نہیں نکلے ہوتے کہ ایک دن اچانک ظفر مراد یہ انکشاف کیا کہ بزنس میں کافی نقصان ہوا اور سارا سرمایہ بھی ڈوب گیا ہے۔

اس وقت ناد یہ بیگم کو حالات کی سنگینی کا علم ہوتا ہے۔ ظفر کی باتوں میں انہیں صداقت محسوس نہیں ہوئی مگر وہ اکیلی عورت ذات کچھ نہیں کر سکتی تھیں۔

وہ اپنی زندگی اور حالات کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ بلال اس کے پاس آیا

"کیا کہتے ہیں ڈاکٹر؟"

بلال نے برابر میں بیٹھتے ہوئے پوچھا

زین نے ساری تفصیل بلال کو بتائی

"سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں"

وہ اس وقت پریشان دکھ رہا تھا

"پریشان مت ہو آزمائش کا وقت ہے گزر جائے گا کاش میرے بس میں ہو تا تو میں تمہارے لیے کچھ کر سکتا"

بلال اس کا مخلص دوست تھا محلے میں برابر میں ہی رہتا تھا اس کے اوپر بھی تین بہنوں کی اور معذور باپ کی ذمہ داری تھی وہ زین کی طرح ہی مجبور تھا۔ جب اس کی بھی ضرورت تھی جو زین کی طرح اس کے پاس نہیں تھی

** حور جیسے ہی تھکی ہاری کالج سے گھر پہنچی تو سارہ چچی نے اسے کچن بلوالیا

" آگئی تم"

"جی چچی کوئی کام تھا" حور نے پوچھا

"ظاہر ہے جی تو بلایا ہے۔ آج ماہم کو دیکھنے کچھ لوگ آرہے ہیں تو شام کے لیے اچھا سار لیفریشنٹ تیار کرو اور پھر کمرے میں ہی رہنا"

یہ کہہ کر وہ چلے گئیں۔ حور کچن میں بڑی ہو گئی

کل اسے اپنا اسائنمنٹ بھی لازمی سمجھ کر دانا تھا تو اب سونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ جلد ہی کچن کا کام فارغ ہوئی۔

آج عام دنوں کی بانسبت موسم اچھا تھا گرمی کا احساس نہیں تھا وہ اپنا اسائنمنٹ لے کر لان میں آگئی۔ ماہم کے رشتے والے آپکے تھے ماہم میک اپ میں لبریز مسکرا مسکرا کر انہیں ناشتہ دے رہی تھی اور چاچی بات بات پر مسکرا مسکرا کر بتا رہی تھی کہ

"یہ کباب لیں ماہم نے بنائے ہیں۔۔۔ میکرونی تو ٹیسٹ نہیں کی آپ نے اس کے ہاتھ کی میکرونی گھر میں سب کو بہت پسند ہے۔"

جب رشتے والی خاتون جانے لگیں تو ان کی نظر باہر نکلتے ہوئے لان پر پڑیں انہوں نے سارا چچی سے پوچھا

"کون ہے یہ لڑکی" وہ اپنی بیزاری چھوپائے مسکرا کر بتانے لگ گئی

"یہ میرے جھیٹھ کی بیٹی ہے"

ان کے جانے کے بعد چچی حور کی خبر لینے اس کے سر پر نازل ہو گئی

"میں نے تمہیں منع کیا تھا نہ کہ کمرے سے باہر نہیں نکلنا"

خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے انہوں نے حور سے کہا

"مگر میں تو وہاں نہیں آئی چچی میں تو یہاں لان میں اپنے کالج کا کام کر رہی تھیں"

حور کے جواب دینے پر ساہ چچی نے غصے میں اس کا اسائنمنٹ پھاڑ دیا

"آئندہ اگر میری بات نہ مانی اور زبان چلائی اگے سے تو ان کاغذ کی طرح تمہارا حال کرو گی"

حور بے بسی سے آنسو بہاتی انہیں دیکھ رہی تھی اب دوبارہ اس کو اتنی محنت کرنی پڑے گی۔ شور کی آواز سن کر
آسماء (حور کی امی) وہی آگئی
"کیا ہوا بھابھی"

"اپنی بیٹی کو قابو میں رکھو اور اسکی زبان کو بھی"

یہ کہہ کر وہ چلے گئیں

"حور تم نے زبان چلائی ہے" حور روتی ہوئی

"نہیں ماما میں نے تو انہیں صرف یہ کہا کہ میں ان خاتون کے سامنے روم میں تو نہیں آئی میں یہاں بیٹھ کر اپنا کام
کر رہی تھیں"

"دیکھیں چچی نے میری ساری محنت ضائع کر دی"

آسماء لمبی سانس بھر کر رہ گئے

"دیکھو حور آئندہ اپنی چاچی یا کسی کو آگے سے جواب نہیں دوں گی تم"

"مگر ماما میں نے تو"

"حور میں کیا کہہ رہی ہو" آسماء نے حور کی بات کاٹتے ہوئے کہا

"جی ماما"

حور بھی اپنے نوٹس لے کر اندر چلے گئی .

آسماء آسمان کی طرف دیکھ کر یہ دعا کرنے لگی "اللہ پاک میری حور بہت معصوم ہے۔ آگے اس کا واسطہ اچھے لوگوں سے پڑھے اور اس کے نصیب میں محبت کرنے والا شخص لکھ دینا"

**

اگلے دن شاہ کو ہاف ٹائم میں پری نظر آگئی وہ اپنے دوستوں کے پاس سے اٹھ کے اس کے پاس جا بیٹھا

"کیسی ہو پری"

شاہ نے پوچھا

"میں ٹھیک ہوں"

اس نے خفگی سے جواب دیا۔ ساتھ میں تل بھی خفا ہو جیسے

"ارے یہ تمہارا منہ کیوں بنا ہوا ہے"

شاہ نے پھولے ہوئے گال دیکھ کر پوچھا

"آج ماما نے مجھے لٹچ میں بسکٹ رکھ دیئے مجھے وہ نہیں کھانے"

جیسے اس نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی پریشانی بتائی

"اس میں کون سی بڑی بات ہے تم میرا لٹچ باکس لے لو اس میں سینڈوچ ہیں۔ تمہیں سینڈوچ پسند ہے؟"

شاہ نے سینڈوچ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا

"ہے یہ تو اچھے ہیں شاہ پھر تم یہ بسکٹ کھا لو"

شاہ مسکراتے ہوئے ٹشو سے پری کا منہ صاف کرنے لگا جہاں کریم لگی ہوئی تھی اور وہ سینڈوچ سے انصاف کرنے

لگی

زین ناد یہ بیگم کو اسپتال سے گھر لے کر جا رہا تھا اچانک اس کی نظر گاڑی میں بیٹھے اس وقت پر پڑی جس سے زین

کی رگیں تن گئی۔ یہ وہی شخص تھا جس کی وجہ سے آج وہ زندگی میں اس مقام پر تھا۔ اس کے باپ کا دوست ظفر

مراد۔ زین نے اس گاڑی کا پیچھا کرنا چاہا مگر گاڑیوں کے سمندر میں گاڑی کہاں گئی اسے سمجھ نہیں آیا شکستہ قدم

لے کر واپس آیا

"تویہ واپس اس شہر میں آگیا ہے" اس نے نفرت سے سوچا

وہ کالج سے گھر پہنچی ہی تھی کہ اسے ماحول میں تلخی کا احساس ہوا

اسماء: "آگئی ہو حور چلو فریش ہو جاؤ میں کھانا لاتی ہوں تمہارے لئے"

حور: "ماما آپ کی آنکھیں اتنی لال کیوں ہو رہی ہیں؟؟؟"

"کچھ نہیں ابھی پیاز کاٹی تھی شاید اس وجہ سے ہو رہی ہوں"

انہوں نے ٹالنا چاہا۔

حور: "مجھے لگ رہا ہے آپ روئی ہیں۔ ماما پلیر مجھے بتائیں کیا بات ہے اور ویسے بھی چچی اور تائی کے تیور دیکھ کر لگ رہا ہے کچھ ہوا ہے پلیر بتائے نہ کیا ہوا ہے"

"کل جو لوگ ماہم کو دیکھنے آئے تھے وہ تمہیں پسند کر گئے ہیں انہوں نے صاف کہہ دیا ہے اگر تمہارا رشتہ دینا ہے تو ٹھیک ہے"

اسماء کپڑوں کی تہ لگاتے ہوئے حور کو بتانے لگی

"تو اس لیے چچی اور تائی نے آپ کو باتیں سنائی ہو گئیں" وہ افسردگی سے بولی

"ظاہری سی بات ہے پہلے بھی جو رشتہ آیا تھا وہ اسی طرح سے واپس ہو گیا تھا"

آسماء نے بولا

"خیر چھوڑو تم فریش ہوں میں کھانا لاتی ہوں"

وہ حور کو شر مندہ دیکھ کر بولیں ویسے بھی ان کی بیٹی کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔۔!

بلال زین کے گھر آ یا زین ابھی دوائیاں لے کر گھر آیا ہی تھا

"کیسی طبیعت ہے اب آنٹی کی"

بلال نے پوچھا

اب بہتر ہے۔ پر اپر ٹریٹمنٹ کروانا ہو گا

اور علاج کے لیے پیسوں کی ضرورت ہو گی۔ بس یار یہی سوچو تو ایسا لگتا ہے سارے دروازے بند ہو جائے ہیں کیا

کروں کہاں سے لاؤں اتنا پیسا"

زین نے لاچاری سے کہا۔!

"میں نے اس دن جو تجویز دی تھی اس پر عمل کرو"

بلال نے آرام سے جواب دیا

"دماغ خراب ہے تمہارا ابھی تک دماغ سے نکالی نہیں تم نے وہ فضول بات"

زین نے ڈپٹے ہوئے اسے کہا

"ٹھیک ہے پھر اس کا کوئی دوسرا حل ہے تو مجھے بتاؤ تاکہ میں بھی تمہارے ساتھ ساتھ اپنی الجھنوں کو دور کروں"

بلال نے آرام سے کہا

"یار تم سمجھ کیوں نہیں رہے ہو یہ صحیح نہیں ہو گا میرا دل نہیں مان رہا ہے"

زین نے بلال کو سمجھانا چاہا

"وہی تو میں کہ رہا ہوں کوئی دوسرا راستہ ہے تمہارے پاس تو مجھے بھی بتاؤ۔ نہیں تو یونہی ہاتھ پر ہاتھ رکھے ہوئے
آنٹی کو سسکتے ہوئے دیکھو"

بلال ناچاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا اور زین اپنا سر تھام کے بیٹھ گیا۔۔۔!

"مجھے تو نہیں لگتا تھا بھی جب تک یہ لڑکی ہمارے سر پر مسلط ہماری بیٹیوں کے نصیب کھولیں گے"

سارہ چچی کو رشتہ ختم ہونے کا تو ابھی تک نہیں بھولا تھا

"مجھے تو کچھ اور ہی فکر کھائے جارہی ہے"

فاطمہ تائی نے کچھ سوچتے ہوئے بولا

"بھلا وہ کیا؟؟؟ چچی نے پوچھا

"میں نے کچھ دنوں سے نوٹ کیا ہے خضر حور کے آگے پیچھے رہتا ہے کافی ہمدردی ہو رہی ہے اسے"

فاطمہ تائی نے جیسے اپنا بوجھ ہلکے کرنا چاہا

"یہ بات تو میں نے بھی نوٹ کی تھی مگر بولا اس لئے نہیں کہیں آپ کو برا نہ لگ جائے" سارا چچی نے بھی ہمدردانہ لہجہ اختیار کیا

"اور ویسے بھی یہ آسمان صرف شکل سے ہی سیدھی ہے۔ اس نے ہی کوئی پٹی پڑھائی ہوگی اپنی بیٹی کو" سارہ چچی نے مزید آگ لگانے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئیں

"میں اپنے جیتے جی تو ایسا ہرگز بھی نہیں ہونے دوں گی۔ اس گھر میں صرف نیہا (بھانجی) ہی میرے بیٹے کی دلہن بن کر آئے گی اور آپ اس حور کا بھی کچھ سوچنا پڑے گا"

انہوں نے بھڑکتے ہوئے کہا

"جلد ہی سوچیے گا کہیں بات آگے نہ پڑ جائے" سارا چچی اپنا کام دکھا کر مطمئن ہو گئیں۔۔۔۔۔!

شاہ کی پری پر نظر پڑی وہ بریک میں اپنی books کھولے مصروف تھی۔ شاہ اس کے قریب آیا

"کیا ہو رہا ہے پری؟؟ شاہ نے پری سے پوچھا۔

"مجھ سے پرو بلم solve نہیں ہو رہا" اس نے افسردگی سے کہا

"ذرا دکھاؤ مجھے" شاہ نے ہاتھ میں بک لیتے ہوئے کہا

"ارے یہ تو بہت ہی ایزی ہے ادھر دیکھو میں سمجھاتا ہوں"

"آیا نہ سمجھ میں؟ شاہ نے پوچھا

"بالکل نہیں" پری نے ایک اداسے جواب دیا!

اس کے بعد ساتویں دفعہ سمجھانے پر پری کو سمجھ میں آ ہی گیا

"وہ کیا ہے نامیرا math تھوڑا ویک ہے" پری نے معصومیت سے کہا

"اسے تھوڑا ویک نہیں کہتے ہیں بہت زیادہ ویک ہو تم math میں" شاہ نے سنجیدگی سے کہا

"جاؤ نہیں ہو تم میرے دوست نہیں بات کرتی میں تم سے"

پری اچھا خاصا برامان گئی۔۔

"ارے میں تو مذاق کر رہا تھا خفا تو نہیں ہو"

اس نے دو انگلیوں سے پری کے گال کو چھوا

آخر پری مان گئی۔۔

جیسے جیسے دن گزر رہے تھے ان دونوں کی دوستی اور پکی ہوتی جا رہی تھی اور انکی دوستی کی کتنی مدت ہے یہ دونوں ہی اس سے بے خبر تھے۔۔۔۔!

حور پکن میں کھانا بنانے میں مصروف تھی خسرو ہی چلا آیا۔۔۔

"اور کیا بنا رہی ہو ڈیر کزن"

"میں رات کے کھانے کے لئے قیمہ بنا رہی ہوں اور ابھی پلاؤ بنایا ہے۔ کیا آپ کو کچھ چاہیے؟"

اس نے کام کرتے ہوئے خسرو سے پوچھا

ایک وہی تو تھا جو سارے کزنز میں اسکا خیال رکھتا تھا ورنہ تو سب ضرورت کے وقت ہی اس کو پکارتے تھے "

"اگر مسئلہ نہ ہو تو ایک کپ چائے بنا دو"

وہ سامنے ہی چیر پر بیٹھ گیا

"مسئلہ کیسا خضر بھائی ابھی بنا دیتی ہوں"

وہ چائے کا پانی چڑھانے لگی

"تمہاری اسٹیڈیز کیسی جارہی ہے کہیں کوئی پر اہلم تو نہیں"

خضر نے سامنے ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا

"نہیں اسٹیڈیز تو اچھی چل رہی ہے ایگزیم بھی ہونے والے ہیں بس اس کی تیاریوں میں مصروف ہوں"

اس نے چائے کا کپ سامنے رکھتے ہوئے کہا

اگر کوئی بھی پر اہلم ہو تو بلا جھجک پوچھ لینا

"جی اگر کوئی مسئلہ ہو تو آپ کا ہی سر کھاؤ گی" حور نے مسکراتے ہوئے خضر کو جواب دیا

خضر بھی مسکرا کر لگا اتنے میں ایک فاطمہ تائی آگئی

"تم یہاں کیا کر رہے ہو خضر"

امی چائے پی رہا تھا کچھ کام ہے آپ کو

"ہاں مجھے تہینہ (خالا) کے گھر جانا ہے اور تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟۔ انہوں نے حور سے پوچھا

"جی تائی رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی"

حور نے کام ختم کرتے ہوئے جواب دیا

"ہو گی نہ تیاری؟۔۔ تائی نے پوچھا

"جی" حور نے اتنا ہی کہا

"تو جاؤ اپنے کمرے میں" یہ کہتے ہیں وہ بھی چلے گئیں۔۔۔ اور پیچھے حور بھی کچن سے نکل گئی

خضر وہاں بیٹھ کر افسوس سے اپنے گھر والوں کے رویے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔!!!!

رات 12 بجے کا وقت تھا یہ سڑک بہت ہی سنسان تھی جہاں وہ دونوں جھاڑیوں میں چھپے اپنے شکار کے تعاقب میں تھے۔ تھوڑی دیر خاموشی میں ارتعاش پیدا ہوتا ہے ایک گاڑی جو دور سے آتی دکھتی ہے وہ دونوں چوکنے ہو جاتے ہیں قریب آتے ہی سڑک پر پڑے کانچ سے گاڑی کے ٹائر برسٹ ہوتے ہیں اور گاڑی جھٹکا کہا کر رکتی ہے گاڑی میں بیٹھا وہ شخص گاڑی کا دروازہ کھول کر ٹائر دیکھنے باہر نکلتا ہے اچانک ہی وہ دونوں جھاڑیوں سے نمودار ہوتے ہیں اور اس شخص پر حملہ کر دیتے ہیں۔ دونوں ہاتھ اوپر کر لو اور "خبردار کوئی ہوشیاری دکھائی تو یہی کاٹ کر پھینک دوں گا"

نقاب پوش میں سے ایک... جس کے ہاتھ میں چھوٹا سا زکاجا تو ہوتا ہے وہ اپنی طرف سے اس شخص کو دھمکانے کی پوری کوشش کرتا ہے

"اوکے اوکے میں کچھ نہیں کر رہا لیکن میرے پاس کچھ نہیں ہے پلیز مجھے جانے دو"

اس شخص نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا

دوسرا نقاب پوش اپنے ساتھی کے کان میں سرگوشی کرتا ہے

"یار یہ بچا راسخ بول رہا ہے اس کو جانے دیتے ہیں"۔ مگر اس کی سرگوشی اتنی آہستہ نہیں تھی جو سامنے کھڑے شخص کو سننے میں نہ آئی ہو۔ وہ پل میں سمجھ گیا یہ لوگ اس کام میں نئے ہیں یا بالکل اچھے کھلاڑی نہیں ہیں

"میرے پاس سے تم دونوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ لیکن اگر تم لوگ مجھے نقصان نہ پہنچانے کا وعدہ کرتے ہو تو گاڑی میں موجود رقم تمہارے حوالے کر دیتا ہوں۔ اس شخص نے بولا

"جلدی کرو بغیر کسی ہوشیاری کے رقم ہمارے حوالے کر دو" ایک نقاب پوش بولا

"ٹھیک ہے"

اس شخص نے گاڑی کی طرف جاکر گاڑی کی فرنٹ سیٹ سے ہوشیاری سے پسٹل نکالا۔

وہ دونوں اس کے پیچھے ہی کھڑے تھے وہ ایک دم مڑا

"اب تم دونوں جلدی سے اپنے اپنے چاقو نیچے رکھ کر ہاتھ اوپر کر لو یہ پستول لوڈڈ ہے"

ان دونوں کے پسینے چھوٹ گئے اور جلدی جلدی اپنے چاقو نیچے رکھ کر ہاتھ اوپر کر لئے

"گڈ اب اچھے بچوں کی طرح ذرا اپنے چہروں سے کپڑا ہٹاؤ"

ان دونوں نے فرما برداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے نقاب ہٹایا۔ وہ اشعر کے ہم عمر دو لڑکے تھے

"شاباش اب جلدی سے یہ بتاؤ تم دونوں کو یہی شوٹ کر کے چلا جاؤں یا پولیس کو انفارم کر دوں؟

یہ سن کر ان دونوں کی ہوائیاں اٹ گئی ان میں سے ایک جلدی سے بولا

"دیکھو پلیز ہمیں جانے دو ہم لوگ کوئی چور نہیں اور یہ سب بہت مجبوری کی بنا پر کیا ہے۔ وہ بھی پیلی بار... ہم

ایسے بالکل نہیں ہیں"

"وہ تو تم دونوں کے چاقو کے سائز اور ہاتھوں کی کپکپاہٹ دیکھ کر مجھے پہلے ہی اندازہ ہو گیا تھا"

"پلیز ہمیں جانے دو ہم بہت مجبور ہیں اب ایسا نہیں کریں گے"

ان میں سے ایک بولا

"چلو پھر تم دونوں اپنی اپنی مجبوریاں بتاؤ پھر کوئی فیصلہ کرتے ہیں کہ کیا کرنا چاہیے"

اشعر نے زین اور بلال کی کہانی سنی اور اندازہ لگایا کہ وہ سچ بول رہے ہیں کچھ سوچتے ہوئے اشعر بولا

"چلو تم دونوں کو پولیس کے حوالے نہیں کرتا مگر میری ایک شرط ہے"

زین اور بلال نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"اور وہ شرط کیا ہے"

زین نے پوچھا

"اگلی بار تم دونوں اکیلے نہیں ہوں گے ہم تینوں مل کر واردات کریں گے"

اشعر نے عام سے انداز میں بولا

"کیا" زین اور بلال ایک ساتھ چیخ کر بولے

"اس میں اتنی حیرانی کی کیا بات ہے اور مال بھی برابر کا تقسیم ہوگا"

اشعر نے ان دونوں کو حیرت سے منہ کھولے دیکھ کر نارمل انداز میں کہا

"زین اور بلال عجیب گولمو کی کیفیت میں پڑھ گئے کہ کیا جواب دیں

"یار اس میں اتنا سوچنے کی کیا بات ہے"

اشعر دوستانہ انداز میں بولا

"اور ویسے بھی تم دونوں ماہر نہیں لگتے اس کام میں، جو انداز تم دونوں کا اس سے تو کوئی بچہ بھی نہ ڈرے"

اس کا انداز صاف مزاق اڑانے والا تھا

اور یہ بات تو وہ دونوں بھی جانتے تھے یہ کام ان دونوں کے اکیلے کے بس کی بات نہیں

"تمہیں دیکھ کر لگتا تو نہیں کہ تمہیں اس کام کی ضرورت ہے"

زین نے اسکی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"ضروری نہیں ہر کام مجبوری میں کئے جائے کچھ کام کبھی انجوائے منٹ کے لیے یا ایڈونچر کے طور پر بھی کیے

جاتے ہیں"

اشعر نے جواب دیا

زین کو اسکی سوچ پر بہت افسوس ہوا

"او کے ہمیں منظور ہے"

جواب بلال کی طرف سے آیا

"لیکن اس کام میں بھی کچھ اصول ہوں گے۔ ہم کبھی ضرورت مند اور بے بس انسان کو نہیں لوٹیں گے اور اوزار

کا استعمال بھی صرف لوگوں کو ڈرانے کے لیے کریں گے کسی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے"

زین نے اشعر کے سامنے اصول دھرائے

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے"

اشعر بولا

شاہ اور پری لہجہ بریک میں لہجہ کر رہے تھے بلکہ پری لہجہ کر رہی تھی اور شاہ ٹشو سے بار بار اسکا منہ صاف کر رہا تھا "تمہیں پتا ہے شاہ جب میں بڑی ہو جاؤں گی تو میرا پرنس مجھے لے جائے گا اپنے ساتھ"

پری نے جیسے اسے اہم خبر دی

"ہیسیں! یہ پرنس کون ہے اور تم کیوں جاؤ گی اس کے ساتھ"

شاہ حیرت اور صدمے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بولا

پری نے بڑی اداسے اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر بولا

"جیسے اسنووائٹ کو اسکا پرنس لے جاتا ہے۔ میں نے ماں سے پوچھا میرا پرنس مجھے کب لے کر جائے گا... تو

انہوں نے کہا جب میں بڑی ہو جاؤں گی"

پری نے شاہ کو پوری بات سمجائی

"یہ پرنس ورنس کچھ نہیں ہوتا پری"

زین نے اسے سمجانا چاہا

"مگر میری ماما جھوٹ نہیں بولتی" پری کو جیسے اسکی بات بری لگی

"او کے! اپنے پرنس کو کہ دینا شاہ تمہیں کہی نہیں جانے دے گا"
شاہ نے بات ختم کر دی۔

حور کافی گھبرائی ہوئی خضر کے روم میں آئی
"خضر بھائی پلیرز جلدی دیکھیں امی کو کیا ہو گیا ہے"
روتے ہوئے وہ بولنے لگی
خضر بھی تقریباً بھاگتا ہوا اسماء کے روم میں پہنچا تو آسماء بہوش تھی
"چلو حور چچی کو ہو اسپتال لے کر چلتے ہیں"
خضر نے سہارا دیتے ہوئے آسماء کو تھاما اور وہ دونوں ہاسپٹل چلے گئے

"امی ٹھیک ہو جائیں گی نہ"
وہ روتے ہوئے بولنے لگی
"حور کیا ہو گیا ہے ٹھیک ہیں چچی۔ گھبرانے کی بات نہیں بس ہم ہاسپٹل پہنچنے والے ہیں"
خضر قریبی اسپتال کی طرف گاڑی لے گیا

پراپر چیک اپ کے بعد ڈاکٹر سے خضر نے پوچھا
"ڈاکٹر صاحب کیا ہوا تھا پینٹ کو کوئی گھبرانے کی بات تو نہیں"

"خطرے کی کوئی بات نہیں لیکن انہوں نے کسی بات کی ٹینشن لی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی یہ کنڈیشن ہوئی ہے۔ بس اس بات کا خیال رکھیں کہ پیشینٹ کے سامنے ایسی بات نہ ہو جس سے ان کی طبیعت مزید خراب ہو۔ یہ دو الگ کر دے رہا ہوں وقت پر دے دیئے گا

آپ پیشینٹ کو گھر لے جاسکتے ہیں "ڈاکٹر نے پرچہ تھماتے ہوئے کہا

"تم چچی کے پاس جاؤ جب تک میں یہ میڈیسن لے کر آتا ہوں"

وہ دونوں بات کرتے ہوئے جا رہے تھے کہ اچانک کوئی بڑی تیزی سے آتے ہوئے حور سے ٹکرایا۔ حور اس سے ٹکرائے پر اپنے آپ کو سنبھال نہ پائی اور لڑکھڑا کر گرنے ہی والی تھی کہ سامنے والے نے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اس کو گرنے سے بچایا

"کیا ہوا مسٹر دیکھ کر چلا نہیں جاتا کیا"

خضر نے تھوڑے تیز لہجے میں بولا

مقابل پر کوئی فرق نہیں پڑا خضر کی بات کا.... وہ تو ٹکرائے والی ہستی کو ہی دیکھ رہا تھا۔

خضر کو یہ دیکھ کر غصہ آیا اور اس نے مقابل کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے دوبارہ اس سے کہا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو"

اب کے خضر تیز آواز میں بولا

مقابل بھی ہوش کی دنیا میں واپس آیا

"سوری"

اس نے فقط اتنا ہی کہا مگر نظریں ابھی بھی حور پر ہی تھی۔ جیسے اسے دیکھنا دنیا کا اہم کام ہو
حور بھی نزوس تھی اس اجنبی کے اس طرح دیکھنے پر... کبھی گھبرا کر خضر کو دیکھتی کبھی آتے جاتے لوگوں کو

"تم ٹھیک ہو... چلو حور چلتے ہیں"

خضر نے حور کا ہاتھ تھاما اور اگے چلنے لگا

زین نے چونک کر ان دونوں کو ہاتھ تھام کر جاتے ہوئے دیکھا اس ک اندر کچھ ٹوٹ سا گیا

"میں تمہیں اپر ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں اسٹیجوبن کر کھڑے ہو؟

زین غائب دماغی سے بلال کو دیکھ رہا تھا

"سب ٹھیک ہے زین ڈاکٹر کیا کہہ رہے ہیں آنٹی کے بارے میں؟

بلال نے اسکو سن کھڑے دیکھ کر سوال کیا

"ہاں سب ٹھیک ہے چلو چلتے ہیں"

زین باہر جانے لگا

"اوبھائی باہر نہیں اوپر جانا ہے فرسٹ فلور پر رپورٹس لینے"

بلال نے یاد دلایا

"مگر وہ تو ابھی باہر گئی ہے نا"

زین کا دماغ کہیں اور اٹک گیا جیسے

"کون باہر گئی ہے"

بلال نے آنکھیں پھاڑ کر حیرت سے پوچھا

"کوئی نہیں... چلو رپورٹ لینے چلتے ہیں"

خضر نے حور کو گاڑی میں بٹھایا اور خود چاچی کو لے کر آیا
دواؤں کے زیر اثر وہ آنکھیں موندے ہوئے بیٹھی تھی۔

جب خضر نے آہستہ آواز میں حور سے پوچھا

"کیا تم اس شخص سے پہلے ملی ہو یا جانتی ہوں؟؟؟"

حور ایک دم چونکی

"نہیں میں نے تو پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟"

"نہیں ویسے ہی پوچھ رہا تھا۔ خیر چھوڑو یہ بتاؤ گھر میں کیا ہوا تھا چاچی نے کس بات کی ٹینشن لی ہے؟
خضر کو اس شخص کا ایسے دیکھنا عجیب لگا تو اس نے دریافت کیا اور نے لاعلمی کا اظہار کیا تو اس نے بھی بات ختم
کر کے چاچی کے بارے میں پوچھا

"مجھے علم نہیں خضر بھائی کالج سے آنے کے بعد روم میں گئیں تو دیکھا ماما ایسی لیٹی ہوئی تھی۔ بار بار آواز دینے پر
بھی نہیں اٹھی تو آپ کو بلالیا"
حور نے افسردگی سے کہا

"پریشان مت ہو چاچی ٹھیک ہو جائیں گیں ان کا خیال رکھو
گھر آچکا تھا وہ لوگ آسماء کو لے کر گھر پہنچے

وہ تینوں بیٹھے ہوئے اپنا پلان ڈسکس کر رہے تھے۔

"دیکھو سب سے پہلے تم دونوں اپنے انداز سے ڈراؤر گھر اہٹ ختم کر دو۔ خیر وہ تو آج کے بعد ختم ہو جانی ہے اور
دوسرا یہ دیکھو میں تم دونوں کے لیے کیا لایا ہوں"

اشترنے دوپٹسل نکال کر ان دونوں کو دی

"کیا اس کی ضرورت ہے"

زین نے سوال کیا

"تو کیا تم لوگوں کو ننھے سے چاقولے کر خوفزدہ کرو گے"

اشترنے جیسے پہلا واقعہ یاد دلایا وہ دونوں چپ ہو گئے۔ بس اب انہیں رات میں صحیح موقع کا انتظار کرنا تھا

---**---

حور اور خضر جب اسماء کو گھر لے کر پہنچے تو سارا چچی اور فاطمہ تائی لان میں ہی موجود تھیں۔

"ایسی اچانک کیا آفت آگئی تھی کتنی دیر سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں کہاں گئے تھے تم" دراصل فاطمہ تائی کو اپنے بیٹے کا دونوں ماں بیٹیوں کی خدمت کرنے کا یہ انداز پسند نہیں آیا۔

"حور چچی کو لے کر اندر جاؤں"

خضر نے حور کی طرف میڈیسن تھماتے ہوئے کہا۔۔۔

سارا چچی نے معنی خیز نظروں سے ابرو اچکائے اور فاطمہ نے تیز نظروں سے بیٹے کو اور ان دونوں کو گھورا۔

حور اسماہ کو لے کر اندر چلے گئی

"اور ایکٹنگ کرنے کی کیا ضرورت تھی اسماء کو اتنی"

سارا چچی نے منہ بناتے ہوئے فاطمہ سے کہا

"جبکہ میں نے تو بھلا ہی سوچا تھا حور کا"

فاطمہ نے جواب دیا

"کیا مطلب کیا سوچا تھا آپ نے حور کے بارے میں" خضر کو کچھ سمجھ نہیں آیا

"ارے وہ شائستہ نہیں ہے میری کزن وہ اپنے بیٹے کے لیے کوئی لڑکی ڈھونڈ رہی ہے اسی سلسلے میں نے اسماء سے ذکر کیا وہ تو سن کر جیسے حتی سے اکھڑ گئی"

فاطمہ ثانی نے میزاری سے جواب دیا

"آپ۔۔۔ امی آپ فیصل بھائی کی بات کر رہی ہیں"۔ خضر نے حیرت اور بے یقینی سے پوچھا؟؟؟

"ہاں نا وہی اس کے بارے میں بتایا کوئی ذمہ داری نہیں حیثیت میں بھی اچھا ہے مگر پھر بھی تمہاری چچی جان کے

تو تیر ہی نہیں مل رہے"

فاطمہ کو جیسے اسماء پر اب تک غصہ تھا

"کیا ہو گیا ہے امی جان آپ کو کچھ تو خدا کا خوف کریں"

خضر نے افسوس سے کہا

"لو ایسا کیا کر دیا میں نے"

وہ شاید برامان گئیں۔۔

"فیصل بھائی اور حور کا کہا جوڑ بنتا ہے کتنے بڑے ہیں وہ اگر اس بات کو انور کر بھی دے تو جو انھوں نے دو سال پہلے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے۔ کیا اس بات کو انور کیا جاسکتا ہے" خضر کو ان کی سوچ پر بہت افسوس ہوا

"تمہیں اس معاملے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں" سارا چچی جو کب سے چپ بیٹھی تھی آخر کار بول پڑیں

"آپ لوگوں کو بھی حور کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں"

یہ کہہ کر خضر کا نہیں اور لمبے لمبے ڈگ بڑھتے ہوئے اندر چلا گیا

پچھے چچی اور تائی ایک دوسرے کو دیکھتی رہ

گئی۔۔۔

"کیا ہوا تم اتنے چپ کیوں بیٹھے ہو شاہ؟"

شاہ بہت اداس لگ رہا تھا اور نہ وہ ہمیشہ وہ خود اس کے پاس آتا تھا آج پری خود بریک میں اس کے پاس آئی۔"

"بابا کو اپنے افس کے کام کے سلسلے میں دوسرے ملک جانا پڑ رہا ہے ہم لوگوں کو بھی جانا ہو گا"

شاہ نے اپنے اداس ہونے کی وجہ بتائی

"کیا تم مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ گے؟۔۔۔ پری کی آنکھوں میں ایک دم پانی بھر آیا

"پلیز شاہ مجھے چھوڑ کر مت جاؤ ماما سارا دن گھر کے کاموں میں بزی رہتی ہے میرا کوئی دوست نہیں تم بھی چلے جاؤ گے"

وہ باقاعدہ رونے لگی

"رو مت پری میں جلد ہی تم سے ملنے آؤں گا۔ وعدہ کرو میرا انتظار کروں گی اور کسی پرنس کے ساتھ نہیں جاؤں گی" وہ اس کے آنسو صاف کرتا ہوا بولا

"ماما کیسی طبیعت ہے آپکی اب۔۔ کیا ہو گیا آپکو؟؟"

حور بہت اداس تھی

"کچھ نہیں بیٹا بس ویسے ہی طبیعت خراب ہو گئی تھی تم بتاؤ پیپرز کی تیاری ہو رہی ہے؟ انہوں نے بات بدلتے ہوئے حور کا دیکھان دوسری طرف لگایا

"پیپرز کی تیاری اچھی ہے۔ مگر ماما پلیز آپ کبھی مجھے چھوڑ کر مت جائے گا"

اس نے ایک دم رونا شروع کر دیا وہ ایسی ہی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر خوش ہونے والی کبھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر رو دینے والی

آسمان نے پیار کر کے اسے گلے سے لگایا "ارے میری جان کچھ نہیں ہوا مجھے بالکل ٹھیک ہوں"

"سب ایسے ہی کرتے ہیں مجھے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں بابا بھی چلے گئے۔"

پھر ایک دھندلا سا سایا اس کے دماغ میں نمودار ہوا

"ارے میں نے کہیں نہیں جانے والی جب تک میری پرس کاپر نس نہیں آجاتا اسے لینے کے لئے چلو آنسو صاف کرو"

اج بھابھی کی باتوں سے وہ دلبرداشتہ ہوئی تھی مگر اسماہ نے سوچ لیا تھا کہ کچھ بھی کر لے مگر اپنی بیٹی کی زندگی داؤ پر نہیں لگائے گی۔۔۔۔۔

"*"***

بلال جیسے ہی گھر آیا اس نے تانیہ کو آواز دی "

"تانیہ جلدی سے کھانا لاؤ بھوک لگ رہی ہے۔

"آگئی بھائی صبر کریں "تانیہ نے کچن سے ہی آواز دی

اس کی آواز سن کر وہ اوپر چھت پر چلا گیا وہی اس کا کمرہ تھا یہ ایک متوسطہ علاقہ میں چار کمروں کا مکان تھا جس میں بلال کے ابو جو کے 3 سال پہلے فالج کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے تھے۔۔۔ بلال کی تین بہنیں تھیں سب سے بڑی بہن رانیہ جو کہ شادی شدہ تھی جدہ میں اپنے شوہر کے ساتھ رہتی تھی۔ اس کے بعد ثانیہ خالہ زاد سے دو سال پہلے نکاح ہوا تھا اور سب سے چھوٹی ثانیہ جس کا کچھ دنوں پہلے یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہوا تھا۔

آہٹ کی آواز پر چونک کر دیکھا تو پیچھے فضا کھانے کی ٹرے لیے کھڑی تھی۔

"تمہیں اپنے گھر میں چین نہیں ہیں جب دیکھو ہمارے گھر پڑی رہتی ہوں" وہ سنجیدہ لہجہ بنا کر بولا

"تو تمہارے لئے تو نہیں آئی۔ میں تو ثانیہ سے ملنے آئی تھی اور دوسری بات یہ میرے ماموں کا گھر ہے جب چاہے آسکتی ہو"

اس نے بھی تنک کر جواب دیا اور ٹرے میز پر رکھ کر تیز تیز سیڑھیاں اتر گئی۔

"تیز گام"

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔

وہ تینوں کیفیٹیریا میں بیٹھے تھے۔ ان تینوں کی کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی بلال اور زین تو دوست تھے ہی شروع سے مگر اشعر سے دوستی کا سب سے بڑا ہاتھ اشعر کے خلوص اور اپنائیت کا تھا وہ ایک اچھی فیملی سے تعلق رکھتا تھا بڑا بھائی باہر ملک میں تھا اور وہ اپنی ماں کے ساتھ رہتا تھا بھائی ہر ضروریات اور خواہشات پوری کرتا تھا اس لیے اشعر کی طبیعت میں لاابالی پن تھا۔ فکر معاش کی ایسے فکر نہیں تھی۔

"او بھائی یہ چائے پینے کے لئے منگوائی ہے گھورنے کے لئے نہیں"

اشعر نے مسلسل چائے کے کپ کو گھورتے ہوئے زین کو دیکھ کر کہا۔

زین نے اس کی بات پر کب سے نظر ہٹا کر اس کو گھوری دی اور چائے پینے لگا

کیا سوچ رہے ہو یا ر آنٹی تھی ہو جائیگی فکر نہیں کرو ان کی"

بلال کے کہنے پر اس نے بلال کو دیکھا

"اماں ماشا اللہ سے پہلے سے بہتر ہے ڈاکٹر سے ہوئی تھی بات۔ میں کچھ اور سوچ رہا ہوں"

زین نے ان دونوں کو دیکھ کر جواب دیا

"کیا کوئی اور مسئلہ ہے تو ہم سے شیئر کر سکتے ہو اگر کوئی پروہلم ہے تو بتاؤ"

آشعر نے خلوص سے کہا

"میں نے تھوڑے دن پہلے ابو کے بزنس پارٹنر ظفر مراد کو دیکھا تھا وہ دوبارہ اس شہر میں آگیا ہے اپنے طور پر معلوم کروایا مگر ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی۔ اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا"

"تو اس کا معلوم کر کے تم کیا کرنے والے ہو؟؟"

بلال نے کہا

"ظاہر سی بات ہے اصل بات بتا لگو اؤں گا اگر وہ حق پر ہو تو ٹھیک۔ لیکن اگر اس نے دھوکہ دہی سے میرے باپ کا پیسہ تھہیا ہے۔ تو ایسے تو نہیں جانے دوں گا کیس کروں گا اس پر"

زین نے جواب دیا

"اور تمہیں یقین ہے تمہیں انصاف مل جائے گا یہاں؟؟ اشعر نے پوچھا

"تو کیا میں ساری زندگی یہی کام کرتا رہو گا؟؟۔

زین بولا

"یار میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں چلو کچھ نہ کچھ کرتے ہیں ان ظفر صاحب کا بھی"

اشعر نے کہا۔۔۔۔۔

خضر گاڑی لے کر آفس نکل ہی رہا تھا کہ گیٹ سے باہر اس کو حور کھڑی نظر آئیں

"حور یہاں کیوں کھڑی ہو کالج نہیں گئی ابھی تک؟؟ خضر نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا پوچھا

"لگ رہا ہے ڈرائیور نہیں آیا وین کا شاید حور نے پریشانی سے بتایا"

لو اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟ آؤ میں چھوڑ دیتا ہوں"

گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے خضر بولا

حور گاڑی کا ڈور کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی

"پیسپر کی تیاری کیسی جارہی ہے؟ خضر نے گاڑی اسٹاٹ کرتے ہوئے پوچھا"

"تیاری تو کافی اچھی ہے"

خضر کا موبائل بجا

"میں دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں"

"کیا ہوا خیریت ہے خضر بھائی؟"

حور نے پوچھا

"کچھ نہیں آج میننگ تھی تو اس لیے ابو کی کال تھی!۔۔"

خضر نے جواب دیا"

"آپ ایسا کریں یہی اتار دیں۔ میں یہاں سے چلی جاؤ گی یہاں سے تھوڑی دور تو ہے" حور بولی

ایسی کوئی دیر نہیں ہو رہی میں چھوڑ دیتا ہوں "

خضر بولا

"مشکل سے پانچ منٹ لگے گے میں یہاں سے چلی جاؤنگی"

حور کو اپنی وجہ سے اسے لیٹ کروانا اچھا نہیں لگا جیسی دوبارہ بولی

"واقعی پر اہلم تو نہیں ہوگی" خضر نے حور کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"بالکل نہیں۔ بس یہ گلی پار کر کے کالج ہے۔ کوئی مسئلہ نہیں" حور کے جواب پر خضر نے گاڑی روک دی

حور کے گاڑی سے اترتے ہیں خضر نے گاڑی آگے بڑھائی۔ وہ گلی میں پہنچی یہ گلی کالج کے پیچھے تھی۔ صبح کا وقت تھا گلی سنان تھی حور چلتی جا رہی تھی۔

جب اچانک ایک باینک حور کے قریب آکر رکی اور کوئی ایک دم باینک سے اتر کر حور کا بازو کھینچتا ہوا
foot path پر لے آیا اور ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا وہ گرتے گرتے پہنچی۔ یہ سب ایک سیکنڈ میں ہوا حور کو کچھ
سمجھ نہیں آیا

"کون تھا وہ جس کے ساتھ گاڑی میں آئی ہو؟"

وہ شخص آنکھوں میں غصہ لیے اس سے پوچھ رہا تھا

جبکہ تھوڑی دور بانیک پر دوسرا شخص بیٹھا ہوا اس کا ساتھی انہیں دیکھ رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ سامنے کھڑے انسان کو اس نے پہلے کہیں دیکھا ہے مگر گھبراہٹ میں اس کو یاد نہیں آ رہا تھا کہاں دیکھا ہے؟

"جواب دو کون تھا وہ"

اس نے کوغرا کر کہا اور پشٹل اس کے اوپر تانی "

"میرا کزن تھا" خوف کے مارے گھٹی آواز میں حور نے بولا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگی

دنیا گول ہے یہ اس نے سنا تھا لیکن دنیا چھوٹی بھی ہے آج اسے اندازہ ہوا وہ اپنا معصوم حسن لئے اس کے سامنے کھڑی تھی وہ اب بھی ویسے ہی تھی خوبصورت یا پہلے سے زیادہ خوبصورت۔ وہ یہ فیصلہ نہیں کر پایا پہلے دن کی طرح آنکھوں میں آنسو لیے خوفزدہ نظروں سے وہ اسے دیکھ رہی تھی اس نے پشٹل نیچے کی اور اس کا دل چاہا وہ خود کو اس کے سامنے سلنڈر کر دے۔۔

"آئندہ تم مجھے اسکے ساتھ نظر نہ آؤ"

زین کا آج دوسری بار حور سے ٹکرا ہوا۔ آج بھی وہ اسی لڑکے کے ساتھ تھی یہ بات زین کو اچھی نہیں لگی

حور نے گردن ہلانے پر ہی اکتفا کیا "

پشٹل اب زین کے ہاتھوں میں نہیں تھی مگر پھر بھی حور کو اس سے خوف آ رہا تھا

"کہاں جا رہی تھی" لہجے میں نرمی لیے وہ اس سے ایسے پوچھ رہا تھا جیسے ان دونوں کا دوستانہ بہت پرانا ہو

ککک۔۔۔ کالج۔۔۔! وہ ہکلاتے ہوئے لہجے میں بولی

"آؤ میں چھوڑ آتا ہوں" زین نے کہا

"نہیں میں چلی جاؤں گی" یہ کہہ کر وہ تیز قدموں سے جانے لگی اور وہ اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔

"کون تھی یہ"

بلال نے نزدیک آکر پوچھا؟

"پری"

زین کی نظریں اب بھی حور پر تھی جو کہ کالج کی طرف مڑ گئی تھی۔۔۔ ♥♥♥♥

*

وہ اور بلال بانیٹک پر جا رہے تھے کہ اچانک زین کی نظر ایک گاڑی پر پڑی جس میں وہ خود کو 1 سی ہسپتال والے

لڑکے کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر چونک گیا۔ جہاں حور کے دوبارہ ملنے پر خوشی ہوئی وہی اسے اس لڑکے کے ساتھ

دیکھ کر زین کے ماتھے پر بل بھی پڑھ گئے

"بلال اس گرے کلر کی گاڑی کا پیچھا کرو جلدی"

زین نے تیز آواز میں بلال سے بولا

"مگر یہ ہے کون" بلال نے پوچھا



"سب بتاؤ نگاہ پہلے فالو کرو اس کار کو یہ مس نہیں ہونی چاہیے"

زین کے دماغ میں ہو سپٹل والا ٹکراؤ یاد آگیا حور کا سر اس کے سینے سے ٹکرایا تھا۔ ایک دم وہ بھی گھبرا گیا تھا مگر حور پر نظر پڑتے ہی وہ ٹرانس میں چلا گیا تھا۔۔۔ اتنے سالوں بعد وہ حور کو دیکھ رہا تھا جسے وہ آج تک نہیں بھولا تھا۔ مگر عجیب کشمکش میں تھا اس کا دل کہتا تھا۔ "تھی تو وہ حور ہی مگر خضر کا اسکو۔۔۔ چلو حور چلتے ہیں"۔۔۔ کہنا مزید کنفرم کر گیا۔۔۔ وہ حور ہی تھی "اسکی پری"

کسی لڑکے کا یوں حور کا ہاتھ پکڑ کر لے جانا اسے ایک بے نام سی بے چینی میں مبتلا کر گیا تھا

اس وقت وہ ان دونوں کے پیچھے نہیں جاسکا تھا مگر آج اسے یہ موقع نہیں گوانا تھا کیونکہ زندگی بھی بار بار موقع نہیں دیتی یہ بات اس کو پتہ تھی !!!

زین یہ تو سمجھ گیا تھا کہ وہ اسی کالج میں گئی ہے مگر اب اس کو وہی اس کا انتظار کر کے گھر کا پتہ کرنا تھا آج حور کی آنکھوں میں اپنے لیے اجنبیت دیکھ کر ایک لمحے زین نے سوچا کہ وہ اسے بتا دے کہ میں شاہ زین ہو۔ تمہارا دوست شاہ مگر پھر خود ہی اپنی سوچ کو جھٹک دیا اور اپنے تعارف کو کسی اور وقت کے لئے چھوڑ دیا

*****~(=)~(=)~*****

آج بلال گھر کا راشن لے کر گھر پہنچا ہی تھا کہ کوئی زور سے بڑی طرح اس سے ٹکرایا

"لڑکی کیا یہاں اتے ہوئے اپنی آنکھیں گھر پر ہی چھوڑ کر آتی ہوں"

بلال نے سرخ ہوتی ہوئی ناک پہ ہاتھ رکھ کے فضا کو دیکھ کر کہا

"ہاں گھر چھوڑ کر آئی ہوں مگر تمہاری آنکھیں کہاں چلی گئی کتنی زور سے میری ناک پر لگی ہے"

وہ ابھی بھی اپنی ناک پکڑے کھڑی تھی

"ہاں موم کی ناک تھی تمہاری جو ٹوٹ گئی"

بلال کہتا ہوا شاہ پر زلیہ اندر آگیا

"ارے بلال بھائی آگئے آپ فریش ہو جائے میں کھانا لاتی ہوں"

ثانیہ جو کہ ٹیوشن کے بچوں کو پڑھا رہی تھیں اٹھتے ہوئے بولی

"کھانا ابو کے کمرے میں لے آنا"

یہ کہہ کر وہ فریش ہونے چلا گیا

فضا جو کہ تانیہ کے پاس چھت پر آئی تھی تانیہ اسے دیکھ کر بولی

"ارے یہ تمہاری ناک کو کیا ہوا اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہے۔"

"ہونا کیا ہیں تم سے ملنے تمہارے گھر آرہی تھی کہ تمہارا بھائی کے ٹوکا پہاڑ بن کر سامنے آ گیا اور اس سے ٹکرا

گئی" فضا نے انکھیں گھما کر بولا

"ہا ہا چلو کوئی بات نہیں چھوٹے موٹے ٹکراؤ تو محبت کے لئے اچھے ہوتے ہیں"

تانیہ نے معنی خیزی سے کہا تو فضا نے نیچے کر کے مسکرا نے لگی۔ تانیہ کو اچھی طرح اندازہ تھا فضا اس کے بھائی کو

بچپن سے پسند کرتی ہے اس لئے وہ اپنی اس کزن کو اور بھی عزیز رکھتی تھی

"میری صحت کے لئے تو اچھے ہیں مگر تمہاری بھائی کی ماتھے پے تو ہر وقت بل ہی پڑے رہتے ہیں"

فضا نے خفگی سے کہا

"یار حالات انسان کو وقت سے پہلے بہت بڑا اور سنجیدہ کر دیتے ہیں۔ تم سے تو کچھ چھپا ہوا نہیں ہے"

تانیہ نے بلال کے رویے کی وضاحت دی

"ارے بھائی کون ہے کیا دروازہ توڑنا ہے؟"

کوئی بہت زور زور سے دروازہ بچا رہا تھا تانیہ دروازہ نے کھولا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر زبان پر بریک لگ گئی۔۔۔۔!

"جی فرمائیں" تانیہ نے کہا

"سوری دراصل بلال کالرسیو نہیں کر رہا تھا اس لیے۔۔۔۔ آپ بلال کو بتا دیا اشعر آیا ہے" اشعر نے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو کہ شاید بلال کی بہن تھی تو وضاحت دینے لگا

اتنی دیر میں بلال آگیا

"ارے یار یہاں کیوں کھڑے ہوں اندر آؤ"۔۔۔ بلال نے کہا

"نہیں چلو زین کی طرف چلتے ہیں"۔۔۔ اشعر بولا

"چلو ٹھیک ہے"

بلال نے دروازہ بند کیا اشعر نے بند دروازے کو دیکھا اور دونوں زین کے گھر کی طرف نکل گئے۔۔۔۔

خضر گاڑی لے کر آفس نکل ہی رہا تھا کہ گیٹ سے باہر اس کو حور کھڑی نظر آئیں

"حور یہاں کیوں کھڑی ہو کالج نہیں گئی ابھی تک؟؟ خضر نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا پوچھا

"لگ رہا ہے ڈرائیور نہیں آیا دین کا شاید حور نے پریشانی سے بتایا"

لو اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے؟ آؤ میں چھوڑ دیتا ہوں"

گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے خضر بولا

حور گاڑی کا ڈور کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی

"پیپر کی تیاری کیسی جارہی ہے؟ خضر نے گاڑی اسٹاٹ کرتے ہوئے پوچھا"

"تیاری تو کافی اچھی ہے"

خضر کا موبائل بجا

"میں دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں"

"کیا ہوا خیریت ہے خضر بھائی؟"

حور نے پوچھا

"کچھ نہیں آج میننگ تھی تو اس لیے ابو کی کال تھی!۔۔"

خضر نے جواب دیا

"آپ ایسا کریں یہی اتار دیں۔ میں یہاں سے چلی جاؤ گی یہاں سے تھوڑی دور تو ہے" حور بولی

ایسی کوئی دیر نہیں ہو رہی میں چھوڑ دیتا ہوں "

خضر بولا

"مشکل سے پانچ منٹ لگے گے میں یہاں سے چلی جاؤ گی"

حور کو اپنی وجہ سے اسے لیٹ کروانا اچھا نہیں لگا جیسی دوبارہ بولی

"واقعی پر اہم تو نہیں ہو گی" خضر نے حور کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"بالکل نہیں۔ بس یہ گلی پار کر کے کالج ہے۔ کوئی مسئلہ نہیں" حور کے جواب پر خضر نے گاڑی روک دی

حور کے گاڑی سے اترتے ہیں خضر نے گاڑی آگے بڑھائی۔ وہ گلی میں پہنچی یہ گلی کالج کے پیچھے تھی۔ صبح کا وقت

تھا گلی سنسان تھی حور چلتی جا رہی تھی۔

جب اچانک ایک بانیک حور کے قریب آکر رکی اور کوئی ایک دم بانیک سے اتر کر حور کا بازو کھینچتا ہوا

footpath

پر لے آیا اور ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا وہ گرتے گرتے بیگی۔ یہ سب ایک سیکنڈ میں ہوا حور کو کچھ سمجھ نہیں آیا

"کون تھا وہ جس کے ساتھ گاڑی میں آئی ہو؟"

وہ شخص آنکھوں میں غصہ لیے اس سے پوچھ رہا تھا

جبکہ تھوڑی دور بانیک پر دوسرا شخص بیٹھا ہوا اس کا ساتھی انہیں دیکھ رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ سامنے کھڑے

انسان کو اس نے پہلے کہیں دیکھا ہے مگر گھبراہٹ میں اس کو یاد نہیں آ رہا تھا کہاں دیکھا ہے؟

"جواب دو کون تھا وہ"

اس نے کوغرا کر کہا اور پلسٹل اس کے اوپر تانی "

"میرا کزن تھا" خوف کے مارے گھٹی اواز میں حور نے بولا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگی

دنیا گول ہے یہ اس نے سنا تھا لیکن دنیا چھوٹی بھی ہے آج اسے اندازہ ہوا وہ اپنا معصوم حسن لئے اس کے سامنے

کھڑی تھی وہ اب بھی ویسے ہی تھی خوبصورت یا پہلے سے زیادہ خوبصورت۔ وہ یہ فیصلہ نہیں کر پایا پہلے دن کی

طرح آنکھوں میں آنسو لیے خوفزدہ نظروں سے وہ اسے دیکھ رہی تھی اس نے پلسٹل نیچے کی اور اس کا دل چاہا وہ

خود کو اس کے سامنے سلنڈر کر دے۔۔

"آئندہ تم مجھے اسکے ساتھ نظر نہ آؤ"

زین کا آج دوسری بار حور سے ٹکرا ہوا۔ آج بھی وہ اسی لڑکے کے ساتھ تھی یہ بات زین کو اچھی نہیں لگی

حور نے گردن ہلانے پر ہی اکتفا دیکھا

پلسٹل اب زین کے ہاتھوں میں نہیں تھی مگر پھر بھی حور کو اس سے خوف آ رہا تھا

"کہاں جا رہی تھی" لہجے میں نرمی لیے وہ اس سے ایسے پوچھ رہا تھا جیسے ان دونوں کا دوستانہ بہت پرانا ہو

کلک۔۔۔ کالج۔۔۔! وہ ہکلاتے ہوئے لہجے میں بولی

"آؤ میں چھوڑ آتا ہوں" زین نے کہا

"نہیں میں چلی جاؤں گی" یہ کہہ کر وہ تیز قدموں سے جانے لگی اور وہ اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔

"کون تھی یہ"

بلال نے نزدیک آکر پوچھا؟

"پری"

زین کی نظریں اب بھی حور پر تھی جو کہ کالج کی طرف مڑ گئی تھی۔۔



وہ اور بلال بانیک پر جا رہے تھے کہ اچانک زین کی نظر ایک گاڑی پر پڑی جس میں وہ خود کو 1 سی ہسپتال والے لڑکے کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر چونک گیا۔ جہاں حور کے دوبارہ ملنے پر خوشی ہوئی وہی اسے اس لڑکے کے ساتھ دیکھ کر زین کے ماتھے پر ہل بھی پڑھ گئے

"بلال اس گرے کلر کی گاڑی کا پیچھا کرو جلدی"

زین نے تیز آواز میں بلال سے بولا

"مگر یہ ہے کون" "بلال نے پوچھا

"سب بتاؤنگاہلے فالو کرو اس کار کو یہ مس نہیں ہونی چاہیے"

زین کے دماغ میں ہو سپٹل والا ٹکراؤ یاد آگیا حور کا سر اس کے سینے سے ٹکرایا تھا۔ ایک دم وہ بھی گھبرا گیا تھا مگر حور پر نظر پڑتے ہی وہ ٹرانس میں چلا گیا تھا۔۔۔ اتنے سالوں بعد وہ حور کو دیکھ رہا تھا جسے وہ آج تک نہیں بھولا تھا۔ مگر عجیب کشمکش میں تھا اس کا دل کہتا تھا۔ "تھی تو وہ حور ہی مگر خضر کا اسکو۔۔۔ چلو حور چلتے ہیں۔۔۔ کہنا مزید کنفرم کر گیا۔۔۔ وہ حور ہی تھی" اسکی پری "

کسی لڑکے کا یوں حور کا ہاتھ پکڑ کر لے جانا اسے ایک بے نام سی بے چینی میں مبتلا کر گیا تھا

اس وقت وہ ان دونوں کے پیچھے نہیں جاسکا تھا مگر آج اسے یہ موقع نہیں گوانا تھا کیونکہ زندگی بھی بار بار موقع نہیں دیتی یہ بات اس کو پتہ تھی !!!

“““😊😡*_____

"کھانا ابو کے کمرے میں لے آنا"

یہ کہہ کر وہ فریش ہونے چلا گیا

فضا جو کہ تانیہ کے پاس چھت پر آئی تھی تانیہ اسے دیکھ کر بولی

"ارے یہ تمہاری ناک کو کیا ہوا اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہے۔"

"ہونا کیا ہیں تم سے ملنے تمہارے گھر آرہی تھی کہ تمہارا بھائی کے ٹوکا پہاڑ بن کر سامنے آگیا اور اس سے ٹکرا

گئی" فضا نے انکھیں گھما کر بولا

"ہاہا چلو کوئی بات نہیں چھوٹے موٹے ٹکراؤ تو محبت کے لئے اچھے ہوتے ہیں"

تانیہ نے معنی خیزی سے کہا تو فضا منہ نیچے کر کے مسکرانے لگی۔ تانیہ کو اچھی طرح اندازہ تھا فضا اس کے بھائی کو

بچپن سے پسند کرتی ہے اس لئے وہ اپنی اس کزن کو اور بھی عزیز رکھتی تھی

"میری صحت کے لئے تو اچھے ہیں مگر تمہاری بھائی کی ماتھے پے تو ہر وقت بل ہی پڑے رہتے ہیں"

فضا نے خفگی سے کہا

"یار حالات انسان کو وقت سے پہلے بہت بڑا اور سنجیدہ کر دیتے ہیں۔ تم سے تو کچھ چھپا ہوا نہیں ہے"

تانیہ نے بلال کے رویے کی وضاحت دی

"ارے بھائی کون ہے کیا دروازہ توڑنا ہے؟۔"

کوئی بہت زور زور سے دروازہ بچا رہا تھا تانیہ دروازہ نے کھولا سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر زبان پر بریک لگ گئی
!۔۔۔

"جی فرمائیں" تانیہ نے کہا

"سوری دراصل بلال کالرسیو نہیں کر رہا تھا اس لیے۔۔۔ آپ بلال کو بتادیا شعر آیا ہے" اشعر نے سامنے
کھڑی لڑکی کو دیکھا جو کہ شاید بلال کی بہن تھی تو وضاحت دینے لگا
اتنی دیر میں بلال آگیا

"ارے یار یہاں کیوں کھڑے ہوں اندر آؤ"۔۔۔ بلال نے کہا

"نہیں چلو زین کی طرف چلتے ہیں"۔۔۔ اشعر بولا

"چلو ٹھیک ہے"

بلال نے دروازہ بند کیا اشعر نے بند دروازے کو دیکھا اور دونوں زین کے گھر کی طرف نکل گئے۔۔۔

وہ گھبرائی ہوئی کالج میں آئی اسکی ٹانگیں ابھی بھی کانپ رہی تھیں دل بہت زوروں سے دھڑک رہا تھا

"آخر کون تھا وہ کیا چاہتا ہے مجھ سے۔ یہ بات مجھے کسی کو بتانی چاہیے۔۔۔۔۔ نہیں کہیں میرا کالج جانا بند نہ ہو جائے"

حور سارا دن کالج میں غائب دماغ رہیں۔ راستے میں بھی نوٹ کیا کوئی اس کی وین کا پیچھا کر رہا ہے"

۔***"

"کیا میں اندر آ جاؤ۔۔۔ ظفر صاحب اور فاطمہ بیگم اپنے بیڈ روم میں تھے جب خضر نے دروازے پر ناک کیا

"ہاں بیٹا آ جاؤ کیا کوئی کام تھا؟" فاطمہ بیگم بولی

"جی آپ دونوں سے ضروری بات کرنی تھی"

وہ ہچکچاتے ہوئے بولا

"ارے بیٹا بولو کیا بات ہے؟۔۔۔ ظفر فائل بند کرتے ہوئے بولے۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کیسے کہوں؟۔۔۔ خضر عجیب کشمکش میں پڑ گیا

"ارے بھئی ابولو بھی ایسی کیا بات ہے؟"

آپکے ظفر صاحب نے زور دے کر بولا

"میں حور سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ اس نے ہمت کر کے ایک ہی سانس میں بول دیا

جہاں اس نے لمبی سانس خارج کی وہاں دونوں ماں باپ کی سانس رک گئی اور دونوں ہی خاموش نظروں سے اسے دیکھنے لگے

"تم ہوش میں تو ہو کیا کہہ رہے ہو تم نے یہ بات سوچی بھی کیسے؟۔"

سب سے پہلے فاطمہ کو ہوش آیا

"ایسی کوئی بڑی بات کہہ دی میں نے؟ اپنی جائز خواہش کا اظہار کیا ہے"

خضر نے جواب دیا

ظفر صاحب خاموش تھے انہیں فاطمہ بیگم جیسا شک تو نہیں لگا تھا مگر حیران ضرور تھے

"خضر ایسا سوچنا بھی مت میں نے ہمیشہ تمہاری نسبت سے نائمہ کو سوچا ہے آئندہ یہ بات منہ سے مت

نکالنا"۔۔۔ فاطمہ بیگم تیز لہجے میں تنبیہ کی انہیں اپنی اولاد پر رہ رہ کر غصہ آرہا تھا

"معاف کیجئے گا امی مگر آپ بھی میرے لیے نائمہ یا کسی اور کا نہ سوچئے گا۔ میں شادی حور سے ہی کروں گا"

خضر نے بھی ہمت نہیں ہاری

"آپ دونوں ہی بولتے رہیں گے یا میں بھی کچھ بولو؟؟"

ظفر صاحب نے مداخلت کرنا ضروری سمجھیں

وہ دونوں ماں بیٹے خاموش ہو گئے

"ٹھیک ہے پھر تم اب اپنے روم میں جاؤ بیٹا بعد میں بات کرتے ہیں اس ٹوپک پر!"

یہ کہہ کر ظفر صاحب نے بات ختم کر دی۔

خضر گڈنائٹ کہ کر چلا گیا مگر وہ نائٹ فاطمہ بیگم کے لئے کوڈ کیسے ہو سکتی تھی۔ انہیں رہ رہ کر اپنے بیٹے پر اور ان ماں بیٹی پر غصہ آ رہا تھا۔۔۔۔۔!

وہ تینوں کیفیٹیریا میں بیٹھے واردات کی پلاننگ کر رہے تھے۔ جب اشعر نے ظفر کے بارے میں معلومات زین کو دیں اور زین ایک دم گھر کا ایڈریس پر چونکا

اس کے لئے یہ کسی شک سے کم نہیں تھا کیونکہ جس گھر کا پتہ اشعر نے بتایا تھا وہ تو حور کے گھر کا ایڈریس ہے

"آخر کیا کنکشن ہو سکتا ہے حور اور ظفر مراد میں"

وہ سگریٹ کے کش لیتے ہوئے سوچ میں پڑھ گیا

**-

صبح حور کا لچ جانے کے لئے تیار تھی خضر آفس کے لیے نکلے گا

"آجاؤ حور کار میں کالج میں دروپ کر دیتا ہوں"

خضر کار کالوک کھولتے ہوئے بولا

"نہیں نہیں پلیز میں چلی جاؤں گی"

حور ایسے اچھلی جیسے اسے کرنٹ لگ گیا ہوں۔۔۔۔

"کیا ہو گیا ہو تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو جیسے تمہیں کرنٹ لگا ہوں؟"۔ خضر نے حیرت سے حور کو دیکھتے ہوئے کہا

کرنٹ تو واقعی اسے لگا تھا وہ اجنبی شخص اسے یاد آگیا تھا جو اسے بری طرح ڈراچکا تھا اس نے دوبارہ سوچتے ہوئے جھر جھری لی

"میرا مطلب تھا کالج کی وین آنے والی ہے میں چلی جاؤں گی خضر بھائی پلیز آپ لیٹ ہو رہے ہونگے"

حور نے ٹالنا چاہا

"میں کہہ رہا ہو بیٹھو کار میں سنائی نہیں دے رہا؟ خضر نے روعب سے کہا حور کو ناچار بیٹھنا پڑا

"کب تک اسٹارٹ ہو رہے ہیں پیپر اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا؟

"دو ہفتے بعد پہلا پیپر ہے" حور نے باہر دیکھتے ہوئے جواب دیا

"آگے کیا سوچا ہے؟" خضر نے پوچھا

"تایا جان اور چچا جان نے اجازت دے تو آگے یونیورسٹی میں ایڈمیشن لو گئی" حور نے جواب دیا

"اور اپنی زندگی کے بارے میں کیا سوچا ہے"

خضر پتا نہیں کیا جانا چاہ رہا تھا؟

"زندگی کے بارے میں کیا سوچتا کیا مطلب میں سمجھی نہیں آپکی بات" نا سمجھی سے حور نے خضر کی طرف دیکھا

"خضر نے بھی ایک لمحے کے لیے حور کی طرف دیکھا پھر بولا

"کچھ نہیں۔۔ کالج آگیا ہے"

حور کالج کے سامنے گاڑی سے اتری تو خضر گاڑی آگے لے گیا۔ ابھی چند قدم آگے بڑھی تھی کہ کسی نے بری

طرح اس کا ہاتھ پکڑا اور تیز قدم اٹھاتے ہوئے وہاں موجود بڑے سے درخت کی آڑ میں لے گیا

"منع کیا تھا نہ میں نے تمہیں کے اس شخص کے ساتھ نظر نہ آؤں سمجھ نہیں آتی تمہیں؟؟ زین دبی ہوئی آواز

میں غرا کے بولا

اس نے ابھی بھی حور کو بازو سے پکڑا ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے حور کا منہ اس طرح پکڑا کہ اس کے جڑے دکھ گئے۔ دونوں ہاتھوں میں اتنی سختی تھی کہ حور کی آنکھوں سے پانی نکل آیا

"مجھے درد ہو رہا ہے"

وہ آنسو بہاتے ہوئے خوف سے بولی تو زین کے ہاتھوں کی گرفت میں نرمی آئی اس نے حور کے منہ پر سے ہاتھ ہٹا لیا۔ تھوڑی دیر چہرہ دیکھنے کے بعد زین کی نظر اسکے ہونٹوں کے نیچے تل پر پڑی۔ جو آج بھی پہلے دن کی طرح اس کے حسن اور معصومیت کو بڑھارہا تھا زین کے دل میں خواہش ابھری کہ وہ ہاتھ لگا کے اس کے تل کو چھو لے دل میں ابھری خواہش وہ دبا گیا

"ظفر مراد سے تمہارا کیا تعلق ہے" سنجیدہ لہجے میں وہ حور سے پوچھنے لگا

"وہ میرے تایا ہیں" حور نے ڈرتے ہوئے بولا

زین کے مسلسل گھورنے پر کبھی اس کو دیکھتی تو کبھی آتے جاتے لوگوں کو

اس کی بات سن کے استہزاہ ہنسا

"اب میری باری ہے سو دسمیت سب واپس لو لینگ لینے کی"

گہری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا اور حور کے سر پر سے سب گزر رہا تھا۔ وہ مسلسل اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی زین نے اس کا بازو چھوڑ کر جانے کا اشارے کیا۔ حور وہاں سے تقریباً بھاگنے کے انداز

میں کانچ بنی حور کی حالت غیر ہو رہی تھی! اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اچانک یہ کون بندہ اس کے پیچھے پڑ گیا ہے اور اس کے تانیا کیوں پوچھ رہا ہے

ظفر مراد اپنے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے پی۔ اے نے آ کے بتایا کوئی

"شاہ زین صاحب آپ سے ملنا چاہتے ہیں"

"انہیں اندر بھیج دو"

ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کہ کون ہو سکتا ہے دروازہ کھولا ایک ستائیس اٹھائیس سالہ خوب رو نوجوان اندر داخل ہوا۔ انہیں لگا جیسے اس نوجوان کو کہیں دیکھا ہے مگر کہا یہ یاد نہیں آیا

"تشریف رکھیں کس سلسلے میں آنا ہوا آپ کا؟"

ظفر مراد نے بات کا آغاز کیا

"کافی جلدی ترقی کی منازل طے کر لی ہیں ظفر تم۔ آج سے بارہ سال پہلے تک تو بقول تمہارے تمہارا دیوالیہ نکل گیا تھا سڑک پر آگئے تھے تم"

زین نے پھنکار کر کہا

"کون ہو تم یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو اور کس مقصد سے میرے آفس آئے ہو؟"

ظفر مراد کو اس اجنبی کا لہجہ پسند نہیں آیا انہوں نے بھی اسے اسی کے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔

"یہ صرف تمہارا آفس نہیں ہے اس میں میرے باپ کی بھی محنت اور حق حلال پیسہ لگا ہوا ہے جو کہ اب میں واپس لینے آیا ہوں" زین نے ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر آگے جھگ کر سنجیدہ لہجے میں کہا

"کیا کو اس کر رہے ہو۔ کون ہو تم"

ظفر مراد دھاڑتے مگر سمجھ تو انہیں آگیا تھا مقابل کون بھٹا ہے

"اتنی جلدی بھول گئے مسٹر ظفر مراد اپنے بھائی جیسے دوست ساجد شاہ کو"۔۔۔۔ جس کے مرتے ہیں تم نے

دھوکے سے سارے بزنس پر قبضہ جمالیا اور اس کی بیوی اور بیٹے کو در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور کر دیا اسی کا

بیٹا ہوں میں شاہ زین۔۔۔۔ مجھے اپنے باپ کا حصہ واپس چاہیے۔۔۔ اگر تم شرافت سے دے دیتے ہو تو ٹھیک

ہے نہیں تو میں کہاں تک جاسکتا ہوں یہ تمہاری سوچ ہے"۔۔۔ زین اپنی بات ختم کرتے ہی اٹھ گیا

"شٹ اپ تم میرے ہی آفس میں کھڑے مجھ کو کی دھمکا رہے ہو۔ ایک پھوٹی کوڑی نہیں ملنے والی تمہیں جو

کرنا ہے کر لو جانے کہاں کہاں سے اٹھ کر آ جاتے ہیں "

ساتھ ہی انھوں نے فون کر کے گارڈز کو بلوایا گارڈز اندر آ گئے

"یہ بندہ دوبارہ مجھے اپنے آفس میں نظر نہیں آنا چاہیے نکالو اس کو اسی وقت "

"ہاتھ نہیں لگانا ہٹو پیچھے "

زین گارڈ کے قریب آنے پر دھاڑا

"ظفر مراد یاد رکھنا بہت جلد دوبارہ آؤں گا اور اپنا سب کچھ جو تم سے سود سمیت واپس لوں گا"

زین نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا تو خضر اندر ہی آ رہا تھا دونوں کا سامنا ہوا زین نے اس کو بھی گھورتے ہوئے وہاں سے چلا گیا

خضر کو یاد آیا یہ تو وہی ہے اسپتال والا شخص تھا

"ابو کیا ہوا کون تھا یہ اور کیا کہہ رہا تھا؟"

آتے ہی خضر نے ظفر مراد سے پوچھا

"کوئی خاص نہیں یہ بتاؤ میٹنگ کے لئے ریڈی ہو"

جیسے انہوں نے اس بات کو خاص اہمیت نہ دی ہو

"جی بس نکلتے ہیں"

یہ کہہ کر خضر اپنے روم میں چلا گیا

"ظفر مراد کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ بارہ سال بعد اچانک ساجد شاہ کا بیٹا یوں اپنے حصے کا دعویٰ کر آجائے گا"

"سوچنا پڑے گا کچھ اس لڑکے کا"

وہ کرسی ٹیک لگائے سوچنے لگے

ظفر مراد آفس سے گھر پہنچے اپنے بیڈروم میں گئے پیچھے ہی فاطمہ آئی

"میں بتا رہی ہوں ظفر خضر کو اپنے طور پر سمجھالیں جو وہ چاہ رہا ہے وہ میں بالکل نہیں ہونے دوں گی"

فاطمہ ظفر مراد کے آتے ہی شروع ہو گئی

"کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ یہ کوئی وقت ہے بندہ آفس سے تھکا ہوا ہے اور آپ آتے ہی شروع ہو گئی وہاں آفس کے جھیلے ختم نہیں ہوتے یہاں آؤ تو یہاں کے مسئلے شروع ہو جاتے ہیں" ظفر مراد آج کافی غصے میں تھے۔۔ آفس والے واقعے سے کافی بیزار تھے اس لیے فاطمہ کا آن کے آتے ہی شروع ہو جانا ظفر مراد کو ناگوار گزرا۔۔۔

فاطمہ کی بات پر وہ انہی پر گرج پڑے اس لیے فاطمہ تھوڑا دب گئی۔

وہ فاطمہ سے ایسے بات نہیں کرتے تھے یعنی کوئی سیورسی بات ہو گی آفس میں جس کی وجہ سے پریشان تھے

"میرے کہنے کا مطلب یہ تھا ظفر اب تو جانتے ہیں خضر ایک ہی بیٹا ہے میں نے شروع سے ہی خضر کے متعلق اپنی بھانجی کا سوچا ہے۔ آپ پلیز اسے سمجھائیں انہوں نے اب کہ دھیمہ لہجہ اختیار کر کے بات مکمل کی

"یہاں سمجھنے کی آپ کو ضرورت ہے فاطمہ خضر ہمارا ایک ہی بیٹا ہے اور اگر وہ ضد پر اتر آیا ہم سے بد دل ہو گیا تو آگے آپ سوچ لے"

انہوں نے بھی نرمی اختیار کر کے بیوی کو سمجھانا چاہا

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں میں اپنی بہن کی بیٹی کو چھوڑ کر حور کو خضر کی زندگی میں شامل ہونے دو؟"

فاطمہ غصہ ضبط کرتے ہوئے بولی

"اس میں برائی کیا ہے؟ حور ہمارے سامنے پلی بڑھی ہے آنکھوں دیکھی بچی ہے اور سب سے بڑھ کر میرے مرحوم بھائی کی نشانی ہے"

آخر میں جیسے ظفر نے بھی انہیں جتنا ضروری سمجھا جس پہ فاطمہ چپ کر کے روم سے نکل گئی۔

**

وہ اشعر اور بلال تینوں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے جب زین نے آج کی آفس والی ساری روداد ان دونوں کو سنائیں

"مجھے نہیں لگتا یہ ظفر مراد تمہیں اتنی آسانی سے تمہارا حق دے گا؟"

اشعر ساری بات سننے کے بعد بولا

"ہاں! آج اس کو سامنے دیکھ کر مجھے بھی یہی لگ رہا ہے اس کے تیور دیکھ کر نہیں لگ رہا اتنی آسانی سے تو میرا حق مجھے لوٹائے گا۔۔۔۔ مجھے قانون کا ہی سہارا لینا پڑے گا"

زین سگریٹ سلگاتے ہوئے بولا

"اور کس طرح قانون کے ذریعے تم اپنا خاص سے واپس لوگے"

بلال نے پوچھا

"ظاہری بات ہے اس پر دھوکے کا مقدمہ کر کے"

زین نے دھواں اڑاتے ہوئے جواب دیا

"کس دنیا میں ہوں تم کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کے اس نے دھوکہ دیا ہے۔ وہ آرام سے تم پر ہی کیس بنادے

گا الزام تراشی کا اور بلیک میلنگ کا"

اشعر بولا۔

"وہ سب کچھ میرے ذہن میں ہے اس کے آفس کے بندے سے میری اچھی دوستی ہے شاید وہ میرے کام

آجائے۔ کچھ ایسے ڈاکومنٹس اس کے ہاتھ لگ جائے جو میرے کام آسکے۔ کسی بھی طرح کوئی بھی کرونگا لیکن

اپنے بابا کا پیسہ تو میں اس سے لے کر ہی رہو گا ہر صورت میں۔۔۔۔۔ زین اٹل لہجے میں بولا۔

"چلو یار تم دونوں کتنی دیر ہے"

بلال جی بھر کے بیزار ہوا

"جی بھائی بس آرہے ہیں"

ثانیہ نے جواب دیا اور جلدی سے اسکارف اوڑھنے لگی

"ارے واہ بھی کہاں کی تیاریاں ہو رہی ہیں؟"

فضا نے ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"بس تمہاری ہی کمی تھی کبھی اپنے گھر پر بھی ٹک کر بیٹھ جایا کرو"

بلال جل کر بولا

"اچھا ہوا فضا تم آگے ہمارے ساتھ چلو۔ بھائی ہمیں شاپنگ کروانے لے کر جا رہے ہیں"

ثانیہ نے جلدی سے فضا بولا کہیں وہ بھائی کی بات کا برا ہی نہ مان جائیں

"نہیں رہنے دو تمہارے بھائی کو تو میرا یہاں آنا پسند نہیں ہے مزید باہر بھی اسے مجھے برداشت کرنا پڑے گا"

فضا ناراضگی سے بولی

"کیسی بات کر رہی ہوں فضا بھائی نے ویسے ہی بول دیا ان کا تو مذاق چلتا ہے تم سے۔ اب کے ثانیہ نے بھی بولا

"نہیں تم لوگ جاؤ میرا دل نہیں چاہ رہا ویسے بھی ماموں اکیلے ہوں گے میں ان کے پاس ہو جب تک "

"اب یہ احسان کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی ابو سو رہے ہیں وہ 2 یا 3 گھنٹے سے پہلے نہیں اٹھے گے۔
تو اسلئے زیادہ نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے پانچ منٹ کے اندر اندر تم تینوں باہر آ جاؤ" آپ کے بلال بولا
اور دروازے سے باہر چلا گیا

"پورا کا پورا ہٹلر ہے تمہارا بھائی" فضا نے باہر نکلتے ہوئے بلال کو گھورتے ہوئے بولا

"سوچ لو اس ہٹلر کو ساری زندگی تمہیں ہی برداشت کرنا پڑے گا"

تانیہ نے قریب آ کر فضا سے کہا فضا نے تانیہ کو گھوری سے نوازا اور وہ تینوں باہر کی طرف چل دی

رات کے کھانے کے بعد جب سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تب اسماء کو ظفر مراد نے اپنے روم میں
ضروری بات کیلئے بلوایا وہاں پہ فاطمہ کے علاوہ ان کے چھوٹے دیور اور بھانج بھی موجود تھے

"آؤ اسماء! تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے بیٹھو۔"

ظفر صاحب نے کہا جبکہ فاطمہ کا منہ بنا ہوا تھا

"سب خیریت تو ہے" اسماء سب کو دیکھتے ہوئے صوفے پر بیٹھی

"ہاں سب خیریت ہے تم بتاؤ حور کی پڑھائی کیسی چل رہی ہے کوئی مسئلہ تو نہیں اسے"

ظفر صاحب نے بات آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں بھائی صاحب اللہ کی شکر ہے کوئی مسئلہ نہیں اپنے گھر میں کسی کو کیا مسئلہ ہو سکتا ہے بھلا۔ حور کے پیپر ز چل

رہے ہیں اسی میں بڑی ہے وہ"

اسماء نے جواب دیا

اس کے بعد کمرے میں خاموشی ہو گئی جسے ظفر صاحب کی آواز نے ختم کیا

"دراصل ہم نے تمہیں حور کے سلسلے میں ہی بلایا ہے ہم چاہتے ہیں کہ حور کے ایکزیس کے بعد گھر میں چھوٹی

سی تقریب رکھی جائے حور اور خضر کی منگی کر دی جائے"

ان کی بات پر فاطمہ کے علاوہ باقی تینوں کو ایک جھٹکا لگا

"بھائی صاحب خضر اور حور میرا مطلب ہے"

آسماء نے پہلے بے یقینی سے فاطمہ کو دیکھا جو بڑی چھٹی ہوئی نگاہوں سے اسکو گھور رہی تھیں۔۔۔ سارہ کو بھی ظفر صاحب کی بات سن کر اچھی طرح پٹنگ لگ چکے تھے مگر وہ کچھ بولی نہیں

"کیوں آسماء تمہیں کوئی اعتراض ہے؟ ظفر صاحب نے آسماء سے پوچھا

"نہیں بھائی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر اب وہ دور نہیں رہا آپ بچوں سے پوچھ لیں ان کو کوئی اعتراض نہ ہو"

آسماء ہٹھہر ہٹھہر کر بولی۔

"اس رشتے میں خضر کی خوشی اور رضامندی شامل ہیں میرے خیال میں اب کسی کے بھی اعتراض کی گنجائش نہیں نکلتی

انہوں نے اسماء کی بات کاٹتے ہوئے اپنی بات مکمل کی "

"بلو والا ڈریس اچھا لگ رہا ہے یا پرپل والا"

ثانیہ اور ثانیہ بھی ڈریسنگ دیکھ رہی تھی جب فضا نے بلال کے پاس آکر پوچھا

"دونوں ہی فارغ لگ رہے ہیں"

بلال نے ایک نظر ڈریس پر ڈال کر جواب دیا۔

"تمہیں تو میری چوائس کبھی زندگی میں پسند نہیں آئے گی۔"۔ فضا نے منہ بناتے ہوئے کہا

"پسند بھی تو دیکھو سبحان اللہ ہے"

بلال نے ایک بلیک کلر کا ڈریس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے"

بلال نے چونک کر اس کو دیکھا اور وہ بلیک ڈریس بلال کے ہاتھ سے لے کر اپنے لئے پیک کروانے لگی بلال کچھ دیر تک وہیں کھڑا رہا پھر سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا

"دنیا میں اور بھی غم ہیں محبت کے سوا"

ابھی وہ لوگ شاپنگ کر کے فارغ ہوئے تھے جب بلال کے نظروں میں اشعر پر پڑھی

ارے تم یہاں کیا کر رہے ہو "بلال نے پوچھا

"جو سب کر رہے ہیں وہی کرنے آیا ہوں ظاہر سی بات ہے شاپنگ کی کرنے آیا ہوں"

اس نے بلال کی پیچھے فیملی دیکھی تو بولا چلو بعد میں ملاقات ہوتی میں چلتا ہوں "

"ارے کہاں چلے چپ کر کے بیٹھو ان لوگوں نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے شاپنگ کر کے۔" فوڈ کورٹ میں ہمیں جوائن کرو "بلال کے کہنے پر اسے بھی جانا پڑا ہے تعارف کا سلسلہ شروع ہوا یہ میرا بہت خاص دوست اشعر ہے۔"

"اور اشعر یہ دونوں میری بہنیں ثانیہ اور تانیہ اور یہ میری کزن فضا ہے۔"

اشعر کی نظریں ثانیہ پر پڑھیں تو وہ اشعر کو ہی دیکھ رہی تھی اشعر کے دیکھنے پر تانیہ نے اپنی نظروں کا رخ دوسری طرف موڑ لیا شاید وہ بھی اس کو پہچان گئی تھی۔ اسکا رف لیئے ہوئے مے کپ سے عاری چہرہ اشعر کو دوسری لڑکیوں سے مختلف اور دلکش لگا

حور کے پیپر کی وجہ اسماء نے اس کو خود سے خضر کے متعلق کچھ نہیں بتایا تھا "خضر ہر لحاظ سے بہت اچھا تھا آسماء کی عزت کرتا تھا خیال رکھنے والا بچہ تھا۔ مگر اسماء کو فاطمہ بیگم کا رویہ کچھ تشویش میں مبتلا کر رہا تھا مگر فی الحال انھوں نے ذہن سے اس کو بھی جھٹک دیا

آج وہ آخری پیپر دے کر آئی تھی پیپر کے دوران وہ اپنے کمرے تک ہی محدود ہو گئی تھی۔ کوئی بھی کام کے لیے اس کو نہیں بلاتا تھا شاید پیپر کا خیال کر کے نہ بلاتے ہو مگر اس سے پہلے تو اتنی پروا کسی نے نہیں کی چلو اچھا ہی ہے۔ حور مگن انداز میں اپنے آپ سے باتیں کرتے کچن میں آئی اپنے لیے چائے کا پانی رکھا تو فاطمہ تائی اس کے سامنے آئی اور چبھتے ہوئے لہجے میں گویا ہوئیں

"جو تم نے اور تمہاری ماں نے کھیل کھیلنا شروع کیا ہے نا۔ یاد رکھو میں اس میں تمہیں کبھی کامیاب ہونے نہیں دیں گی"

- حور نے نا سمجھی سے تائی کی طرف دیکھا اور بولی

"میں سمجھی نہیں تائی؟۔۔ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟"

"بہت بھولی اور معصوم ہونا تم اس طرح ادائیں دکھا کر میرے بیٹے کو اپنا دیوانہ بنا سکتی ہو پر میں بے وقوف نہیں اور یاد رکھنا تم میرے جیتے جی کبھی خضر کی زندگی میں نہیں آ سکتی"

وہ یہ کہہ کر رکی نہیں چلیں گی لیکن اس کو وہی سکتے کی کیفیت میں چھوڑ گئی
"یہ کیا کہہ رہی ہیں تائی میں اور خضر بھائی"

منہ پر ہاتھ رکھے وہ بنا آواز رو رہی تھی اچانک خضر کچن میں داخل ہوا

"حور ایسے کیوں کھڑی ہو، تم رو رہی ہوں اس نے حور کا رخ اپنی طرف موڑا، مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے

حور بس خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی پھر بنا کچھ کہے کچن سے اپنے روم میں آ گئی۔ اسے بہت رونا آ رہا تھا
تائی کی باتوں پر، کمرے میں اسما آئی۔

"حور کیا ہوا ہے بیٹا کیوں رو رہی ہو آسمان نے پریشانی سے پوچھا

تائی نے بہت غلط باتیں کی ہیں اما"

حور نے ساری بات اسماء کو بتائی

"تمہارے تایا نے خضر کے لئے تمہارا ہاتھ مانگا ہے"

حور نے بے یقینی سے آسمان کو دیکھا۔

"میں نے تمہیں اس لیے نہیں بتایا کہ تمہارے پیپر ہو رہے ہیں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی"

"مگر امی میں نے تو خضر بھائی کو ہمیشہ اپنا بھائی ہی سمجھا ہے اور خضر بھائی بھی

"بیٹا اس رشتے میں خضر کی مرضی شامل ہے اور پھر ویسے بھی وہ بہت اچھا فرما بردار لڑکا ہے، تمہیں بہت خوش رکھے گا"

وہ خود کو سمجھانے والے انداز میں کہنے لگی۔

"وہ بس خاموشی سے ماں کو دیکھتی رہی

*

زین نے ظفر مراد پر قابل اعتبار بندے سے ظفر مراد پر نظر رکھو آئی۔ افس کے تمام معاملات، آنے جانے کا روٹین، زین کو ہر چیز کی خبر ملتی رہتی۔ لیکن کسی پرانے ڈاکو منٹس یا فائل میں زین کو ایسے خاطر خواہ ثبوت نہیں ملے جو اس کے لیے فائدے مند ہو یا اس کے کام آسکے۔

اس دوران یہ اچھی بات ہوئی کہ سارہ کی بیٹی ماہم کو بھی کچھ لوگ پسند کر گئے مگنی کی تاریخ 1 ہفتے کے بعد رکھ دی گئی جب خضر اور حور کی مگنی کی تاریخ مقرر ہوئی

حور کا اور خضر کا اس دن کے بعد سے آمناسا منا نہیں ہوا حور زیادہ تر اپنے کمرے میں رہتی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ خوش نہیں تھی مگر وہ شاک ضرور تھی اس نے کبھی بھی خضر کے متعلق اس طرح نہیں سوچا تھا۔ یہ سب اس کے لئے تھوڑا عجیب اور نیا تھا، ہن اتنی جلدی اس رشتے کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں تھا اور دوسری بات دماغ میں کہیں اس اجنبی کا خوف بھی تھا جس نے اسے خضر سے دور رہنے کے لیے کہا تھا غیر ارادی طور پر وہ اس اجنبی کے بارے میں سوچتی لگی

ثانیہ اور فضا چھت پر باتیں کر رہی تھی ثانیہ کی آواز دینے پر ثانیہ چھت سے نیچے اتری جب بلال چھت پر آیا تو فضا کو سوچ میں ڈوبے ہوئے دیکھا

"کیا سوچا جا رہا ہے"

بلال نے قریب آتے ہوئے پوچھا

"تمہیں"

فضا نے بلال کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا

"ہر وقت فضول نہیں ہانکا کرو"

بلال نے ڈپٹے کے انداز میں کہا

"میں نے ایسا کیا کہہ دیا جو تم نے پوچھا اس کا سچی سچی جواب دیا ہے"

فضا نے اس کو دیکھتے ہوئے جواب دیا

"اور میرے بارے میں کیا سوچا جا رہا ہے؟

بلال اس پر سے نظریں ہٹا کر میدان میں دیکھتے ہوئے بولا جہاں بچے کرکٹ کھیل رہے تھے"

"یہی کے نوکری تمہاری لگی نہیں مگر کوئی لوٹری ضرور نکل آئی ہے" اس نے چند دنوں میں ہونے والی تبدیلیاں

محسوس کی تو شرارت بولا

"ہاھاھالاٹری نکل ہی نہ جائے میری۔۔۔ میں تو اب گن پوائنٹ پر لوگوں کو لوٹتا ہوں"

بلال نے ہاتھ انگلیوں سے نکلی گن بنا کر فضا کے سر کا نشانہ لیا اور پھر انگلیوں میں اپنے ہونٹوں پر لے جا کر پھونک

ماری

پہلے فضا چپ کر کے دیکھتی رہی پھر ایک زور سے ہنسی

"تم سے تو چڑیا کا بچہ نہیں مارا جائے اور چلے ہو لوگوں کو لوٹے اور وہ بھی گن پوانٹ پر "

فضا نے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا

"تو تمہیں یقین نہیں ہے میری بات کا؟

بلال نے فضا کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"ون پرسن بھی نہیں "

فضا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جیسے وہ اس کے مذاق کو انجوائے کر رہی ہو

اتنے میں بلال نے اپنی پاکٹ سے منی پمپل نکالی اور فضا کے ماتھے پر رکھ کر کہا

"اب کیا خیال ہے؟"

سردیوں کا آغاز ہو چکا تھا اور آج چھٹی کا بھی دن تھا سب لوگ لان میں بیٹھے ہوئے چائے پی رہے تھے۔ ماہم چائے کا کپ تھامتے ہوئے بے زار انداز میں بولی

"پڑھ پڑھ کر میں پک چکی ہوں پلیز کہیں اوٹنگ کا پروگرام بنائے"

"چلو تو پھر آج رات کا ڈنر باہر سب کو میری طرف سے"

خضر نے حور کو دیکھتے ہوئے کہا جو کے ابھی سب کے درمیان آکر بیٹھی تھی۔ جب سے ان دونوں کی رشتے کی بات گھر میں چلی تھی حور کم ہی خضر کے سامنے آتی تھی ایک بے نام سے جھجھک ان دونوں کے رشتے میں آگئی تھی

"کیا خضر بھائی میں ڈنر کی بات تھوڑی کر رہی ہوں، وہ تو آپ اپنی منگنی کی خوشی میں ویسے ہی کرا دیں گے۔۔۔۔۔
کہیں پکنک کا پروگرام بنائے پلیز"

"ہاں یار ویسے پنک تو ہونی چاہیے آئیڈیا برا نہیں"

ردانے بھی ماہم کی ہاں میں ہاں ملائی

"گھر میں تھوڑے ہی دنوں بعد تقریب ہے اور تم لوگوں کو پنک کی لگی ہوئی ہے کوئی کہیں نہیں جارہا چپ کر کے بیٹھو گھر میں"

سارہ نے ڈپٹنے والے انداز میں کہا

"نہیں ماہم صحیح کہہ رہی ہے کافی عرصہ ہو گیا کہیں گئے ہوئے ایسا کرتے ہیں پرسوں اپنے فارم ہاؤس پر چلتے ہیں۔ تھوڑا ہم بوڑھے لوگ بھی فریش ہو جائیں گے"

ضفر مراد بولے

"تھیکو تیا"

ماہم چہک کر بولی

سب ہی خوش تھے سوائے فاطمہ کے

فضا پھٹی پھٹی آنکھوں سے بلال کو دیکھ رہی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ بلال کے ہاتھوں میں پستل ہے اور وہ اس پر تانے کھڑا ہے

"بلال یہ تم"

اگے وہ بول نہیں پائی قدموں کی آواز سے اندازہ ہو رہا تھا کہ کوئی چھت پر آ رہا ہے۔ بلال نے پھرتی سے پستل واپس پاکٹ میں رکھ لی

"یہ لو بھئی گرما گرم چائے پکوڑوں کے ساتھ حاضر ہے"

تانیہ ہاتھ میں چائے کی ٹرے لے کر چھت پر نمودار ہوئی اس کے پیچھے تانیہ بھی تھی

"ارے رو کو کہاں جا رہی ہو چائے لائی ہوں تمہارے لئے"

فضا کو جاتا ہوا دیکھ کر تانیہ نے کہا

"نہیں مجھے گھر جانا ہے"

فضا یہ کہہ کر رکی نہیں

"اسے کیا ہوا" تانیہ نے بولا

بلال نے چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کندھے اچکائے

وہ فضا کے لیے اپنے آنکھوں میں محبت اور پہلے ہی دیکھ چکا تھا پسند وہ خود بھی کرتا تھا مگر اپنے مسئلے مسائل اور ذمہ داریاں۔۔۔۔۔ ان سب کا سوچ کر اس نے کبھی بھی فضا کے جذبوں کی حوصلہ افزائی نہیں کی اور اب جو راہ وہ اختیار کر گیا تھا اسے خود نہیں پتہ تھا کل کو اس کا مستقبل کیا ہے۔ پہلے فضا کی محبت صرف آنکھوں سے عیاں ہوتی تھی مگر اب وہ لفظوں کا سہارا لینے لگی تھی

بلال کا مقصد فضا کو اس طرح کر کے ڈرانا یا ناراض کرنا نہیں تھا وہ صرف اسے آگاہ کرنا چاہتا تھا کہ وہ جن راستوں پر چل نکلی ہے اس کے لئے یہ راستے خطرناک ہے

"تو ظفر مراد کے خلاف تمہیں کوئی ایسا ثبوت نہیں ملا، کافی شاطر انسان نکلا تمہارا یہ ہونے والا تایا سر"

بلال نے آخری بات شوخ انداز میں کہی جس پر اسے زین نے گھور کر دیکھا

"یہ کیا سین ہے باس یہ سٹوری کب سٹارٹ ہوئی"

اشعر نے نا سچھی سے ان دونوں کو دیکھا اور حیرت میں مبتلا ہو کر پوچھا

اس کے بعد بلال نے پوری رواداد اشعر کو سنائی

"بس ہو گیا تمہارا"

زین سیگریٹ منہ میں رکھتے ہوئے بولا

"اے میرے ہیر و تم تو چھپر ستم نکلے یار"

ابھی زین کچھ بولتا اس سے پہلے زین کا موبائل بجا

"ہاں فیصل بولو۔۔۔ چلو ٹھیک ہے"

زین دوبارہ سگریٹ پینے میں مصروف ہو گیا

"خیریت کیا خبر ہے" بلال نے پوچھا

"ظفر مراد اپنی فیملی کے ساتھ اپنے فارم ہاؤس جا رہا ہے"

زین کچھ سوچتے ہوئے بولا

"تو پھر آگے کیا سوچا ہے تم نے"

اشعر نے سنجیدگی سے پوچھا

"سوچ رہا ہوں کیسے یہ پکنک ظفر مراد کے لیے یادگار بناؤ"

زین سگریٹ کا دھواں اڑاتے ہوئے بولا

"اپنا سامان لڑکی ہم دو دن کے لیے جارہے ہیں دو مہینوں کے لئے نہیں"

خضر نے ماہم کو 3 ٹیکس لاتے ہوئے دیکھ کر کہا

"یہ بس دیکھ کر تو ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے دو مہینے کے لئے جارہے ہیں"

ماہم بولی

"تمارا سامان دیکھتے ہوئے اریج کرائی ہے"

"یہ آپ نے بہت اچھا کیا ابھی دو بیگز اور لے کر آتی ہوں جب تک آپ انہیں رکھوائے"

ماہم اس کو بیگز تھماتے ہوئے اندر چلی گئی

"کچھ نہیں ہو سکتا اس لڑکی کا"

خضر نے ماہم کو جاتے ہوئے دیکھ کر بولا



یہ فارم ہاؤس ظفر مراد کا اپنا ذاتی تھا آبادی سے کافی دور تھا بڑی سی بس جب فارم ہاؤس کے اندر داخل ہوئی تو مین ڈور بن کر دیا گیا سب لوگ اپنے اپنے بیکز لے کر اندر جا رہے تھے اور بہت خوش تھے سوائے فاطمہ کے۔ انہیں یہ ٹینشن تھی کہ اب گھر جانے کے بعد منگنی کر شور مچ جائے گا اور وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

شام کا وقت تھا اسب لوگ لان میں کرسیوں پر برجمان ہوئے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے سب کی موجودگی میں خضر کو حور کہیں نظر نہیں آئی اس کو ڈھونڈتا ہوا پول کی سائیڈ پر آگیا وہ ہی موجود کسی گہری سوچ میں گم تھی

"کیا ہوا حور کیا سوچ رہی ہوں"

خضر کی آواز پر حور نے چونک کر اسے دیکھا

"آپ" حور نے ادھر ادھر دیکھا اگر تائی نے دیکھ لیا تو سب کے سامنے اس کی عزت افزائی ہی نہ ہو جائے۔ یہ سوچ کر وہ وہاں سے جانے لگی

"رکو حور یہاں بیٹھو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے"

خضر نے اس کو جاتے ہوئے دیکھ کر بولا

"حور کیا تم اس رشتے سے خوش ہوں؟ آئی مین تمہارا یہ گریز کہی تم کسی اور کو تو پسند"

"یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں۔۔۔ میں کسی اور میں involve آپ مجھے ایسی لڑکی سمجھتے ہیں"

حور نے خفگی سے خضر کو دیکھتے ہوئے کہاں

"اُئی ایم سوری میرا وہ مطلب نہیں تھا دراصل تمہارا اس طرح مجھ سے گریز"

خضر نے بات ادھوری چھوڑی

"خضر بھائی میں نے آپ کو ہمیشہ بھائی سمجھا ہے کبھی دوسری نظر سے نہیں دیکھا یہ سب اتنا اچانک ابھی تو مجھے بہت سارا پڑنا تھا اور پھر تائی وہ خوش نہیں ہیں آپ کو ان کی خوشی میں مد نظر رکھنی چاہیے"

"دیکھو حور مجھے اندازہ ہے کہ امی اس رشتے سے خوش نہیں۔ ان کا رویہ بھی تمہارے اور اسماء چچی کے ساتھ زیادہ اچھا نہیں۔۔۔۔۔ لیکن وہ اپنے بیٹے سے بھی بہت پیار کرتی ہے اور جب انہیں معلوم ہو گا ان کے بیٹے کی خوشی اسی میں ہے تو آہستہ آہستہ اس رشتے کو قبول کر لیں گیں، رہی بات تمہارے پڑھنے کی تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے ابھی صرف منگنی ہو رہی ہے شادی تمہاری اسٹیڈیز کمپلیٹ کرنے کے بعد رکھیں گے اور آخری بات تم نے ہمیشہ مجھے بھائی سمجھا ہے دوسری نظر سے نہیں دیکھا تو اب دیکھ لو"

اس سے پہلے خضر کچھ اور کہتا عجیب شور کی آواز لان سے آئی۔۔۔۔۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کو نا سمجھی سے دیکھا پھر دونوں ہی لان کی طرف جانے لگے

لان میں ساری ہی فیملی بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی تھی ہلکا ہلکا اندھیرا ہو رہا تھا جیسی دیواروں پر سے کسی کے کودنے کی
آواز آئی تین نقاب پوش ہاتھوں میں پلسٹل لیے ہوئے ان لوگوں کی طرف بڑھ رہے تھے۔۔۔۔
ماہم اور سارہ کی پلسٹل دیکھ کر خوف سے چیخیں نکل گئی

"آواز نہیں نکلتی چاہیے اب کسی کی اگر اب کسی کی آواز آئی تو یہی مار ڈالوں گا"

ایک نقاب پوش بولا

"چلو سب اپنے موبائل جلدی جلدی ٹیبل پر رکھو بغیر کسی چالاکی کے ساتھ"

ایک نقاب پوش بولا

دوسرا کمرہ کی طرف گیا اور پوری جگہ کا جائزہ لینے لگا۔ کچن میں موجود خانساماں کو بھی لے کر لان میں آگیا۔ جب سب اپنے موبائل نکال چکے تھے اتنے میں خضر اور حور بھی لان کی طرف آئے اور لان کا منظر دیکھتے ہی جہاں خضر حیرت میں مبتلا ہوا وہی حور کی آنکھیں بھی خوف سے پھیل گئی ان تینوں میں سے ایک حور اور خضر کی طرف بڑھا اس کے قدم آگے بڑھانے پر حور بے ساختہ خضر کے پیچھے چھپنے کے انداز میں کھڑی ہوئی۔ اس عمل سے نقاب پوش جس کی صرف آنکھیں نظر آرہی تھی اب ان آنکھوں میں غصے کی لہر دوڑ گئی وہ حور کو خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا اور آگے قدم بڑھاتا ہوا وہ خضر کے سامنے آیا نظریں مسلسل حور پر تھی

"موبائل 2"

ہاتھ میں پلسٹ لیے اس نے خضر کو دیکھ کر غرا کر کہا۔ خضر نے اپنی پاکٹ سے موبائل نکال کر اس کی طرف بڑھایا

"موبائل"

اس نے آب حور کو مخاطب کر کے کہا

"مم میرے پاس نہیں ہے"

حور نے ڈرتے ہوئے الفاظ ادا کیے

نقاب پوش نے پلسٹل والے ہاتھ سے ان دونوں کو باقی لوگوں کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔ حوروں نے پہنچتے ہی آسمان سے لپٹ گئی باقی سب کو ان تینوں نے کرسیوں پر بیٹھا دیا اور سب کے موبائل فون بھی اپنے قبضے میں کر لیے

"دیکھو تم لوگوں کو جو بھی کچھ چاہیے وہ تم لوگ لے لو لیکن پلیز ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ میں کو آپریٹ کرنے کے لئے تیار ہوں"

ظفر مراد نے موقع محل دیکھا تھل کا مظاہرہ کرتے ہوئے

آرام سے گویا ہوئے

"جو ہمیں چاہیے ہو گا وہ تو ہم لے ہی لیں گے کیسے بھی، اور کو آپریٹو اب تمہارے اچھے بھی کریں گے اس کی تم فکر نہ کرو"

ان میں سے ایک ظفر مراد کے قریب آکر بولا

ظفر مراد نے اپنا والد ٹیکال کر آگے بڑھایا

"کیا چونی چور سمجھا ہوا ہے اور یہ کیا مسجد کا چندہ دے رہے ہو"

اس نقاب پوش نے والد دور اچھالتے ہوئے کہا

"کیا۔۔۔ کیا چاہیے تم لوگوں کو"

ظفر مراد نے ضبط کرتے ہوئے بولا

"یہ کی ہے ناب کام کی بات، چیک بک نکالو جلدی"

اس نقاب پوش نے اپنی جیکٹ میں سے کاغذ اور پین نکالتے ہوئے چیک بک ظفر مراد کے ہاتھ سے لے لی

"سکینچرز کرو اس پر"

اس نقاب پوش نے پیپر اور پین ظفر مراد کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا

"کیا ہے آن پیپرز میں"

ظفر مراد نے پوچھا

"سوال نہیں سائن کرو جلدی"

تیز لہجے میں کہتے ہوئے پلسٹل ظفر مراد کے سر پر تان لی

"کیا کر رہے ہیں ظفر سائن کر دیں نا جلدی"

فاطمہ خوف زدہ ہوتے ہوئے بولیں

ظفر مراد پیپر زپڑھنے لگے وہ کوئی قانونی لیگل نوٹس تھا۔ جس میں لکھا ہوا تھا

"میں ظفر مراد اپنی مرضی سے اپنے ہوش و حواس میں بغیر کسی دباؤ کے اپنے مرحوم دوست ساجد شاہ کی پراپرٹی کا حصہ جو کہ میرے پاس اس کی امانت تھارقم کی صورت میں اس کے بیٹے شاہ زین کے حوالے کرتا ہوں"

یہ پڑھ کر ظفر مراد کی آنکھوں میں غصے کی ایک لہر دوڑی۔ انہیں ایک لمحہ نہیں لگایہ سمجھنے میں ان کے سامنے کھڑا یہ نقاب پوش کون ہے "تم" وہ صرف اتنا بول سکے

"ہاں میں"

زین نے اپنا نقاب اتارا اس کی پشت سب لوگوں کی طرف تھی۔ نقاب اترنے سے کسی نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا

"جلدی سائن کروں"

ہسٹل ابھی بھی ظفر مراد کے ماتھے پر تھی

ساری خواتین سمیت ماہم رد اور حور خوف سے رو رہی تھیں۔ کیونکہ بلال اور اشعر کی پٹل کارخ ان سب کی طرف تھا جب کہ زین نے پٹل ہر مراد کے ماتھے پر رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے مرے مرے ہاتھوں سے سگنچر کر دیئے۔۔۔ زین نے ظفر مراد کے ہاتھوں سے پیپر زلے کر ایک نظر پیپر ز پر ڈالی اور چیک بگ ظفر مراد کے اگے کی اور سائن کا اشارہ کیا

اب زین کا چہرہ باقی سب لوگوں کی طرف تھا۔ جہاں خضر اس کا چہرہ دیکھ کر چونکا وہی حور کے سارے جسم کا خون خشک ہو گیا وہ باقاعدہ کپکپانے لگی وہ تو اسے بالکل ہی فراموش کر چکی تھی پیپر ز ختم ہونے کے بعد اس نے سوچا تھا 'چلو اس گھٹیا شخص سے تو جان چھٹی جو اس کو نہ جانے کیوں ڈراتا تھا۔ مگر یہ کیا آج وہ پھر اس کے سامنے تھا وہ بری طرح خوفزدہ ہو گئی۔

آب کے زین کی بھی نظر حور کے اوپر پڑی اس کو دیکھ کر زین کو غصہ آنے لگا کتنے مزے سے وہ پول والی سائیڈ پر خضر کے ساتھ اکیلی تھی اس کے منع کرنے کے باوجود اور جب وہ اس کی طرف بڑھا تھا تو وہ کس طرح خضر کے پیچھے چھپ گئی تھی یہ چیز زین کو اور سلگائی

دوبارہ ظفر مراد کی طرف مڑا اور بولا

"یہ چیک پر تم نے کس حساب سے رقم لکھی ہے"

زین نے ظفر مراد سے پوچھا

"اتنی ساری رقم کا بندوبست میں ایک ساتھ نہیں کر سکتا باقی کی رقم اربنچ کرنے میں مجھے تھوڑا وقت چاہیے"

"اب بھی اربنچ نہیں ہو گا"

اب زین کی پلسٹل کا رخ خضر کے اوپر تھا

"کیا کر رہے ہیں ظفر یہ لوگ جو مانگ رہے ہیں آپ انہیں دے دیں"

فاطمہ نے باقاعدہ روتے ہوئے بولیں

"میں صحیح کہہ رہا ہوں میری بات کا یقین کرو میرے پاس جتنی رقم تھی وہ میں نے اس چیک میں لکھ دی ہے۔ باقی

رقم اربنچ کرنے کے لئے مجھے پورا ایک دن لگے گا مجھے پلیز ایک دن کی مہلت دو میں تمہیں تمہاری ساری رقم

دے دوں گا"

اب کے ظفر مراد بہت بے بسی سے بولے کیونکہ پٹل ان کے بیٹے کے اوپر تھی

"ٹھیک ہے پھر ہم 24 گھنٹے تک تمہارے اور تمہاری فیملی کے مہمان ہیں یعنی ہم 24 گھنٹے اسی فارم ہاؤس کے رہیں گے تمہاری فیملی اور تمہارے ساتھ۔ اگر کسی نے کوئی بھی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تو وہ اپنی جان سے جائے گا یاد رہے "

زین نے سب کو باور کرایا

"سب اسی جگہ پر رہیں گے کوئی کہیں نہیں جائے گا۔۔۔ تم جو جا کر رات کا کھانا بناؤ اور بلال تم اس کے ساتھ جاو "

اشعر نے پہلے سب کو وان کیا پھر خانساں سے رات کا کھانا بنانے کے لئے بولا اور بلال کو اس کے ساتھ کچن بھیج دیا۔ تاکہ خانساں کوئی ہوشیاری نہ دکھاسکے خود اشعر اور زین کرسی کھینچ کر بیٹھ گئے۔

سب لوگ لان میں ہی ان کے سامنے اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے

رات ہونے کی وجہ سے اب سردی بڑھ رہی تھی اتفاق سے حور اپنا سویٹر بس میں چھوڑ آئی تھی اور آسماء کی شال بھی بس میں ہی تھی۔ آسماء کو سردی لگ رہی تھی اور بار بار کھانسی ہو رہی تھی کیونکہ ان کو پہلے ہی فلو ہو رہا تھا اب سردی لگنے کی وجہ سے مزید طبیعت خراب ہو رہی تھی

"چچی کیا ہوا طبیعت ٹھیک ہے آپ کی"

خضر نے کھانستی ہوئی آسماء سے پوچھا

"ٹھنڈ کی وجہ سے شاید طبیعت خراب ہو رہی ہے، ماما کی شال بس میں ہے"

حور نے پریشانی سے خضر کو بتایا

"کوئی بات نہیں میں لے آتا ہوں"

خضر اٹھتے ہوئے بولا

"ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور شال بس میں ہے وہ لینے جانا ہے"

خضر نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"زیادہ ہیر و بننے کی کوشش نہیں کرو اور چپ کر کے بیٹھ جاؤ"

اشعر نے خضر کو بولا خضر اپنے جبرے بھیج کر بیٹھ گیا

"جاو تم شال لے کر آؤ بس سے"

اشعر نے حور کی طرف اشارہ کیا

وہ کانپتی ہوئی ٹانگوں کے ساتھ اٹھی اور بس کی طرف جانے لگی بس میں پہنچی تو آخری والی سیٹ پر اس کا سوپٹر اور شام دونوں رکھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں چیزیں لے کر جیسے ہی پلیٹ وہ حور کے قریب کھڑا ہوا تھا دونوں چیزیں حور کے ہاتھ سے گر گئیں۔ وہ آنکھوں میں سنجیدگی کا تاثر لیے حور کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

حور نے وہاں سے نکلنے کی کوشش کی لیکن اس نے ہاتھ بڑھا کر بس کے شیشے پر رکھ دیا اور جانے کا راستہ بن کر کے اس کی کوشش ناکام بنادی۔۔۔ خوف کے مارے حور کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں حور نے دوسری طرف سے نکلنے کی کوشش کی تو اس نے دوسرا ہاتھ بھی بس کے شیشے بھی رکھ دیا۔۔۔ دونوں ہاتھ بس پر رکھنے سے ایسا لگ رہا تھا حور پوری کی پوری اس کی باہوں کے حصار میں آگئی ہو مگر حور کی کمر بصر لگی ہوئی تھی وہ آپ بھی سنجیدہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اب حور کو اپنا دل روکتا ہوا محسوس ہوا

وہ مزید حور کے قریب آیا اور اپنی پٹسل سے اس کے چہرے پر آئی ہوئی لٹے پیچھے کرنے لگا حور بری طرح کانپ رہی تھی

"میرے دوبار منع کرنے کے باوجود تم مجھے پھر اس کے ساتھ دکھی ہو اب بتاؤں تمہیں کیا سزا دوں؟

وہ پٹسل اس کے چہرے پر پھیرتا ہوا نیچے تھوڑی تک لایا پٹسل سے تھوڑی اونچی تھی۔ ایسا کرنے سے حور کا چہرہ

اونچا ہوا اور مزید زین کے چہرے کے قریب آگیا

حور اپنی پوری جان سے لرز گئی

"پلیز مجھے معاف کر دو اب دوبارہ غلطی نہیں ہوگی" سردی کے موسم میں بھی حور کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے

"معافی تو بالکل نہیں ملنے والی جب سزا ملے گی تبھی تم دوبارہ غلطی کرنے سے باز رہو گی نا"

وہ نرم لہجے میں مسلسل حور کو گھورتے ہوئے کہہ رہا تھا

اب پسٹل تھوڑی سے نیچے گردن پر آگئی تھی۔۔۔ گردن سے مزید پسٹل نیچے ہوئی حور نے بے ساختہ پسٹل کو پکڑا

"پلیز"

وہ اتنا ہی کہہ سکی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

زین نے پسٹل نیچے کی اور خود بھی تھوڑا سا نیڈر پر ہو گیا

"آنسو صاف کرو اور سویٹر پہن کر نیچے آؤ جلدی"

یہ کہہ کر وہ رکنا نہیں۔ حور جب انہوں صاف کر کے واپس لان آئی تو خانہ سالماں کھانا اور برتن لارہا تھا حور نے اسماء کے پاس بیٹھ کر شال انہیں تھمائی، حور کے چہرے پر ابھی بھی ہواہیاں اڑی ہوئی تھی خضر حور کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

"تم ٹھیک ہو" حور کی نظریں بے ساختہ زین کے اوپر گئی۔ زین اسی کو دیکھ رہا تھا حور نے نظریں چرائیں اور خضر کی بات پر سر ہلانے پر اکتفا دیکھا

کھانا ٹینشن زدہ ماحول میں کھایا گیا کھانے میں مریضیں بہت زیادہ تھیں مگر خوف کی وجہ سے پانی کی بوتل اٹھانے کی ہمت کسی میں نہیں تھی کیونکہ پانی کی بوتل اشعر بلال اور زین کے پاس رکھی ہوئی تھی

زین کی نظر حور کرپڑی تیز مریضوں سے اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا زین نے پانی کا گلاس اور بوتل اٹھا کر حور کی طرف بڑھادی

رات ہونے کی وجہ سے سردی کافی بڑھ گئی تھی جس کے باعث سب ایک بڑے ہال نما کمرے میں جمع ہو گئے وہی اپنے اپنے بستروں پر بلینٹ لیکر بیٹھ گئے۔ نیند تو اس رات کسی کو نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔ سب نے وہ رات سوتے جاگتے گزاری

صبح ہوئی تو نیند میں بھی حور کو مسلسل کیسی کی نگاہیں اپنے اوپر محسوس ہوئی۔ حور نے آنکھیں کھولی تو اس کی نگاہیں سامنے کرسی پر بیٹھے شخص پر گئی وہ کرسی پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھا ہوا تھا پاؤں سامنے ٹیبل پر رکھے ہوئے اسمنگ کرتے ہوئے مسلسل نیم وا آنکھوں سے حور کو دیکھ رہا تھا

حور اٹھ کر بیٹھ گئی اور شال اپنے گرد اچھی طرح لپیٹ لی۔ خضر کو اس شخص پر غصہ آ رہا تھا جو مسلسل حور کو دیکھے جا رہا تھا خضر مسلسل ضبط کر رہا تھا

"اگر تم نے اپنا دیکھنے کا شغل بن نہیں کیا تو بیچاری کوئی یہی بے ہوش ہو جانا ہے"

اشعر کے بولنے پر زین نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل کر اشعر کو گھورا اور سگریٹ جوتے سے مسل کر باہر چلا گیا

"چلو باقی سب بھی اٹھو اور جلدی سے لان میں آؤ"

اشعر نے باقی سب لوگوں کو باہر آنے کا بولا

لان میں ہلکی ہلکی دھوپ تھی وہیں سب نے ناشتہ کیا

"بلال تم یہ چپک لے کر جاؤ اور رقم لے کر آؤ"

اشعر اور زین وہی تھے۔ زین نے ظفر مراد کا موبائل دیا باقی کی رقم کے انتظام کے لئے کہا تو حور کو اچانک یاد آیا اس کا موبائل تو اس کے بیگ میں ہی ہے

"اگر کسی طرح پولیس۔۔۔۔ مگر زین کو دیکھ کر اپنے خیال کو جھٹک دیا مگر پھر تھوڑی دیر بعد یہ سوچ دماغ میں آئی شاید اس طرح سے ہم لوگ بچ جائے

"بس حور تھوڑی سی ہمت اور بہادری کا مظاہرہ کرنا ہے"

اس نے اپنے آپ کو دل ہی دل میں سمجھایا

ہمت کر کے وہ واش روم کا کہہ کر روم میں گئی اس کا بیک سامنے ہی موجود تھا اس نے پھرتی سے بیگ سے اپنا موبائل نکالا اور اپنے سوئیٹر کی جیب میں چھپالیا۔

واش روم بھس اسی روم میں تھا حور واش روم کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اچانک زین اندر روم میں آگیا اسے دیکھ کر حور کا چہرہ فق ہو گیا

"کیا کر رہی تھی حور"

زین نے بغور اس کے گھبرائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر کہا

"وہ مم وہ واش روم"

خوف کے مارے حور کی زبان ساتھ نہیں دے رہی تھی زین چلتا ہوا حور کے قریب آیا

"کیا چھپایا ہے تم نے ابھی"

زین مزید فاصلہ کم کرتے ہوئے بولا

"مم میں نے نہیں کچھ نہیں"

وہ گردن نفی میں ہلاتے ہوئے ہکلائی

زین نے اس کو دونوں بازوؤں سے تھاما اور ایک جھٹکے سے موڑ کر حور کا منہ دیوار کی طرف کر دیا۔ حور کی گھٹی چیخ نکل گئی

"شش آواز نہیں بالکل، جلدی سے بتاؤ کیا چھپایا ہے"

زین نے پٹل حور کی کمر پر رکھتے ہوئے کہا

"میں نے کچھ نہیں چھپایا"

اس نے مضبوطی سے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا اگر وہ سچ بتا دیتی تو یقیناً وہ اس کو زندہ نہیں چھوڑتا اس لئے اپنی بات پر قائم رہی۔ اس وقت کو کو سا جب اس نے کال کرنے کا سوچا تھا

"ٹھیک ہے ایسے نہیں بتاؤ گی یعنی تم چاہتی ہو کہ میں خود تمہاری تلاشی لو"

زین اپنے ہونٹ حور کے کان کے قریب کرتے ہوئے دھمکی آمیز لہجے میں بولا

"نہیں یلیز"

زین کی بات سن کر حور کی بند آنکھیں پوری طرح کھل گئی اور پلٹتے ہوئے اس نے سویٹر کی پوکٹ سے اپنا موبائل نکال کر زین کی طرف بڑھایا کہیں وہ سچی میں اس کی تلاشی ہی نہ لے لے

"آئی ایم سوری"

حور نے شرمندگی اور خوف سے دوبارہ آنکھیں بند کر لیں

"ہم بار بار غلطی کرتی ہوں اور پھر معافی مانگتی ہوں یہ ٹھیک بات تو نہیں ہے نا حور"

زین نے موبائل کے ساتھ ساتھ اس کا ہاتھ بھی تھامتے ہوئے کہا

"ای پرامس میں واقعی آئندہ کچھ نہیں کروں گی"

وہ روتے ہوئے منت سماجت پر اتر آئی

"شش رو نہیں اس طرح انٹر سٹ اور بڑھے گا"

وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا

"کیا ہو رہا ہے یہاں پر"

خضر کی آواز پر دونوں چونکے زین نے مڑ کر دیکھا خضر سامنے ہی کھڑا تھا

"خور کیا کر رہی ہوں یہاں پر"

خضر خور کا ہاتھ دیکھ رہا تھا جو کہ ابھی بھی زین کے ہاتھ میں تھا

"دور رہو اس سے یہ میری ہونے والی منگیتر ہے"

خضر نے بنا خوف کے زین سے کہا اور اس کا ہاتھ زین سے چھڑا کر خور کو کمرے سے لے گیا

زین نے غصہ سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی اگلے ہی لمحے زین نے بلال کو کال ملائی

"ہاں یار ہو گیا تمہارا کام بس آرہا ہوں تھوڑی دیر میں"

کال رسیو کرتے ہیں بلال نے کہا

"ساتھ میں نکاح خواں کو بھی لیتے ہوئے آؤ بلال"

زین نے سنجیدہ لہجے میں کہا

"وہ کس لئے میرے بھائی"

بلال نے موبائل کو کان سے ہٹا کر گھورا جیسے وہ موبائل نہیں زین ہو

"آف کورس نکاح کے لئے یار"

زین نے کال ڈسکنکٹ کر دی اور باہر آ گیا

فضائیں فائر کی آواز گونجی خوف سے سب خواتین کی چیخیں نکل گئی

اشعر نے بھی چونک کر زین کو دیکھا زین نے پلس والا ہاتھ نیچے کیا اور بلند آواز میں کہا

"اگر کسی نے بھی میری بات سے انکار کیا تو اگلی گولی اس کی کھوپڑی میں اتار دوں گا"

زین حور کی طرف موڑا

"اور تم نکاح کے لئے تیار ہو جاؤ بہت شوق ہے نہ تمہیں منگنی کا اب منگنی نہیں ڈائریکٹ نکاح ہو گا"

زین نے حور کو گھورتے ہوئے کہا

وہاں باقی سب کو سانپ سونگھ گیا اشعر بھی حیران ہوا

"یہ کیا سین ہے باس پلیننگ میں یہ کب شامل تھا"

اشعر نے ہلکی آواز میں کہا

"ابھی بلال آئے گا تو سب پتہ چل جائے گا"

زین بولا

"کس کا نکاح ہو رہا ہے یہاں پر اور کس سے"

ظفر مراد نے نا سنجھی کے عالم میں زین سے پوچھا

"تمہاری بھتیجی کا نکاح ہو رہا ہے تمہارے بیٹے سے نہیں بلکہ مجھ سے"

زین نے سب کے سروں پر بم پھوڑا

تھوڑی دیر خاموشی کے بعد سب سے پہلے خضر کو ہوش آیا

"کیا فضول بکواس ہے یہ ---- تمہیں پیسوں سے مطلب ہے وہ لے کر جاؤ یہاں سے "

بناخوف کے خضر نے تیز آواز میں کہا

"مجھے جس چیز سے مطلب ہو گا وہ میں لے کر جاؤں گا اگر ہمت ہے تو روک کے دکھاؤ"

زین کو خضر کا مدخلت کرنا پسند نہیں آیا اس لیے اس نے چیلنج کرتے ہوئے کہا

"تم اپنی حد سے نکل رہے ہو"

خضر نے غصے سے انگلی اٹھا کر کہا

"اوہیرو بہت ہو گئے ڈائلاگ جا کر کرسی پر بیٹھوں جلدی"

اب کے اشعر بولا

"میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا"

خضر غصے سے چیخا

زین نے پٹل اس کے ماتھے پر تان لی وہی اس کی آواز کو بریک لگا

"مجھے تمہیں مارنے میں نہ ہی خوف محسوس ہو گا اور نہ ہی افسوس اگر زندگی چاہتے ہو تو شرافت سے چپ کر کے

بیٹھ جاؤ"

زین اسے مارنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن دھمکانہ ضروری تھا

ابھی زین اور بھی کچھ بولتا لیکن فاطمہ بیچ میں آگئی

"یہ کچھ نہیں بولے گا پلیر اس کے اوپر سے پٹل ہٹالو"

وہ خضر کو کھینچتے ہوئے وہاں سے لے گئی آہستہ سے بولیں

"اگر تمہیں اپنی فیملی کی عزت اور جان عزیز ہے خدا کا واسطہ ہے خاموش رہو، یہ خطرناک لوگ ہیں ان کے ہاتھ میں ہتھیار ہیں یہ جان لینے سے نہیں ڈرتے اور ہم بڑھاپے میں کوئی صدمہ برداشت نہیں کر سکتے"

"مگر امی وہ شخص حور کے ساتھ"

"بس خضر میں نے کہہ دیا! اگر تمہاری وجہ سے کسی کو یا تمہیں خود کو نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار تم ہوں گے اور میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی"

فاطمہ نے خضر کی بات کاٹ کر اپنی بات مکمل کی

"بھابھی پلیز ایسے نہیں کہئے کوئی تو بچا و میری حور کو"

اسماء نے روتے ہوئے کہا

"اگر ہم نے ان کی بات نہیں مانی تو سب جان سے جائیں گے اور وہ صرف نکاح کا کہہ رہا ہے اس کے بعد ہم کوئی نہ کوئی حل تلاش کر ہی لیں گے"

سارہ نے بھی نرم لہجے میں آسماء کو سمجھانے کی کوشش کی

جب کہ روتے ہوئے آسماء یہ سوچنے لگی حور کی جگہ اگر ماہم ہوتی تو کیا سارہ تب بھی بیہوش کرتی

ان سب کے درمیان ایک حور تھی اس تمام عرصے میں پتھر کی طرح بت بنی کھڑی رہی۔ کوئی کیا بول رہا ہے کوئی کیا کر رہا ہے اس کو کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا بلکہ اس کے خود کے ساتھ کیا ہو رہا ہے اسے یہ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا

تھوڑا اور وقت گزرا تو بلال نکاح خواں کو لے کر آگیا۔ فاطمہ نے خضر کو قسمیں دے کر چپ کر آیا ہوا تھا اور روتی ہوئی آسماء کو سارہ نے اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا سارہ سے بار بار سمجھا رہی تھی اور تسلی دے رہی تھی جبکہ حور بالکل سن انداز میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی ماہم نے اس کو سر پر دوپٹہ اڑایا اور نکاح شروع ہوا

زین کی طرف سے گواہوں میں اشعر اور بلال تھے جبکہ حور کی طرف سے تایا اور اس کے چچا۔ خضر اس سارے منظر کو بہت بے بسی سے ضبط کر کے دیکھتا رہا جب نکاح خواں نے حور سے پوچھا

"آپ کو شاہ زین کے نکاح میں دیا جاتا ہے آپ کو قبول ہے"

تو غائب دماغی سے نکاح خواں کو دیکھتی رہی اس کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا سب کے ہونٹ بل رہے تھے مگر آوازیں غائب تھیں۔۔۔۔۔ سب اسی کی طرف متوجہ تھے۔ جہی فاطمہ تائی آگے بڑھ کر حور کے پاس آئیں اور حور کے کندھے پر ہاتھ سے دباؤ ڈال کر کہا

"حور بیٹا جواب دو"

حور نے ایک نظر فاطمہ تائی کو دیکھا، وہ اسے اپنے بیٹے کی زندگی سے نکالنے کے لئے کس طرح اس کی زندگی داؤ پر لگا رہی تھی

"بولو بیٹا"

اب کے ہاتھ کا دباؤ پہلے سے زیادہ تھا۔ حور نے گردن ہلا کر "قبول ہے" کہا کسی رو بوٹ کی طرح اس نے نکاح نامے پر سائن کیے قبول و ایجاد کے مراحل طے ہوئے اشعر اور بلال نے زین کو گلے لگایا وہی تایا اور چاچا حور کے سر پر ہاتھ رکھ کر کرسیوں پر بیٹھ گئے حوریوں ہی بت بنی بیٹھی رہی۔۔۔

ایسے ہی دوپہر سے شام اور شام سے رات ہو گئی۔۔۔ ٹینشن والے ماحول میں ہی خضر اسماء اور حور کے علاوہ سب نے رات کا کھانا کھایا۔ پہلے زین نے سوچا وہ حور کھانا کھانے کے لئے بولے مگر پھر کچھ سوچ کر اس نے اسے چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا صبح 9 بجے اسے اپنی باقی کی رقم مل جانی تھی اور انہیں اپنی منزل پر رواں ہونا تھا۔ آئے وہ تین تھے مگر ایک فرد کا اضافہ ہو چکا تھا۔ زین نے سوچ لیا تھا وہ حور کو اپنے ساتھ لے کے جائے گا۔ نادیہ بیگم کو اس نے یہاں آنے سے دو دن پہلے ہی ہسپتال میں انکی کیئر اچھی ہو رہی تھی۔ زین نے سوچا تھا کہ مناسب وقت پر وہ اماں کو حور سے اپنے نکاح کے بارے میں بتائے گا ویسے بھی وہ خوش ہی ہوتی۔ اصل کنفیوژن اسے حور کی تھی پتہ نہیں وہ کیسے ری ایکٹ کرے لیکن یہ کوئی مسئلہ بھی نہیں تھا وہ اسے ہینڈل کر لے گا اسے یقین تھا۔

ویسے بھی اس نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد بڑی بڑی پرابلم فیس کی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں کو تو اب اس نے سوچنا ہی چھوڑ دیا تھا "پری" آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے کہا اور لب مسکرائے

"پتہ نہیں اسے شاہ یاد بھی ہو گا کہ نہیں"

یہی سوچتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے اس کی آنکھ لگ گئی۔ صبح ہونے میں ابھی تھوڑا ہی وقت ہے جب اشعر نے زین کو اٹھایا

"بیٹا بہت خواب دیکھ لیے اب ہوش کی دنیا میں آ جاؤں"

زین میں آنکھیں کھول کر دیکھا تو ابھی پوری طرح ہوا جالا نہیں ہوا تھا برابر میں بلال بھی اونگ رہا تھا

"ویسے یار کیا مزے ہی تمہارے بھی، پکنک یہاں کون بنانے آیا تھا اور بنا کون رہا ہے"

اشعر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

زین نے اسے گھورنے پر اکتفا دیکھا اور سگریٹ سلگاتا ہوا وہ باہر نکل گیا خضر وہاں پہلے سے ہی موجود تھا چونک کر

زین نے اسے دیکھا۔ خضر کی بھی نظر زین پر پڑی

"تم حور کو چھوڑ دو پلیز وہ بہت معصوم ہے"

خضر نے بے بسی سے زین کو کہا

"تمہیں اس کے غم میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے ویسے بھی اب وہ میری بیوی ہے تم دور رہو اس سے "

زین کو اس کے منہ سے حور کا ذکر ناگوار گزرا تھا اپنی ناگواری چھپائے بغیر زین نے خضر کو اس کہ کل والے جملے
لوٹایا

"دیکھو تمہیں ہم سے جتنا پیسہ چاہیے تھا وہ تمہیں صبح تک مل جائے گا، اگر تمہیں مزید رقم چاہئے تو وہ میں تمہیں
دو نگا لیکن تم بدلے میں حور کو"

خضر کی بات مکمل ہونے سے پہلے زین نے خضر کا گریبان پکڑتے ہوئے کہا

"مجھے پیسوں کا لالچ دینے کی تمہاری ہمت کیسے ہوئی جو پیسہ میں نے تمہارے باپ سے لیا ہے وہ میرا ہی ہے جو تمہارے باپ نے دھوکے سے لیا تھا حقیقت جا کے اپنے باپ سے پوچھو"

زین نے ایک جھٹکے سے خضر کا گریبان چھوڑا

اور ایک بات اور حور کو کسی بھی معاملے سے دور رکھوں میں دوبارہ تمہارے منہ سے اپنی بیوی کا نام نہیں سنوں گا"

زین نے اس کا گریبان سہی کرتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلے گیا

صبح کا آغاز ہوا تو حور اپنے پاؤں سمیٹ کر بیٹھ گئی پوری ہی رات اس نے جاگ کر گزاری تھی آسمان کی طبیعت
ٹھیک نہیں تھی وہ برابر میں ہی لیٹی ہوئی تھی
بلال ہال نماسرے میں آیا اور بلند آواز میں کہا
"سب لوگ جلدی سے باہر آ جاؤ"

رقم پوری زین کو مل گئی تھی اب اس نے ظفر مراد کو اس کی فیملی کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی۔۔۔

یہی طے پایا گیا کہ پہلے وہ لوگ ظفر مراد کی فیملی کو بھیجیں گے، بعد میں رقم لے کر خود نکلیں گے۔ جانے کے
وقت جب سب لوگ بس کی طرف بڑھ رہے تھے جب زین نے کہا

"حور میرے ساتھ جائے گی"

زین نے حور کو بھی آسمان کے ساتھ بڑھتے ہوئے دیکھ کر بولا

سب کے قدم وہی تھم گئے زین آگے بڑھا اور حور کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اس کے عمل پر حور کو پہلی بار ہوش آیا اور اس کے منہ سے فقل ٹوٹا

"چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔ مجھے کہیں نہیں جانا ہے"

اس نے زین کے ہاتھ سے اپنا بازو نکالتے ہوئے کہا مگر زین کی گرفت اس کے بازو پر اتنی ہلکی نہیں تھی کہ وہ آسانی سے چھڑا سکتی

خضر نے آگے بڑھنے کی کوشش کی فاطمہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا

"چھوڑو میری بیٹی کو۔۔۔۔۔ پلیز بھائی صاحب دیکھیں یہ لوگ حور کو جانے نہیں دے رہے ہمارے ساتھ"

اسما روتے ہوئے مسلسل بول رہی تھی وہ حور کی طرف بڑھنے لگی تو فاطمہ اور سارہ نے اس کو تھام لیا

"آپ سب کو یہاں سے جانا ہے یا مزید یہاں پر رہنا ہے اور ویسے بھی آپ کی بیٹی کسی غیر کے پاس نہیں ہے اپنے شوہر کے پاس ہے"

اشعر کے بولنے پر سارہ آسماء کو سمجھانے لگی

"چلو آسماء نکلو یہاں سے اور کوئی مزید ہمارا نقصان نہ ہو جائے ہم یہاں سے نکلیں گے تبھی حور کو آزاد کروائیں گے"

وہ آسماء کو لیے زبردستی بس کی طرف بڑھ گئی

باقی سب لوگ بھی ان کے پیچھے تھے خضر نے بس میں چڑھنے سے پہلے مڑ کر حور کو دیکھا اور مسلسل روتے ہوئے اپنا بازو زین کے ہاتھ سے چھڑا رہی تھی۔ خضر کی نظر زین پر پڑی تو زین اسی کو دیکھ رہا تھا، اس کے ہاتھ کی گرفت حور کے بازو پر مزید مضبوط ہو گئی اور وہ حور کو وہاں سے لے کر کمرے میں چلے گیا۔

خضر تھکے ہوئے انداز میں بس میں چھوڑا اور بس وہاں سے روانہ ہو گئی

"حور میری بات سنو"

وہ بالکل بے قابو ہو رہی تھی اسے زین کی کسی بات کا اثر نہیں ہو رہا تھا وہ مسلسل زین کے ہاتھوں سے اپنا بازو چھڑانے کے لئے کبھی اس کے ہاتھ پر زور زور سے مار رہی تھی اور ناخنوں سے اس کے بازو نوچ رہی تھی وہ مسلسل زور زور سے چیخیں جا رہی تھی۔

"اپنے یہ پاگل پن کے مظاہرے بند کرو حور، نہیں تو تمہیں یہ سمجھانے میں مجھے دو منٹ نہیں لگیں گے کہ میں تم سے بڑا پاگل ہو" زین نے اسے وان کرتے ہوئے کمرے میں لا کر اسے بیڈ پر پٹا۔

مگر وہ اٹھ کر دوبارہ زین کی طرف بڑھی اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی اپنے رد عمل کا اظہار کرتی زین نے ایک ہاتھ سے اس کے دونوں بازو قابو میں کئے اور دوسرے ہاتھ سے حور کے گال پر ایک تھپڑ رسید کیا۔۔۔

حور کے منہ پر پڑنے والے تھپڑ نے حور کی بولتی بند کردی اور وہ وہی ساکت ہو گئی حور آنکھیں پھاڑ کر بے یقینی کے عالم میں سامنے کھڑے ہوئے شخص کو دیکھ رہی تھی

"اگر اب دوبارہ تمہارے ہاتھ چلے یا زبان چلی تو دونوں کاٹ کر پھینک دوں گا"

زین اسکو دھمکتا ہوا کمرے کا دروازہ بند کر کے وہاں سے چلے گیا اور حور گرنے کے انداز میں نیچے بیٹھ گئی

تھوڑی دیر بعد ان لوگوں کو وہاں سے نکلتا تھا۔ زین اشعر اور بلال کی طرف آیا

"ان لوگوں کو یہاں سے نکلے ہوئے پندرہ منٹ ہو گئے ہیں اب ہم لوگوں کو بھی نکلتا چاہیے"

اشعر نے زین کو دیکھتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے تم لوگ گاڑی نکالو میں حور کو لے کر آتا ہوں"

زین حور کے کمرے کی طرف گیا تو وہ فرش پر ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی اسے حور پر ہاتھ اٹھانے کا افسوس ہوا اس

لئے لہجے میں نرمی لاتے ہوئے بولا

"چلو حور اٹھو اب ہمیں بھی چلنا ہے"

وہ حور کے پاس آیا اور اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا

جیسے وہ ابھی اس کا ہاتھ تھام کر اٹھ کھڑی ہوگی حور نے ایک نظر اس کو دیکھا اور اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو انور کر کے آگے بڑھ گئی۔ زین ہاتھ جیکٹ کی جیبوں میں ڈال کر اس کے پیچھے چلنے لگا

باہر گاڑی میں اشعر اور بلال بیٹھے ہوئے تھے گاڑی اسٹارٹ کی ہوئی تھی وہ شاید ان دونوں کا ہی انتظار کر رہے تھے۔ گیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا حور نے کھلے ہوئے گیٹ کو ایک لمحہ دیکھا اور پھر بنا سوچے باہر کی طرف دوڑنا شروع کر دیا

وہ تیز ہوتی سانسوں اور تیز ہوتی دھڑکن کے ساتھ تیزی سے اس سنان سڑک پر بھاگ رہی تھی۔ اسے راستوں کا علم نہیں تھا بس اسے یہاں سے نکلنا تھا اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔۔۔ لیکن اب اس کی ہمت جواب دے گئی تھی اور پاؤں بری طرح دکھ چکے تھے لیکن اس نے ہمت نہیں ہارنی تھی۔ اس کی آنکھوں کے آگے بار بار اندھیرا آ رہا تھا مگر اسے یہ موقع نہیں گنونا تھا۔۔۔ اچانک کوئی اسکے سامنے آیا اور وہ اس چٹان نما چیز سے ٹکرا کر گر گئی اچانک اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تاریخ میں جاتے ہوئے دماغ کے ساتھ جو آخری بات اس کو یاد تھی وہ یہ کہ اس کا بے ہوش وجود دو مضبوط بازوؤں کی گرفت میں ہے

آج تانیہ یونیورسٹی نہیں گئی تھی فضا کیلے ہی یونیورسٹی سے گھر آرہی تھی اچانک ایک بائیک تیز رفتار سے بالکل اس کے سامنے آکر رکی وہ ایک دم اچھل کے دور بھٹی

"کیا ہوا ڈر گئیں تھی"

بلال ہیلمٹ اتارتا ہوا اس سے پوچھ رہا تھا

"تو ڈرنے کی ہی بات تھی اگر میں بھٹی نہیں تو بائیک تم نے میرے اوپر چڑھا دینی تھی"

فضا نے گھور کر اس سے کہا

"میں ابھی کے ڈرنے کی بات نہیں کر رہا میں تو اس دن کی بات کر رہا ہوں"

اس نے دوبارہ ہاتھ سے پلس بنا کر فضا کے سر کا نشانہ لیا

"تو کیا نہیں ڈرنا چاہیے تھا"

فضا نے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا

"چلو آؤ بیٹھو گھر چھوڑ دو"

بلال نے کہا

"نہیں تم یہ جو خطرناک کام کر رہے ہو وہ چھوڑ دو"

فضا نے اسی کے انداز میں جواب دیا

"ثانیہ بتا رہی تھی تم تین چار دن سے گھر نہیں آئی"

بلال نے اس کی بات کو انور کرتے ہوئے کہا

"کیا تم نے میرا انتظار کیا"

فضا نے بغور بلال کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا

"فضول میں شروع مت ہو جایا کرو سیدھی طرح اگر چلنا ہے تو بیٹھ جاؤ"

بلال نے سنجیدگی سے کہا

فضا لمبا سانس کھینچ کر بلال کے پیچھے بانک پر بیٹھ گئی

اشعر اپنے روم میں بیٹھا کر کٹ دیکھ رہا تھا شازیہ (می) اندر آئیں

"اے می"

اشعر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

"ہاں بیٹا میں ہی آؤں گی تمہیں تو فرصت ہی نہیں تھوڑی دیر ماں کے پاس بھی آکر بیٹھ جاؤ"

انہوں نے بیٹھتے ہوئے اشعر کی خبر لی

"ایسی بات تو نہ کریں جب میں گھر آیا تو آپ اس وقت سو رہی تھیں مجھے ڈسٹرب کرنا اچھا نہیں لگا"

اشعر نے وضاحت دی

"یہ تم دو دن سے غائب کہاں تھے"

شازیہ کا ابھی بھی اشعر کے کان کھینچنے کا ارادہ تھا

"بس می دوستوں کے ساتھ پکنک کا پروگرام بن گیا تھا وہیں پر تھا"

اشعر نے ٹی وی کا والیوم سلو کرتے ہوئے کہا

"اشعر اب تم اپنی لائف کو لے کر بالکل سیریز ہو جاؤ تم نے بہت عیاشیاں کر لی ہیں جاب ڈھونڈو کوئی کب تک
بھائی کما کر بھیجتا رہے گا، کل کو اس کی بھی شادی ہو جائے گی ساری زندگی تو تمہیں کما کر نہیں کھلائے گا"
انہوں نے آج اچھی طرح لیکچر دینا ضروری سمجھا

"کیا می آج آپ کا میری کلاس لینے کا ارادہ ہے"
اشعر نے منہ پھلاتے ہوئے کہا

"تو کیا مجھے ابھی بھی نہیں لینا چاہیے تمہاری کلاس کب سے تمہاری اسٹڈیز کمپلیٹ ہو گئی ہے اور تمہارا ابا لی پن
ہی ختم نہیں ہو رہا"
انہوں نے اچھی خاصی اشعر کی درگت بنائی

"اچھا نہ ڈھونڈ لوں گا جاب بھی بس اب ناراض نہ ہوں"
اشعر لاڈ سے ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا

**

ظفر مراد اپنی فیملی کے ساتھ گھر پہنچے سب ابھی تک شاک کی کیفیت میں تھے۔ ظفر مراد کو ابھی تک یقین نہیں آ رہا تھا ان کا اتنا نقصان ہو گیا ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کل کے لڑکے شاہ زین کو گولی سے اڑا دے۔ اسماء رو رو کے اب تھک گئی تھی، خضر اور اسماء بھی اپنے اپنے نقصان کا سوچ رہے تھے۔ تھوڑی بہت مطمئن تھی وہ فاطمہ تھی وہ حیران تھیں اور خوش بھی جو کانا حور کی شکل میں ان کی زندگی میں آ گیا تھا وہ خود ہی راستے سے ہٹ گیا

**

بلال فضا کو چھوڑ کر گھر پہنچا تو رضیہ خالہ (ثانیہ کی ساس) آئی ہوئی تھیں

"السلام علیکم خالہ کیسی ہیں آپ"

بلال ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

"جیتے رہو تم سنا کیسے ہو اور کہاں غائب ہو بیٹا"

انہوں نے پیار کرتے ہوئے بولا اور اپنے پاس بٹھایا

"جی خالہ کام کے سلسلے میں گیا ہوا تھا آپ سنائیں اسجد بھائی کیسے ہیں"

(خالہ کے بیٹے) جو کہ ثانیہ کاشوہر بھی تھا بلال نے اس کے بارے میں پوچھا

"ہاں بیٹا اسجد ٹھیک ہے بس اسی کے سلسلے میں آئی تھی"

انہوں نے بات کا آغاز کیا

"میری بہن حیات ہوتی تو میں یہ بات ان سے کرتی بھائی صاحب بھی بس۔۔۔ اللہ انہیں زندگی دے اب تم ہی ہو بہنوں کے لئے ماں باپ کی جگہ اس مہینے اسجد کے سعودیہ سے واپس آنے کا ہو رہا ہے تو میں چاہتی ہوں نکاح تو ہو اوا ہے کیوں نہ سادگی سے شادی کر دی جائے۔ تم بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤ"

وہ چپ ہوئیں انہوں نے رائے لینی چاہی

"خالا ابو کے بعد آپ میری بڑی ہے جو آپ کو بہتر لگے ہو کریں"

بلال نے سعادت مندی سے جواب دیا

حالات اتنے بہتر نہیں کہ مگر اب اتنے بدتر بھی نہیں تھے جو اپنی بہن کی شادی نہ کر سکے

وہ سو رہی تھی اس کو اپنے پیٹ پر دباؤ سا محسوس ہوا جیسے کوئی بھاری چیز اس کے پیٹ پر رکھی ہو۔ آنکھیں کھلنے پر اس کی نظر چھت پر گئی یہ کون سی جگہ ہے اس نے اپنے دماغ پر زور ڈالنا چاہا۔۔۔ سر گھما کر دیکھا تو اس کی نظر اپنے برابر میں لیٹے ہوئے زین پر گئی جو اس کے بہت قریب لیٹا ہوا تھا اور اس کا ہاتھ حور کے پیٹ پر تھا حور کی آنکھیں خوف سے پھیلی اور وہ ایک زوردار چیخ "آآآآآآآآ" اٹھائی۔

خود وہ اچھل کر بیڈ سے نیچے گری اور اس کی چیخوں سے زین کی آنکھ کھل گئی۔ وہ ہڑبڑاتا ہوا اٹھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا پھر اس کی نظر نیچے گری حور پر پڑی

"تم وہاں نیچے کیا کر رہی ہوں"

زین نے نیند سے بھری آنکھوں میں حیرت سمائے ہوئے، بیڈ سے اٹھتے ہوئے حور کی سائیڈ پر آتے ہوئے کہا

"تم میرے پاس کیا کر رہے تھے"

حور نے خوف زدہ ہو کر پوچھا وہ ابھی بھی اسی پوزیشن میں نیچے بیٹھی ہوئی تھی

"کیا کر رہے تھے۔۔۔ کیا مطلب؟ میں تو سو رہا تھا"

زین نے حور کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا

"دور رہو مجھ سے"

وہ بدک کر پیچھے ہٹی۔

"دور۔۔۔۔۔ وہ کس خوشی میں شوہر ہو تمہارا پورا پورا حق رکھتا ہوں تم پر"

زین نے حور کو جتانے والے انداز میں باور کرایا

"گن پوائنٹ پر نکاح کر رہے تم نے، میں اس زبردستی کے رشتے کو نہیں مانتی ہوں"

اج حور کو پہلے کی بانسبت اس سے خوف محسوس نہیں ہوا بے خونی سے بول کر وہ اٹھنے لگی

جبھی زین نے حور کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا وہ توازن برقرار نہ رکھ سکی اور زین کے اوپر گری

"زبردستی کی ہی صحیح رشتہ تو ہے نہ تمہارا میرا۔ ماننا تو پڑے گا لازمی، نہیں تو منانا مجھے اچھے سے آتا ہے"

زین نے حور کی کمر کے گرد اپنے دونوں بازو حائل کر دیے اور حور کو مزید خود سے قریب کر کے کہا
اب وہ اس کی گردن پر جھک رہا تھا حور نے اسکے حصار سے نکلنے کی کوشش کی تو زین نے گھیرا مزید تنگ کر دیا اور
اپنے لب حور کی گردن پر رکھ دیے

حور بری طرح تڑپ اٹھی اور زین کے سینے پر ہاتھ مار کر اس بٹانے لگی۔ زین اسے مزید پریشان کرنے کا ارادہ
ترک کر کے اٹھ کھڑا ہوا کمرے سے نکلنے سے پہلے یہ جتنا نہیں بھولا

"مجھے یقین ہے اب تم کبھی بھی ہمارے رشتے کی حقیقت کو ماننے سے انکار نہیں کرو گی"

حور شاک کی کیفیت میں وہی بیٹھی رہی اس کا چہرہ لال ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ شرم کے مارے یا ضبط کے مارے یہ
اس بھی نہیں سمجھ آیا

"میں کیسے اس سے نڈر ہو کر بات کر رہی تھی، اب تو مجھے زیادہ ڈرنا چاہیے اس فضول آدمی سے۔۔۔ فضول آدمی بھی نہیں اچھا خاصا فضول آدمی یہ تو"

کچن میں آکر زین نے اپنے اور حور کے لئے چائے کا پانی رکھا اور ناشتہ تیار کر کے روم میں آیا تو وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی

"آجاؤ حور شاہاش، ناشتہ کر لو"

زین نے اسے نارمل انداز میں کہا، وہ حور سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے ابھی تھوڑی دیر پہلے ان دونوں کے بیچ کچھ نہیں ہوا

"مجھے کچھ نہیں کھانا"

بھوک تو اسے بہت لگی ہوئی تھی کیوں نہ کہ کل صبح سے ہی اس نے کچھ نہیں کھایا تھا مگر اس بد تمیز شخص کے سامنے اسے اپنی آنا بھی قائم رکھنے کی

"تم اٹھ کر یہاں کرسی پر بیٹھ رہی ہو یا پھر میں آؤں"

ناشتے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر، وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ چکا تھا مگر جب دیکھا حور پر اس کی بات کا کوئی اثر نہیں ہوا۔۔۔ تو وہ اٹھنے ہی لگا حور جلدی سے اٹھ کر کرسی پر آکر بیٹھ گئی وہ یقیناً اس سے ڈر گئی تھی۔ حور کے رد عمل پر زین کو ہنسی آئی مگر اس نے چائے کا مگ چہرے کے آگے کر کے ہنسی چھپالی

"سوٹ ہارٹ یہ ناشتہ گھورنے کے لئے نہیں رکھا ہے میں نے۔۔۔ جلدی سے شروع ہو جاؤ، اچھی خاصی بڑی ہو گئی تم اور اب تو شادی شدہ بھی، یہ نخرے نہیں چلیں گے بالکل"

حور کو ویسا ہی بیٹھا دیکھ کر زین بولا

"بول تو ایسے رہا ہے جیسے پتہ نہیں کتنے نخرے اٹھاتا آرہا ہے اب تک میرے"

حور نے دل میں ہی اپنے آپ سے بولا، منہ پر کیا کہتی بولتی تو وہ اسکی بند کر چکا تھا

"شاید تمہارا یہ ناشتہ میرے ہاتھوں سے کرنے کا دل کر رہا ہے"

حور کو سوچوں میں گم دیکھ کر زین بولا



"کرتور ہی ہو"

اتنا بول کر حور آئستہ آہستہ ناشتہ کرنے لگی

وہ شاید اس کے پیٹھے رہنے سے نروس ہو رہی تھی، جانتا تھا کل سے حور نے کچھ نہیں کھایا اور وہ ابھی بھی اس کے سامنے کچھ نہیں کھائے گی اس لئے اپنا چائے گاگ لے کر باہر آگیا تاکہ وہ آرام سے ناشتہ کر لے۔ تھوڑی دیر بعد زین روم میں آیا

"میں باہر جا رہا ہوں تھوڑی دیر ہو جائے گی دروازہ باہر سے لاک ہے اس لئے کوئی بھی بیوقوفی کرنے کی ضرورت نہیں"

وہ کار کی کیز مو بائل اٹھاتا ہوا بولا

"اور اگر کوئی بیوقوفی کی تو پنشنٹ کے لئے تیار رہنا ہے"

حور کے پاس آکر اپنی دو انگلیوں سے اس کے گال چھو کر دھمکاتا ہوا باہر چلا گیا

"فضول آدمی"

وہ ڈوپٹے سے اپنا گال رگڑتے ہوئے بولی

زین کو آج بہت سارے کام تھے سب سے پہلے وہ اسپتال ناد یہ بیگم کے پاس پہنچا ہوا کافی کمزور لگ رہی تھیں۔ وہ انھیں پیار کر کے ان کے پاس ہی بیٹھ گیا ڈھیر ساری باتیں کی جب نیند کی وادیوں میں چلے گئے تو وہ وہاں سے مال گیا حور کے لئے ڈھیر ساری شانگ ضروریات کی چیزے کپڑے، بیگز، پرفیوم شوز، وغیرہ جو سمجھ میں آیا وہ لے کر بلال اور اشعر کے پاس پہنچا وہ دونوں وہاں پہلے سے ہی موجود تھے

"ہاں بھئی اب تو لوگ شادی شدہ ہو کر بزی ہو گئے ہیں اب کہاں دوستوں کے لئے ٹائم نکالے گا"

اشعر نے اس کو دیکھ کر طنز کے تیر بر سائے اور بلال نے صرف مسکرا کر ان پر اکتفا کیا

"بس فارا شروع ہو گئے تم میرے آتے ہی"

زین نے بیٹھتے ہوئے فوراً اسے گھوری سے نوازا

"آئی کی طبیعت کیسی ہے اب"

بلال نے پوچھا

"وہی سے آرہا ہوں ٹریٹمنٹ چل رہا ہے"

زین نے سر کرسی پر ٹکاتے ہوئے جواب دیا

"اب آگے کیا سوچا ہے تم نے"

اشعر نے سنجیدگی سے بات کا آغاز کیا

"اب یہ کرنا ہے کہ تم دونوں کو انسان بنانا ہے"

زین نے سگریٹ سلگاتے ہوئے ان دونوں کو بھی سلگایا

"مطلب کیا ہے تمہارا ہم تمہیں انسان نہیں لگتے"

بلال نے برا سامنہ مناتے ہوئے کہا

"انسان تو شکلوں سے ہوں، حرکتیں بھی اب انسان جیسی کرنی ہوگی۔۔۔۔۔ یہ جو کام ہم نے ایڈوینچر آور مجبوری

کے لیے کیا تھا اسے ختم کر کے اچھے بچوں کی طرح میری مدد کرو۔ بزنس اسٹارٹ کرنے میں پیسہ میں انویسٹ

کرونگا مگر مجھے اعتبار والے بندے چاہیے ہونگے اس لئے اب سب الٹے سیدھے کام ختم کر کے میرا ہاتھ بٹاؤ گے

تم دونوں۔۔۔۔۔ اور اس سے پہلے تم دونوں اٹھو ایک فلیٹ پسند آیا ہے اس کی ڈیلنگ کرنے جانا ہے"

زین نے اپنی بات ختم کرتے ہوئے ان دونوں کو بھی گھسیٹا

"سہی جا رہے ہو یعنی خود تم بگڑ گئے ہو اور اب ہم دونوں کو بھی بگاڑو گے"

اشعر معصومیت سے بولا

"نہیں اب میں خود بھی سدھر گیا ہوں اور تم دونوں کو بھی سدھا رو گا، چلو جلدی سے اٹھو گھر بھی پہنچنا ہے مجھے"

زین نے اٹھتے ہوئے کہا

زین کی آخری بات پر بلال اور اشعر نے ایک دوسرے کو معنی خیزی سے مسکرا کر دیکھا

"کیا بہت جلدی ہے گھر جانے کی"

اشعر نے زین کو چھیڑا

"ظاہری بات ہے تم لوگوں کی طرح ویلا نہیں ہو۔۔۔ اب باقی کاریکار ڈمیرا گاڑی میں کھینچ لینا"

زین نے مسکراتے ہوئے قدم آگے بڑھائیں۔ گھر کا نام لیتے ہیں اسے حور کی یاد آنے لگی پتہ نہیں کیا کر رہی ہو گی گھر پر

زین کے جانے کے بعد جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ اب گھر واپس نہیں آئے گا۔۔۔ حور ہمت کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکلی سب سے پہلے باہر کا دروازہ چیک کیا وہ واقعی لاک تھا

"بد تمیز انسان"

منہ ہی منہ میں بڑ بڑائی واپس آئی اور گھر کا جائزہ لینے لگی جو کہ زیادہ بڑا نہیں کہ تین کمروں پر مشتمل تھا صفائی اور سلیقہ نظر آرہا تھا۔ اس نے الماری درازے سب چیک کی مگر اس میں سے کوئی چابی موبائل یا کوئی ایسی چیز مل جائے جو اس کے کام آسکے جب کچھ بھی ہاتھ نہ آیا تو دوبارہ بیڈ پر لیٹ گئی لیٹنے ہی اسے صبح والا سین یاد آگیا

"گھنیا انسان، اف کیا کروں کیسے وقت گزرے گا اور جب وہ دوبارہ آجائے گا تب وقت گزارنا اور بھی مشکل ہو گا
کاش اس دیوار میں سے ہی کوئی خفیہ کا دروازہ نکل آئے جس میں سے باہر نکل کر وہ اپنی ماں کے پاس چلی جاو۔

پتہ نہیں ماما کی طبیعت کیسی ہوگی پریشان ہوگئی اللہ کیا کرو۔۔۔ دیکھے ماما آپ کی حور کی قسمت، آپ کہتی تھی حور
کا پرنس اسے لے جائے گا۔۔۔ پرنس نہیں ایک کر منل لکھا تھا آپ کی حور کی قسمت میں

بہی سب سوچتے سوچتے اس کی آنکھ لگ گئی کتنی دیر تک وہ سوتی رہی جب اس کی آنکھ کھلی تو مغرب کا وقت ہو رہا
تھا اس نے ایک نظر اپنے کپڑوں پر ڈالی جو کہ وہ تین دن سے پہنے ہوئے تھے بیزاری سے اپنے کپڑوں کو دیکھتے
ہوئے وہ وضو کے لئے واش روم چلے گئی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو واپس بیڈ پر بیٹھنے کا ارادہ کیا کچھ سوچ کر بیڈ شیٹ
درست کرنے لگی اور نے تھوڑا سا میٹرس اٹھایا

"ارے یہ کیا پٹسل"

حیرت سے دیکھا ہاتھ بڑھا کر پٹسل ہاتھ میں لی۔ اب اسے آگے کیا کرنا تھا وہ سوچنے لگی

**

بلال گھر پہنچا تو تانیہ تانیہ اور فضائیں تانیہ کی شادی کی شاپنگ دیکھ رہی تھی کی شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی
تینوں ہر دوسرے دن بازاروں کے چکر لگا رہی تھیں اور کچھ نہ کچھ خرید کے لے آتی

"ارے بھائی بیٹھے میں کھانا لے کر آتی ہوں"

تانیہ یہ کہہ کر اٹھ گئی

"ابو کے روم میں ہوں وہی لے کر آ جانا بلال نے اک نظر فضا پر ڈالتے ہوئے تانیہ سے کہا

"ابو تو سو گئے ہیں یہی بیٹھے جائے ناں دیکھیں نہ ہم نے کیا کیا شوپنگ کی ہے"

تانیہ اک اک چیز بلال کو دکھانے لگی

"تانیہ کافی دیر ہو گئی ہے اب میں چلتی ہوں"

فضا نے تانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"اکیسے کیسے جاو گی گلی میں سناٹا ہو رہا ہو گا رک جاو بھائی چھوڑ کر آجائیں گے"

تانیہ نے شاپنگ بیگز سمیٹتے ہوئے کہا

2"گلی چھوڑ کر ہی تو گھر ہے میرا کوئی مسئلہ نہیں ہے ایسا بھی کوئی سناٹا نہیں ہو رہا"

فضانے دوبارہ جانے کے لئے پرتولے

"صحیح کہہ رہی ہے تانیہ بیٹھ جاؤ تھوڑی دیر میں چھوڑ کر آتا ہوں"

بلال نے بولا تو فضانے ایک نظر بلال کو دیکھا اور پھر چپ کر کے بیٹھ گئی

وہ آج بلال کو چپ چپ لگی اس بات کو اپنا وہم سمجھ کر جھٹک دیا اور کھانے کی ٹرے اگئے کھسکائی

دونوں اس وقت خاموش چلے جا رہے تھے گلی میں اس وقت سناٹا تھا

"بلال تم جاب کب اسٹارٹ کرو گے"

فضا نے اچانک سوال پوچھا

"جاب ملے گی تو کروں گا"

بلال نے چھوٹے سے پتھر کو لات مارتے ہوئے کہا

"کوشش کرو گے تو ملے گی نہ"

فضا نے بولا

"تمہیں کیا پتہ میں کتنی کوشش کرتا ہوں اور تمہیں کیا میری جاب کی ٹینشن ہو رہی ہے"

بلال نے اکتا کر پوچھا

"اس لئے کہ میرا رشتہ آیا ہوا ہے اور وہ لوگ مجھے پسند کر کے چلے گئے ہیں"

فضا نے راستے میں رکتے ہوئے بولا

"تو-----کیا مسئلہ ہے اگر پسند کر کے چلے گئے اور رشتہ بھی اچھا ہے تو"

فضا کی بات سن کر بلال بھی ایک پل کو کچھ نہیں بول سکا اور قدم روک لئے مگر پھر اپنے تاثرات چھپاتے ہوئے بولا

"کیا مسئلہ ہے----تمہیں نہیں پتہ کہ کیا مسئلہ ہے بلال"

فضا نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا

"دیکھو فضا اگر رشتہ تمہارے گھر والوں نے پسند کیا ہے تو وہ اچھا ہی ہو گا، اس سے بیڑا واپس تمہارے لئے اور

کوئی نہیں ہو سکتا ماں باپ اپنی اولاد کے لئے بہتر ہی سوچتے ہیں"

بلال نے فضا کو سمجھانا چاہا

"مجھے معلوم ہے کہ میرے لئے کیا بہتر ہے بس تم جاب ڈھونڈو جلدی سے اور رانیہ باجی سے بات کرو کہ وہ میرے امی ابو سے بات کریں"

فضا نے اس کو دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا ہے نہ تمہیں پتہ ہے نہ میرے پاس جاب نہیں ہے دو بہنیں بیمار باپ کس منہ سے رانیہ باجی سے بات کرو"

بلال نے اسے دوبارہ سمجھانا چاہا

"میں ایڈجسٹ کر لوں گی بلال تمہاری ذمہ داریاں ہم دونوں مل کر بانٹ لیں گے تمہارا انتظار بھی کروں گی مگر تم رانیہ باجی سے کہو کہ امی ابو سے بات کریں نہیں تو امی ابو اس رشتے کے لئے ہر طرح سے راضی ہیں"

فضا نے بے بسی سے بولا

"تم بے وقوفی والی باتیں نہیں کرو فضا رانیہ باجی کے بات کرنے سے کیا ہو گا تمہارے پیرنٹس ایک اچھی جگہ سے آئے ہوئے رشتے کو انکار کر کے، ایک ایسے شخص سے تمہاری شادی کریں گے جس کے اوپر ذمہ داریوں کا انبار ہے اور جاب تک نہیں ہے"

بلال اب غصے میں بولا

"تم رانیہ باجی سے بات کرنے کو کہو امی ابو کو منانا میرا کام ہے"

فضا ابھی تک اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی

"تم بچوں جیسی باتیں مت کرو فضا جب دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں ہوتی تو محبت و جت سب جھاگ کی طرح بیٹھ جاتی ہے"

بلال نے تلخی سے کہا

"یعنی تم کچھ نہیں کرو گے"

فضا نے دکھ سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"میں نے نہ کبھی تم سے محبت کے دعوے کیے ہیں نہ تمہاری طرف پیش قدمی کی ہے میری مجبوریوں کو"

بلال نے اب تخیل سے اسے سمجھانا چاہا

"ارے بھاڑ میں گئی تمہاری مجبوریاں مرو تم"

فضا نے بلال کی بات کاٹی اور غصے میں اس کے سینے پر ہاتھ مار کے آگے بڑھ گئی

بلال وہیں کھڑا اسے بے بسی سے دیکھتا رہ گیا

**

رات کے دس بج رہے تھے جب گھر کی طرف گاڑی زین نے پارک کی، کھانا وہ باہر سے ہی پیک کروا کے لے آیا تھا حور کیلئے کی ہوئی شاپنگ کے بیکز تھامے وہ گھر میں داخل ہوا، سارے شاپرز کو ٹیبل پر رکھ کر وہ روم میں داخل ہوا

حور پر نظر پڑتے ہی وہ بری طرح ٹھٹھا کا کیوں کہ حور کے ہاتھ میں اس کا پلسل تھا جس کا رخ زین کی طرف تھا۔

حور کے ہاتھ میں زین کا پلسل تھا اور وہ زین کی طرف رخ کئے ہوئے کھڑی تھی۔ زین ایک لمحے کے لئے ٹھٹھا کا لیکن دوسرے ہی پل اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جیسے وہ فوراً چھپا گیا اسے وہ سین یاد آگیا جب پہلی واردات میں بلال اور اس کے ہاتھوں میں چاقو تھے اور ان دونوں کے ہاتھ کانپ رہے تھے، بالکل ویسے ہی اس وقت حور کے ہاتھ بھی بری طرح کانپ رہے تھے اور ماتھے پر سردی کے موسم میں بھی ننھی ننھی پسینے کی بوندیں نمایاں ہو رہی تھیں

"تم دنیا کی شاید پہلی بیوی ہو جو شوہر کے گھر آنے پر اسکا ویکم پلسل دکھا کے کر رہی ہوں"

زین نے مسکراتے ہوئے قدم آگے بڑھائے

"وہی رک جاوور نہ میں فائر کر دوں گی، تم ایسے ہی دیکم کے قابل ہوں اور یہی ڈیزف کرتے ہو تم"

حور نے اپنا لچہ مضبوط بناتے ہوئے بولا

زین کے قدم آگے بڑھانے پر وہ اپنے قدم پیچھے کی طرف اٹھانے لگی جبکہ اس کا رخ زین کی طرف تھا

"جو میں ڈیزف کرتا ہوں آج وہ میرے پاس ہے شاباش بہت ہو گیا پٹل دو مجھے"

زین نے مزید قدم آگے بڑھائیں

"تم آگے کیوں بڑھے جا رہے ہو وہیں رک جاؤ میں واقع فائر کر دوں گی"

اب کہ حور کے لچے میں بے چارگی کا غصہ شامل تھا

"سویٹ ہارٹ یہ کوئی toy نہیں ہے ضد نہیں کرو مجھے دو یہ پٹل"

وہ حور کو بچوں کی طرح سمجھتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا

"تم میری بات مان کیوں نہیں رہے ہو جاو جا کہ باہر کے دروازے کو لاک کھولو پلیز"

اب وہ اس کی منتیں کر رہی تھی

"تم مجھے خود سے پٹل دے دوں گی تو میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا ورنہ سوچ لو پھر۔۔۔۔۔"

قدم آگے بڑھاتے ہوئے زین نے اپنے ہاتھ بھی آگے کیے اور ساتھ میں وان بھی کیا

"مجھے پلیز جانے دو گیٹ کھولو باہر کا ورنہ میں واقعی۔۔۔"

ابھی حور کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی زین نے آگے بڑھ کر پھرتی سے پلسل اس کے ہاتھ سے لے لی اور حور کے قدم وہی تھم گئے کیونکہ پیچھے دیوار کی وجہ سے وہ مزید پیچھے نہیں ہو سکتی تھی

اب حور کو مزید ٹھنڈے پسینے آنے لگے اور ساتھ ہی اپنی بزدلی اور بے وقوفی پر غصہ بھی آنے لگا۔ زین اس کے مزید قریب آیا حور تقریباً دیوار سے چسکی ہوئی کھڑی تھی زین نے ایک ہاتھ جس میں پلسل تھی دیوار پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے حور کے ماتھے کا پسینہ صاف کیا

"میں نے کہا تھا نا کوئی بیوقوفی نہیں کرنا ورنہ پنشنٹ ملے گی"

وہ بہت غور سے حور کو دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہہ رہا تھا

حور نے ڈر کے مارے اپنی آنکھیں بند کر لی زین نے بغور اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے اس کے رخسار چھوئے، زین کی اس حرکت پر وہ مزید خود میں سمٹ گئی اور نچلا ہونٹ اپنے دانتوں میں دبالیبا بے ساختہ زین کی نگاہ اس کے تل پر پڑی زین نے مزید جھک کر اپنے ہونٹ اس کے تل پر رکھ دیے۔۔۔۔۔ حور پوری جان سے لرز گئی اس نے زین کو پیچھے کرنا چاہا تو زین میں دوسرا ہاتھ حور کی کمر کے گرد حاہل کر دیا جبکہ پلسل والا ہاتھ ہنوز دیوار پر ٹکا ہوا تھا تل سے ہونٹوں تک کا فاصلہ طے کرنے میں اسے ایک سیکنڈ لگا۔۔۔ حور نے زین کی شرٹ دونوں ہاتھوں سے پکڑ لی۔۔ حور کے احتجاج کرنے پر زین کی گرفت اور مضبوط ہو گئی۔۔۔ ضبط کی شدت سے

حور کی آنکھوں میں پانی آگیا اس نے ایک جھٹکے سے زین کو دور دھکیلا اور وہ پیچھے ہٹ گیا۔ حور لمبی لمبی سانسیں لیتی رہی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس دیوار کے اندر گھس جائے، حور کا چہرہ بری طرح سرخ ہو رہا تھا زین نے اس کے چہرے کا رنگ اور ایکسپریشن دلچسپی سے دیکھے

"مجھے امید ہے آئندہ تم ایسی حرکت کرنے سے پہلے دس دفعہ سوچو گی، ورنہ تم مجھ سے کسی بھی قسم کی توقع کر سکتی ہوں"

زین یہ کہتا ہوا دروازے سے اپنے کپڑے لے کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ واپس آیا تو حور ابھی تک نظریں جھکا کر اسی پوزیشن میں دیوار کے ساتھ چپکی ہوئی کھڑی ہوئی تھی

زین نے تھوڑی دیر پہلے والے واقعے کا اثر زائل کرنے کے لئے خود سے ہی بات کا آغاز کیا

"حور جاو صوفے پر شاپنگ بیگز رکھے ہیں تمہارے لئے شاپنگ کر کے لایا ہوں۔۔۔۔۔ خاص تجربہ نہیں ہے مجھے لیڈیز کی شاپنگ کا اس لئے جو سمجھ میں آیا لے لیا جو بھی کوئی کمی بیشی ہوگئی ہو تو بتا دینا"

زین نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے حور سے کہا

حور نے اس کو لینا کر دیکھ کر کمرے سے باہر نکلنے میں ہی اپنی عافیت جانی

"اف میں تو اسے فضول انسان سمجھتی تھی یہ تو اچھا خاصا چمچورا انسان ہے"

وہ دل ہی دل میں اس کو نئے لقب سے نوازتی ہوئی کمرے سے چلے گئی، دل میں اس لئے بولا اگر یہ لفظ اس کے کانوں میں پڑ جاتے تو حور کو توقع تھی وہ مزید چھچھور پن کا مظاہرہ کرنے میں دیر نہیں لگاتا

دوسرے روم میں صوفے پر بہت سارے شاپنگ بیگز پڑے ہوئے تھے اور کوئی کام نہیں تھا تو وہ ایک ایک شاپنگ بیگ کھول کر دیکھنے لگی اندر سات آٹھ مختلف رنگوں کے ریڈی میٹ ڈریسز، شوز، لیڈیز بیگ، برش، پرفیوم اور مختلف استعمال کی چیزیں جسے دیکھ کر وہ ایک دفعہ پھر سرخ ہو گئی

"فضول آدمی۔۔۔ لیڈیز شاپنگ کا تجربہ نہیں ہے تو یہ حالت ہے"

"حور کیچن میں شاپرز میں کھانا رکھا ہوا ہے یہی نکال کر لے آؤ"

زین کے کمرے میں اچانک آنے پر وہ بوکھلا کر چیزیں واپس شاپر میں ڈالنے لگی، وہ وہاں سے کچن میں چلی گئی کھانا لے کر آئی تو وہ سارے بیگز ایک جگہ پر رکھے ہوئے وہ وہی بیٹھا ہوا تھا

"بیٹھو حور کھانا شروع کرو"

زین نے پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے کہا

"میں بعد میں کھاؤں گی"

وہ آہستہ آواز میں منمنائی

"چپ کر کے بیٹھو نہیں تو"

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ بیٹھ گئی اور پلیٹ میں چاول نکالنے لگی۔

حور کی نظر اپنی پلیٹ پر جھکی ہوئی تھی وہ بہت نروس ہو کر نیوالے منہ میں ڈال رہی تھی جب زین کی نظر اس کے چہرے پر پڑی جہاں اک ننھا سا چاول کا دانہ اس کے ہونٹوں کے پاس لگا ہوا تھا زین آگے ہاتھ بڑھا کر وہ چاول کا دانہ ہٹایا اور ٹشو سے حور اس کا منہ صاف کیا

حور نے چونک کر زین کو دیکھا کوئی بھولی ب سری یاد اس کے دماغ میں آئی زین نے اس کا چہرہ دیکھا اور دوبارہ کھانا شروع کر دیا

برتن دھو کر وہ روم میں آئی تو زین اس کی چیزوں کے لئے پورشن خالی کر رہا تھا

"یہاں ایڈجسٹ کر لو اپنی چیزیں"

یہ کہہ کر وہ سگریٹ لائٹر لے کر روم سے باہر نکل گیا جب واپس آیا تو حور سب سامان رکھ چکی تھی

"کام ختم ہو گیا تو لائٹ آف کر دو حور"

زین نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا

"میں کہاں لیٹوں گی"

زین کی بات سن کر حور کو اپنے سونے کی فکر ہونے لگی تو بے ساختہ پوچھنے لگی

"یہ اتنی جگہ تمہارے لیے کافی نہیں ہے"

اس طرح پوچھنے پر وہ زین کو اور زیادہ پیاری لگی تو زین نے بیڈ پر ہی اپنے برابر میں اشارہ کرتے ہوئے بولا

"یہاں!! نہیں نہیں میں دوسرے روم میں جا کر صوفے پر سو جاؤں گی"

حور نے آنکھوں کو پھیلاتے ہوئے کہا جیسے زین اسے اپنے پاس نہیں بلکہ جنگل میں کسی شیر کے پاس سونے کے لئے کہہ رہا ہو

"ٹھیک ہے صوفے پر سو جاؤ مرضی ہے تمہاری۔۔۔ لیکن اگر وہاں پر کچھ محسوس ہو تو پلیز مجھے مت اٹھانا میں بہت تھک گیا ہوں"

زین کے اس طرح کہنے پر حور کا تکیہ کی طرف بڑھتا ہوا ہاتھ وہی تھم گیا اور وہ خوف سے اسے دیکھنے لگی۔ اپنی بات مکمل کر کے زین نے اپنا ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیا تھا

"مطلب کیا محسوس ہو گا کیا ہے وہاں پر"

حور نے ہکلاتے ہوئے پوچھا

"نہیں کچھ خاص نہیں بس ایسے ہی آدھی رات کو فیل ہوتا ہے جیسے کوئی چل پھر رہا کچن میں برتنوں کی آوازیں آتی ہیں۔۔۔۔ مگر تم بے فکر ہو وہ چیز کسی کو نقصان نہیں پہنچاتی ہیں ظاہری بات ہے میں اتنے عرصے سے یہاں رہ رہا ہوں مجھے تو آج تک نقصان نہیں پہنچایا"

زین نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر سنجیدہ تاثر لیے ہوئے کہا

اس کی بات سن کر حور کی رونے والی شکل ہو گئی جسے دیکھ کر زین کی ہنسی چھوٹنے والی تھی لیکن وہ ضبط کر گیا "مجھے پتہ ہے ایسا ویسا کچھ نہیں ہوتا ہے تم مجھے ڈر رہے ہو"

اس نے تکیہ سینے سے لگاتے ہوئے کہا جیسے وہ زین سے زیادہ اپنے آپ کو سمجھا رہی ہوں کہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہوتا

"مجھے کیا ضرورت ہے تمہیں ڈرانے کی تم نے پوچھا تو میں نے بتا دیا۔ آرام سے سو جا و صوفے پر اور روم کی لائٹ بند کر کے چلی جانا پلیز"

زین نے دوبارہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"حد سے زیادہ بد تمیز انسان ہے یہ آدمی"

وہ دل ہی دل میں سوچتی ہوئی سست قدموں سے لائٹ بند کر کے روم سے چلی گئی

اچھی طرح روم اور کچن کا جائزہ لیتے ہوئے کہ کچن کا دروازہ بند کر کے وہ روم میں آگئی اور صوفے پر لیٹ گئی۔۔۔
آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر پھونکا اور آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔۔۔۔۔ بار بار اس کے کانوں میں زین کے
الفاظ گونج رہے تھے

"اف اللہ جی میں کہا بھنس گئی ہو۔۔۔۔۔ دو دو جن ہیں اس گھر میں۔۔۔۔۔ یا اللہ میری حفاظت کر"

اس کی آنکھوں میں آنسو آئے، آنسو صاف کر کے چادر کو سر تک اوڑھ لیا۔ مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی
شام میں بھی سو گئی تھی شاید اس لئے اور خوف کی وجہ سے بھی اس کو نیند نہیں آرہی تھی
جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اس کا خوف مزید بڑھ رہا تھا۔ کہیں دور باہر سے گاڑی کے ٹائر چرچرائے اور کتوں کے
بھونکنے کی آوازیں آنے لگیں۔

بس یہی حور کا ضبط ختم ہوا اور وہ تکیہ سینے سے لگائے دوڑ کر زین کے کمرے میں گئی، سوتے ہوئے زین کے سینے
پر اپنا منہ چھپا کر لیٹ گئی۔ حور کی اس حرکت پر زین کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آگئی

صبح زین کی آنکھ کھلی تو حور اسی پوزیشن میں زین کے سینے پر سر رکھ کر سو رہی تھی زین کو رات والا منظر یاد آیا تو
اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی اس نے حور کا سر تکیہ پر رکھا، چہرے پر آئے ہوئے بال پیچھے ہٹائے، ایسے
بلیںکٹ اڑاتا ہوا روم سے باہر نکل گیا

**

اشعر اپنی گاڑی میں گزر رہا تھا جب اسے یونیورسٹی کے پاس کسی گڑبڑ کا احساس ہوا شاید یونیورسٹی میں کوئی ہنگامہ وغیرہ ہوا تھا اس لیے اسٹوڈنٹ کا کافی رش دکھائی دے رہا تھا۔ دور سے ہی اس کی نظر تانیہ پر پڑی جسے دیکھ کر وہ فوراً پہچان گیا اشعر نے تانیہ کے قریب گاڑی روکی۔

"السلام علیکم کیسی ہیں آپ"

اشعر نے گاڑی کی ونڈو سے جھانک کر پوچھا

"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں"

تانیہ بھی اس کو پہچان گئی تھی جواب دے کر وہ روڈ پر دیکھنے لگی

"میں بلال کا دوست ہوں ہم اس دن شاپنگ مال میں ملے تھے"

اشعر سمجھا تانیہ نے اسے پہچانا نہیں ہے جبھی اپنا دوسری ملاقات کا تعارف کراتے ہوئے بولا

"جی میں آپکو پہچان گئی وہ دراصل آج فضا نہیں آئی ہے میرے ساتھ۔۔۔ اتفاق سے موبائل بھی گھر پر ہی رہ گیا ہے میرا، اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو آپکے موبائل سے میں بلال بھائی کو کال کر لو"

اس نے پریشان ہوتے ہوئے اپنا مسئلہ بتایا

"جی شیور کیوں نہیں"

آشعر نے بلال کا نمبر ملایا اور تانیہ کے ہاتھ میں موبائل تھما دیا

تانیہ بلال سے بات کرنے لگی اور پھر اس نے موبائل آشعر کے ہاتھ میں دے دیا

"ہاں بلال بولو"

آشعر نے موبائل کان پر لگاتے ہوئے کہا

"یار میں یہاں ضروری کام سے پھنسا ہوا ہوں اگر تمہیں کوئی پرالہم نہ ہو تو تانیہ کو گھر چھوڑ سکتے ہو حالات ٹھیک نہیں ہیں آئی تھنک وہاں پر"

بلال نے بولا

"تم فکر نہ کرو پریشان مت ہوں میں تمہاری سسٹر کو ڈراپ کر دیتا ہوں"

اشعر نے کہا اور کال ڈسکنٹ کر دی

"آپ پلیز بیٹھ جائے میں آپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں بلال بڑی ہے شاید"

اشعر نے کار کالاک کھلتے ہوئے کہا

"جی شکریہ"

تانیہ گاڑی میں بیٹھ گئی

دونوں کے درمیان طویل خاموشی رہی اور گھر آگیا

"بہت بہت شکریہ آپ کا"

کار سے اترتے ہوئے تانیہ نے کہا

اشعر کار آگے بڑھالے گیا

بلال گھر پہنچا تو تانیہ اور تانیہ کے ساتھ ساتھ فضا بھی بیٹھی ہوئی تانیہ کی جبین کی چیزیں پیک کر رہی تھی وہ بڑے دنوں بعد آج اسے نظر آئی تھی

"تانیہ میں چلتی ہوں دیر ہو رہی ہے بلال کا منہ میٹھا ضرور کروانا"

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں ہے اپنے گھر چلی گئی

تانیہ مٹھائی کی پلیٹ لے کر بلال کے سامنے آئی بلال نے سوالیہ نظروں سے تانیہ کو دیکھا

"فضا کی بات پکی ہو گئی ہے اور دو مہینے بعد اس کی شادی ہے"

تانیہ نے پر شکوہ نظروں سے بلال کو دیکھتے ہوئے کہا

تانیہ کی بات سن کر بلال کے دل کو کچھ ہوا اور وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گیا

**

حور کی آنکھ کھلی تو وہ گھر میں اکیلی تھی زین باہر جا چکا تھا

"آخر کہا گیا ہو گا یہ بد تمیز انسان۔۔۔ کل بھی پورا دن باہر گزرا کر رات میں آیا تھا اور ابھی پھر گھر سے

غائب۔۔۔۔۔ تانی ہوئی ہو گی کسی پرنسپل اور آتا ہی کیا ہے اسے لوگوں کو ڈرانے اور دھمکانے کے علاوہ۔۔۔۔۔

اف اللہ جی، کس موالی کے ساتھ میری قسمت پھوٹ گئی، دنیا میں یہی آخری انسان رہ گیا تھا میرا شوہر بننے کو،

اوپر سے اتنا چھچھورا، بے ہودگی میں تو اس نے شاید پی ایچ ڈی کیا ہوا ہے۔۔۔۔ کیوں اس فضول انسان کو سوچ کر میں اپنا دل جلا رہی ہوں"

اپنے آپ سے باتیں کر کے وہ خود ہی سر جھٹک کر اٹھ گئی۔ دوبارہ پورے گھر کا جائزہ لیا اور اپنے لیے ناشتہ بنایا اور کچھ کرنے کو نہیں تھا گھر کی صفائی کر کے فارغ ہو گئی۔ اپنے کپڑوں کو دیکھ کر احساس ہوا کہ اب انہیں بدل لینا چاہیے یہی سوچ کر اس نے وارڈروب سے ایک ڈریس نکالا اور باتھ لینے چلے گی۔۔۔۔ پنک کلر کا ڈریس بالکل اس کے ناپ کا تھا، بس گلا تھوڑا گہرا تھا جس کی وجہ سے حور نے دوپٹہ پھیلا کر اوڑھا

**

تھوڑی دیر پہلے ہی خضر اسماء کو ہاسپٹل سے گھر لے کر آیا تھا حور کے جانے کے بعد اس کی طبیعت ایسی ہی تھی

"خضر حور کا پتہ چلا کہاں ہے میری بچی"

اسماء روز ہی خضر سے پوچھتی

"چچی آپ فکر نہ کریں میں حور کا جلد پتہ لگا لوں گا"

اس نے پتا نہیں ہے آسماء کو تسلی دی تھی یا پھر اپنے آپ کو

ظفر مراد اپنی نقصان پر صبر کر کے بیٹھ گئے مگر جب غصہ آتا تو خود سے عہد کرتے کے وہ زین کو چھوڑیں گے
نہیں۔۔۔۔

فاطمہ نے نوٹ کیا کہ حور کے جانے کے بعد خضر بالکل خاموش سا ہو گیا ہے انہیں اپنے گھر کے ماحول سے
اکتاہٹ ہونے لگی۔ اس لیے سوچا اپنی بہن سے ناعیمہ کے لیے بات کریں مگر اس سے پہلے انہوں نے ظفر اور خضر
دونوں کو منانا تھا

زین گھر سے نکلنے کے بعد معمول کے مطابق ہو سسپٹل پہنچا اور ناد یہ بیگم کے ساتھ وقت گزارا

فلیٹ کی ڈیل وہ کل ہیں کر چکا تھا اب حور کو لے کر اسے کل یا پرسوں میں فلیٹ میں شفٹ ہو جانا تھا اب گاڑی مطلوبہ جگہ پر لے کر جا رہا تھا جہاں پر اسے بلال اور اشعر سے ملنا تھا بلال پہنچ گیا تھا اشعر کے پہنچنے میں ابھی ٹائم تھا

"اور کیا حال ہے"

بلال نے پوچھا

"میں ٹھیک ہوں تم سناؤ خیریت ہے"

زین نے پوچھا

"ہاں میں بھی ٹھیک ہو"

بلال نے تھکے ہوئے انداز میں جواب دیا

"اچھا ٹھیک لگ تو نہیں رہے"

زین نے بغور بلال کو دیکھتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہو یا مجھے کیا ہونا ہے"

بلال نے استہزاہ منہی ہنستے ہوئے کہا

"گھر سے نکل رہا تھا صبح تو رضیہ خالا (فضا کی امی) سے ملاقات ہوئی تھی۔۔۔ وہ بتا رہی تھی کہ فضا کی بات پکی ہو گئی ہے کہیں

بلال کے دوست کی حیثیت سے اور ایک ہی محلے میں رہنے کی وجہ سے وہ زین کو بھی اچھے سے جانتی تھیں۔ رضیہ خالہ کی بات زین کے بتانے پر بلال نے سر ہلانے پر اکتفا دیکھا توڑی دیر خاموشی کے بعد

"بلال یوں منہ لٹکانے سے بہتر نہیں ہے کہ تم رانیہ باجی سے بات کرو۔۔۔ کہ وہ تمہارے متعلق فضا کے پیرنٹ سے بات کریں"

زین کے اس طرح کہنے پر بلال نے چونک کر زین کو دیکھا

"کیا کہہ رہے ہو تم میں بالکل تمہاری بات نہیں سمجھا"

بلال نے تو یہ بات کبھی اپنے آپ سے بھی نہیں کہی تھی پھر زین کو کیسے پتہ لگی وہ سوچنے لگا

"بہت اچھی طرح سمجھ گئے ہوں تم میری بات کو، زیادہ بھولا بننے کی ضرورت نہیں ہے میرے سامنے۔۔۔۔۔ میں

دوست ہوں تمہارا بلال، فضا کے لیے بے شک تمہارے لہجے میں بیزاری ہو، مگر تمہاری آنکھوں میں فضا کے

لیے پسندیدگی، میری آنکھوں سے چھپی ہوئی نہیں ہے"

زین نے اسکو سمجھاتے ہوئے کہا

"خالا خالو نے سب دیکھ بھال کر فضا کے رشتے کے لیے حامی بھری ہے۔۔۔ وہ اپنی بیٹی کا بھلا ہی چاہیں گے اس

کے لئے اچھا سوچیں گے۔ میں ویسے بھی محبت و حبت کے چکروں میں پڑھنے والا انسان نہیں ہوں فضا اچھی ہے

مجھے پسند بھی ہے مگر ایسی پسند نہیں کہ زندگی اس کے بنا گزر نہ سکے"

بلال نے اپنا لہجہ نارمل رکھتے ہوئے زین کو بولا وہ یہ بات زین کو نہیں اپنے آپ کو بھی سمجھ آ رہا تھا

"یعنی وہ تمہیں اتنی پسند ہے کہ اسے کسی دوسرے کے ساتھ دیکھ کر سب سہ لوگے"

زین نے بھی اسی کی طرح نارمل انداز اختیار کیا

"زین پلیز"

بلال نے شکوہ بھری نظر اس پر ڈالی۔۔۔ آگے بات کو جاری رکھا

"تم سب میرے حالات سے واقف ہوں میرے اوپر ذمہ داریاں ہیں، جاب نہیں ہے میرے پاس پھر بھی تم"

بلال نے بات ادھوری چھوڑی

"ہاں تو یہ کہو نا کہ ذمہ داریاں ہیں یہ کیوں کہہ رہے ہو کہ محبت نہیں ہے اس سے" زین بولا

تھوڑی دیر خاموشی کے بعد مزید بولا

"اور ذمہ داریوں کی بھی خوب کہی تم نے، ماشاء اللہ سے رانیہ باجی اپنے گھر کی ہیں ثانیہ کی اسی مہینے میں شادی ہو جانی ہے اور ثانیہ ابھی پڑھ رہی ہے اور رہی بات جاب کی تم ہر دور میں ہر مشکل میں میرے ہم قدم رہے ہو اب میں بزنس اسٹارٹ کروں گا تو مجھے اس نے بھی تمہاری رہنمائی کی ضرورت ہے تو جاب کرنے کا اپنے دماغ سے نکال دو"

اتنے میں اشعر آگیا پھر وہ تینوں اپنے بزنس سے متعلق باتوں میں مشغول ہو گئے

حور کا سارا دن ایسے ہی گزر گیا وہ بیٹھے بیٹھے بور ہو گئی۔۔۔ زیادہ اکتاہٹ ہونے لگتی تو کوئی نہ کوئی کام ڈھونڈ لیتی پھر بیٹھ جاتی پھر کچھ سمجھ میں نہیں آتا ٹی وی کھول کے بیٹھ جاتی۔۔۔ ٹی وی دیکھتے دیکھتے بھی بور ہو گئی تو اٹھیں اور کچن میں جا کر کھانا بنانے لگی، کھانا بنا کر فارغ ہوئی تو آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی بال بنا رہی تھی دوپٹہ بیڈ پر پڑا

ہوا تھا اس کے کانوں میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی جلدی جلدی بال سلجھائے اور بالوں کا جوڑا بنایا ابھی وہ پلٹی بھی نہ تھی آئینے میں زین کا عکس نمودار ہوا وہ مہوٹ سا حور کو ہی دیکھ رہا تھا

حور کو اپنا لایا ہوا سوٹ پہنے دیکھ کر خوشگوار سی لہر زین کے سینے میں دوڑ گئی بغیر دوپٹے کے حور کا سراپا، زین کے ہوش اڑانے کے لیے کافی تھا

زین کی نظروں کی تپش سے حور کو اپنا آپ جھلستا ہوا لگا اس نے آگے بڑھ کر بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھانا چاہا مگر اس سے پہلے وہ دوپٹہ اٹھاتی۔۔۔ زین نے پھرتی سے آگے ہاتھ بڑھا کر دوپٹہ اٹھالیا۔۔۔ اب زین کی آنکھوں میں شرارت کے رنگ نمایاں تھے

"کیا ہوا دوپٹہ چاہیے آکر لے لو"

وہ آنکھوں میں ہنوز شرارت اور لہجے کو معصوم بناتے ہوئے کہہ رہا تھا

اس وقت حور کا دل چاہا کہ آگے بڑھ کر اس آدمی کا سر پھاڑ دے لیکن وہ ایسا سوچ ہی سکتی تھی مجبوراً وہ آگے بڑھی۔۔۔۔۔ حور کو آگے بڑھتا دیکھ کر زین نے دوپٹے والا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔۔۔ حور نے جیسے ہی اپنا دوپٹہ تھامنا چاہا، زین نے دوپٹے والا ہاتھ اونچا کر لیا۔۔۔۔۔ زین کے ہونٹوں پر اب دل جلانے والی مسکراہٹ تھی، اور حور کا دل واقعی جل کر رہ گیا۔۔۔۔۔ حور نے اچک کر دوپٹہ لینا چاہا دوپٹہ تو اس کے ہاتھ میں کیا ہی آتا اٹنا اچکنے سے اسکے بالوں کا جوڑا کھل گیا اور پورے بال کمر پر پھیل گئے۔۔۔۔۔ حور نے خفگی سے زین کو دیکھا اس کی آنکھوں میں ابھی بھی شرارت کے رنگ نمایاں تھے۔۔۔۔۔ وہ دوپٹے اور زین دونوں پر لعنت بھیجتی ہوئی کمرے سے باہر جانے لگی

"اچھا یہ لودو پٹہ اب نو مذاق"

زین نے دوبارہ دوپٹہ حور کی طرف بڑھایا اب آنکھوں کا تاثر بھی سنجیدہ تھا، حور نے جیسے ہی دوپٹہ تھامنے کے لیے ہاتھ آگے۔۔۔۔۔ زین نے جھٹ دوپٹے والا ہاتھ موڑ کر اپنی کمر کی طرف کر لیا۔۔۔۔۔ حور نے دوبارہ اس کی آنکھوں میں دیکھا، وہ مسکراتی ہوئی آنکھوں سے اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اب حور کو رونا آنے لگا، اس سے پہلے کہ حور کی آنکھیں نم ہونے لگتی۔۔۔۔۔ زین نے فوراً دوپٹہ لے کر اس کے کندھوں پر ڈالا اور پھیلا کر اڑا دیا "مذاق کر رہا تھا سویٹ ہارٹ اتنا سیریس ہونے کی کیا ضرورت ہے"

حور نے ناراضی سے زین کی طرف دیکھا اور آئینے کی طرف بڑھ کر اپنے بال باندھنے لگی زین قریب آیا اس نے حور کے بال دوبارہ کھول دیے اور حور کو مزید اپنے سے قریب کر کے کہنے لگا

"مت باندھو انہیں کھلے ہوئے زیادہ اچھے لگ رہے ہیں"

زین نے خمار آلود لہجے میں کہتے ہوئے حور کے ہونٹوں کو فوکس کیا

"پلیز آج تو میں نے کوئی غلطی نہیں کی"

حور اس کا ارادہ بھانپ کر جلدی سے بولی

زین نے نظریں اٹھا کر حور کو دیکھا اور دل میں سوچا

"یہ قوف لڑکی میرے پیار کرنے کو بھی پنشنٹ سمجھتی ہے"

زین حور کے سر سے اپنا سر آہستہ سے ٹکرا کر دور ہوا۔ اور حور کی ہارٹ بیٹ نارمل ہو گئی

"کھانا نکالو مشاپر سے میں آتا ہوں"

زین وارڈروب سے کپڑے نکالتا ہوا کہنے لگا

"وہ آج کھانا میں نے گھر میں بنالیا تھا"

حور نے بتایا

"تم نے کھانا بنایا"

حور کی بات پر وہ حیرت سے مڑا

"سارا دن کچھ کرنے کو نہیں تھا تو اس لیے کوکنگ کر لی"

وہ نیچی نگاہیں کر کے اسے بتا رہی تھی جیسے کھانا بنانا بھی ہے کہیں اس کی غلطی میں شمار نہ ہو جائے

"او کے کھانا نکالو میں چیخ کر کے آتا ہوں"

زین کو خوشی ہوئی اسے یقین تھا وہ بہت جلد حور کو اپنی طرف مائل کر لے گا

جب زین کمرے میں آیا تو وہ ٹیبل پر حور کھانا لگا چکی تھی زین نے حور کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا ہی کھایا

"کیا تم کچھ کھنا چاہتی ہوں"

کھانے کے دوران زین نے حور کو غائب دماغی میں پلٹ میں چیخ بلاتے ہوئے دیکھا تو بولا

"کہنا نہیں پوچھنا چاہتی ہوں"

اس نے نظریں اٹھا کر زین کو دیکھا

"کیا"

زین حور سے بہت سے سوالوں کی توقع کر رہا تھا لیکن جو اس نے پوچھا تو اس پر زین کا منہ حیرت سے کھل گیا

"تمہارا نام"

دوبارہ نظروں کا رخ پلیٹ کی طرف کرتی ہوئی بولی

"تمہیں میرا نام نہیں پتہ"

زین کو حیرت ہوئی

"بھلا مجھے کیسے پتہ چلے گا تمہارا نام"

حور بولی

"تمہیں یہ نہیں پتا تمہارا نکاح کس کے ساتھ ہو رہا تھا"

زین نے دوبارہ پوچھا

"مجھے کیا معلوم اس وقت سچویشن ایسی تھی مجھے تو اپنا ہوش نہیں تھا تمہارا نام کیسے پتہ چلتا۔۔۔۔۔"

وہ افسردگی سے بولی

"واہ مسسر کیا بات ہے آپکی، چلو تین دن بعد ہی سہی آپ کو خیال تو آیا کہ شوہر کا نام جاننا چاہیے"

زین کے طنز پر وہ چپ رہی نظریں ہنوز پلیٹ پر جھکی ہوئی تھیں

"زین۔۔۔۔۔ زین نام ہے میرا"

زین نے بغور اس کو دیکھتے ہوئے کہ وہ اپنے نام پر حور کے فیس ایکسپریشن دیکھنا چاہتا تھا

وہ چونکی اور اس نے نظریں اٹھا کر زین کو دیکھا مگر کچھ بولی نہیں

"کیا ہوا تم میرے نام سے چونکی کیوں؟ کیا کوئی اور بھی زین ہے جسے تم جانتی ہوں"

زین نے ویسے ہی بیٹھے ہوئے امید سے پوچھا

"نہیں میں کسی اور زین کو نہیں جانتی"

حور جواب دے کے خاموش ہو گئی

حور کے جواب پر زین کو مایوسی ہوئی وہ واقعی اس کو بھول چکی تھی یا پھر اس سے شیر نہیں کرنا چاہتی تھی، یہ زین کو سمجھ نہیں آیا

دوسری طرف حور اس کے نام پر چونکی اسے اپنے بچپن کا دوست شاہ یاد آیا۔

"کہیں یہ شاہ زین تو نہیں ارے نہیں یہ وہ کیسے ہو سکتا ہے، میں بھی کیا سوچ رہی ہوں وہ کتنا پولا لٹ اور کس رنگ تھا ہر بات ماننے والا اور کہاں یہ۔۔۔۔۔ اس کے تو مزاج کا ہی اب تک حور کو نہیں پتہ چلا تھا شروع میں جب ملا تھا تو اس کی آنکھوں میں ایک سنجیدہ تاثر قائم رہتا تھا اور اب اس کی آنکھوں میں شرارت چھلکتی

ہے۔۔۔۔۔ خضر بھائی کے ساتھ مجھے دیکھ کر اسے کتنا غصہ آتا تھا۔۔۔ کیا پتہ کسی اور زین کے بارے میں بھی سن کر وہ غصہ کرے۔۔۔۔۔

اف شاہ پتہ نہیں اب کہاں ہو گا اسے میں یاد ہو گی بھی کہ نہیں "

وہ اپنی سوچوں میں گم اپنے آپ سے ہی باتیں کر رہی تھی اور زین اس کا چہرہ دیکھ کر یہ جانچنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے مگر وہ اندازہ کچھ بھی نہیں لگایا

حور کچن میں برتن دھو رہی تھی جب زین حور کے قریب آیا اور جھک کر کان میں کہا

"کھانا بہت ٹیسٹی بنایا تھا تم نے آج کوئی پنشنٹ نہیں ملے گی، بلکہ روم میں آکر داد وصول کر لو۔۔۔ جلدی کام ختم کر کے آؤ"

یہ کہہ کر زین کچن سے باہر نکل گیا اور حور وہی پتھر کی بنی کھڑی رہ گئی

ظفر مراد اور خضر اسٹیڈی میں بیٹھے ہوئے تھے افس کے کام کے متعلق ڈسکس کر رہے تھے۔ فاطمہ دونوں کے لئے روم میں چائے لے کر آئی

"اگر آپ دونوں بڑی نہ ہو تو میں کوئی دیر بیٹھ جاویں"۔

"آئے بیٹھے"

ظفر مراد نے فائلز بند کرتے ہوئے کہا

"مجھے آپ دونوں سے کچھ بات کرنی ہے"

انہوں نے دونوں کو چائے کا کپ تھماتے ہوئے دیکھا

"بولیں فاطمہ کیا کہنا چاہتی ہیں آپ "

خضر بھی ماں کی طرف متوجہ ہوا

"گھر کا ماحول دیکھ کر مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے ان دنوں، سارا دن آپ لوگ آفس میں ہوتے ہیں بچیاں یونیورسٹی میں ہوتی ہیں آسمان اب اپنے کمرے سے نکلتی نہیں ہے، سارا ماہم کی شادی تیاریوں میں لگی ہوئی ہے تو میں سوچ رہی ہوں کہ تمہینے کے گھر جا کر ہم خضر کے لئے ناعیمہ کا ہاتھ مانگ لیتے ہیں تاکہ اس گھر میں اور ہماری زندگی میں بھی خوشیاں آئیں "

فاطمہ نے پوری تفصیل بتا کر آخر میں اپنی خواہش سے آگاہ کیا

"امی پلیز اس مسئلہ کو یہی رہنے دیں، میں ابھی فی الحال ایسا کچھ نہیں چاہتا"

خضر سنجیدگی سے بولا

"کیوں؟ کیوں نہیں چاہتے تم ایسا آخر کب تک جوگ لیے بیٹھے رہو گے"

فاطمہ کو اندازہ تھا ظفر تو کچھ نہیں کہیں گے لیکن خضر ضرور ان کے فیصلے سے مخالفت کرے گا

"میں اپنے طور پر کوشش کر رہا ہوں حور کا پتہ لگ جائے گا جلدی"

"تو حور سے اس مسئلہ کا کیا تعلق ہے"

فاطمہ نے حیرانگی سے پوچھا

"میں حور کے علاوہ اور کسی کے بارے میں سوچ نہیں سکتا"

خضر کی بات پر ظفر مراد بھی چونکے

"حور کا نکاح ہو گیا ہے اور اب وہ اپنے شوہر کے پاس ہے خضر"

فاطمہ کا اکلوتے بیٹے کی عقل پر ماتم کرنے کا دل چاہا

"زبردستی نکاح کیا ہے اس شخص نے حور کے ساتھ، میں نہیں مانتا اس نکاح کو"

خضر نے ایک ایک لفظ چبا کر بولا

"زبردستی ہو یا پھر رضامندی سے نکاح نکاح ہوتا ہے اور حور اب کسی اور کی بیوی ہے"

اب کے ظفر نے بیٹے کو سمجھانا چاہا

خضر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔ ظفر اور فاطمہ اس کو جاتے ہوئے دیکھتے رہ گئے

بلال بیڈ پر آنکھیں موندے ہوئے لیٹا ہوا تھا جب اس کے دماغ میں زین کی باتیں یاد آنے لگیں

"کیا ٹھیک کہہ رہا تھا زین مجھے واقعی رانیہ باجی سے بات کرنی چاہیے فضا کے سلسلے میں"

یہی سوچ رہا تھا کہ فضا کا ناراض چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا۔۔۔ کتنی ناراض تھی وہ بلال سے ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی بلال سوچوں سے نکلا اور اٹھ کر دروازہ کھولا تانیہ گھبرائی ہوئی سامنے کھڑی تھی

"کیا ہوا تانیہ سب خیریت ہے"

اسے کسی انہونی کا خدشہ ہوا

"بھائی نیچے چلے ابو کے کمرے میں ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے"

تانیہ کے بولنے پر وہ ایک لمحہ بھی ضائع کئے بنا نیچے آیا

زین کی بات سن کر وہ وہی بت بنی کھڑی رہی۔۔۔ کمرے میں جانے کا سوچ کر اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے وہ بلا مقصد ہی برتن یہاں سے ہوا اٹھا کر رکھنے لگی، کینینٹ کھول کر ساری چیزیں ترتیب دینے لگی، مگر وہ کتنی دیر یہ کام کرتی جاتا تو تھا اسے۔۔۔ اس کے قدم من من بھر کے ہو گئے لمبا سانس کھینچ کر وہ کمرے میں داخل ہوئی



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور readingpoint
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعے رابطہ کریں

زین ہیڈ پر لیٹا ہوا اس سموکنگ کر رہا تھا اسے آتا دیکھ کر بولا

"مجھے تو لگاتم کچن کا ایک ایک برتن دھو کر صبح تک ہی روم میں آو گی"

اس کے طنز کو انور کر کے وہ بیڈ پر بیٹھ گئی

زین نے حور کو قریب کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما جو کہ بری طرح کپکپا رہا تھا۔ اس کی فیلنگز سمجھتے ہوئے اسے ریلیکس کرنے کے لیے بولا

"بے فکر ہو میں فل الحال تم پر کوئی حق نہیں جتاؤں گا اپنا۔۔۔ تمہیں اس رشتے کے لیے ٹائم چاہیے وہ تم لے لو۔۔۔ مگر ایک بات میری یاد رکھنا حور۔۔۔ تم میری بیوی ہو اور یہ رشتہ میرے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ہمارے درمیان میں کسی تیسرے کی مداخلت برداشت نہیں کروں گا، ہماری شادی ہو چکی ہے اس حقیقت کو جتنی جلدی ہو سکے قبول کر لو"

وہ حور کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے نرم لہجے میں حور کو کہہ رہا تھا

"میری ایک بات مانو گے پلیز"

زین کا نرم لہجہ دے کر اسے تھوڑا سا حوصلہ ہوا

"کیا بولو"

زین نے سوالیہ نظروں سے حور کی طرف دیکھا

"مجھ میری ماما سے بات کرنی ہے ان سے ملنا ہے پلیز مجھے ان سے ملو اور یا صرف میری بات کرو اور"

حور نے التجائی انداز میں زین کو بولا

"حور ابھی میرے تھوڑے کام چھننے ہوئے ہیں یہ فوراً ممکن نہیں ہے لیکن تم فکر نہیں کرو بہت جلد میں تمہاری ماما سے تمہیں ملوا دوں گا"

اپنی بات ختم کر کر وہ حور کی انگلیوں سے اپنا ہاتھ نکالتا ہوا بولا

"لائٹ بند کر دو"

زین نے لیٹتے ہوئے حور سے لائٹ بند کرنے کو کہا

حور اپنا تکیہ اٹھا کر جانے لگی جب زین نے حور کا ہاتھ پکڑا

"رشتے کو ٹائم دینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم جا کر کہیں دوسری جگہ پر لیٹ جاؤ۔۔۔ یہ ڈرامے مجھے بالکل پسند نہیں ہیں لیٹو یہی پر"

تھوڑی دیر پہلے والی نرمی اب سنجیدگی میں بدل گئی اس کو یہ دھوپ چھاؤں سامراج رکھنے والا شخص سمجھ نہیں آیا۔۔۔ اس سے پہلے کے زین کا موڈ مزید خراب ہوتا وہ جلدی سے بیڈ پر کونے میں ہو کر لیٹ گئی، زین نے حور کو کھینچ کر اپنی طرف کیا اور حور کا سر اپنے سینے پر رکھ لیا۔۔۔ انگلیاں حور کے بالوں میں چلاتا ہوا وہ بولنے لگا

"اپنا تھوڑا بہت جو بھی سامان ہے وہ پیک کر لینا کل یا پرسوں ہم دوسرے فلیٹ میں شفٹ ہو جائیں گے"

ابھی وہ بات کر ہی رہا تھا تو ایک دم باہر کا دروازہ بجا

"اس وقت کون ہو سکتا ہے"

زین اٹھتے ہوئے بولا

"بلال اس وقت خیریت"

زین نے دروازہ کھولتے ہی بلال کو دیکھتے ہوئے بولا

"یار ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے"

بلال کافی پریشان لگ رہا تھا

"دومنٹ صبر کرو میں آیا"

زین نے بلال کو کہا اور اندر جا کر اپنی گاڑی کی چابی والٹ موبائل، اٹھاتا ہوا وہ حور سے بولا

"ایک ایمر جنسی کی وجہ سے مجھے جانا ہو گا دروازہ باہر سے لاگ ہے تم بنا ٹینشن کے سو جاؤ"

حور اٹھ کے بیٹھ گئی

"مگر میں رات میں اکیسے کیسے رہو گے مجھے ڈر لگے گا"

حور نے پریشان ہو کر زین سے کہا

"ایمر جنسی ہے حور آجاؤں گا میں واپس۔۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں اور ویسے بھی تمہیں کوئی بھوت مجھ سے
چھین نہیں سکتا "

وہ اس کے گال تھپتھپاتا ہوا باہر چلا گیا

اشعر نے بیل بجائی تو دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا جیسے اندر کوئی انتظار میں ہوں کہ بیل بجائی جائے اور میں فوراً
دروازہ کھولو

"السلام علیکم کیسی ہیں آپ "

تانیہ کو دیکھ کر اشعر نے سلام کیا اور حال پوچھا جب کہ وہ اس کو ٹھیک نہ لگی آنکھیں سرخ شاید نیند سے یا پھر
رونے کی وجہ سے ہو رہی تھیں اشعر نے ایک نظر میں تانیہ کا جائزہ لیا

"وعلیکم السلام "

تانیہ کو اشعر کا چہرہ دیکھ کر مایوسی ہوئی وہ پیچھے دیکھنے لگی شاید بلال نظر آئے

"سب خیریت ہے"

اشعر نے پوچھنا تو بلال کا تھا کیونکہ وہ کافی دیر سے اس کو کال کر رہا تھا جو کہ وہ ریسو نہیں کر رہا تھا زین کو بھی کال ملائی لیکن وہ بھی ریسو نہیں کر رہا تھا اس لئے اشعر بلال کے کی طرف آگیا پر تانیہ کو اس طرح دیکھ کر اشعر نے بلال کی جگہ یہ سوال کیا

"جی بلال بھائی ابھی تک نہیں آئے ہیں انہی کا انتظار کر رہی ہوں"

اس نے اداس لہجے میں جواب دیا

"بلال کہاں پر ہے میں اسی کا پوچھنے آیا ہوں وہ میری کال ریسو نہیں کر رہا ہے"

ابو کو لے کر اسپتال گئے ہیں ابھی تک رابطہ نہیں ہوا ہے، ہم لوگ انہی کا انتظار کر رہے تھے

تانیہ نے سب تفصیل سے بتایا

"او مجھ سے تو ذکر بھی نہیں کیا بلال نے، آپ فکر نہ کریں انکل جلد ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔ ہاسپٹل کا پتہ ہے آپ کو؟

تانیہ نے گردن ہلا کر اسپتال کا پتہ بتایا

"آپ پریشان نہ ہوں میں بلال کے پاس جا کر آپ کی بات کروادیتا ہوں بلال سے اپنی "

اشعر نے تانیہ کو اداس دیکھ کر کہا

"ابھی آپ ہاسپٹل جا رہے ہیں"

تانیہ نے کچھ جھجکتے ہوئے پوچھا

"جی آپ کو کچھ بھی سمجھوانا ہے یا چلنا ہے تو بتادیں"

اشعر نے اس کی جھجک نوٹ کر کے خود ہی بولا

"جی بس میں پریشان ہو رہی تھی رات سے کوئی خبر نہیں ابو کی، اگر میں چلو"

تانیہ نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا کہیں وہ برا نہ مان جائے، یا اس کا اپنا بھائی مگر بات منہ سے نکل چکی تھی

"اگر آپ چلنا چاہتی ہیں تو آپ چلیں ویسے بھی میں وہی جا رہا ہوں"

اشعر نے تانیہ کو کشمکش میں دیکھ کر خود ہی آفر کی

"جی بس پانچ منٹ میں، میں ثانیہ کو بتا کر آتی ہوں"

"میں کار میں بیٹھ کر ویٹ کر رہا ہوں"

ثانیہ نے خالہ کو بتایا جو کہ فضا کے ساتھ رات کو ان دونوں کے پاس ہی آگئی تھی پوری رات ثانیہ ثانیہ اور فضا نے جاگ کر گزاری تھی۔۔۔ اس لیے ثانیہ کو جگانا مناسب نہیں سمجھا خالہ کو بتا کر وہ اسکارف لے کر باہر چلے گی

اشعر نے ایک نظر ثانیہ کو دیکھ کر کار کالاک کھول دیا اور کار اسٹارٹ کی۔۔۔ سگنل پر کارر کی دونوں طرف مکمل خاموشی تھی

"صاحب جی بیگم صاحبہ کے لئے گجرے لے لو صاحب"

ایک بچہ ہاتھوں میں بہت سارے گجرے لیے ہوئے کہہ رہا تھا

"بیٹا نہیں چاہیے گجرے جاؤ یہاں سے"

اشعر بیگم صاحبہ لفظ پر جھنپ گیا اور بچے کو منع کیا

"میں نے دو دن سے کھانا نہیں کھایا آج کسی نے بھی نہیں خریدے آپ خرید لو بڑی مہربانی"

اشعر نے والد سے پیسے نکال کر بچے کو دیے اتنے کے تو وہ گجرے نہیں تھے جتنے اس نے پیسے دیے بچہ خوشی سے دعائیں دینے لگا

"اللہ آپ دونوں کی جوڑی سلامت رکھے آپ دونوں کو ڈھیر ساری خوشیاں دے"

سگنل کھلا تو بچہ اشعر کے ہاتھ میں گجرے تھماتا ہوا چلا گئے

اشعر نے گجرے سمیت تانبہ کی طرف رخ کیا جو کہ اشعر کو دیکھ رہی تھی اشعر کے دیکھنے پر گجروں کو دیکھنے لگی
اشعر نے گجرے ڈیش بورڈ پر رکھ دیئے اور کار سٹارٹ کر دی

رہسپشن سے معلوم کر کے اشعر اور تانیہ روم میں پہنچے۔۔۔ بلال ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر چونک گیا

"آرے یار بڑے ہی بے مروت ہو تم دونوں مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا"

اشعر نے آتے ہی بلال اور زین دونوں کی کھپائی کی

جب کہ تانیہ سلام کر کے ابو کے پاس بیٹھ گئی جو کہ دوائیوں کے زیر اثر سو رہے تھے

"رات میں تمہیں کیا پریشان کرتا ابو کی اچانک طبیعت بگڑ گئی، زین کے ساتھ ابو کو ہو اسپتال لے آیا"

بلال نے وضاحت دی

"آپ کیسی طبیعت ہے انکل کی"

اشعر نے پوچھا

"اب تو کافی بہتر ہے اللہ کا کرم ہے"

بلال کی نظر تانیہ پر پڑی جو کہ ابو کو فکر مندی سے دیکھ رہی تھی اشعر نے بھی بلال کی نظروں کا زاویہ دیکھا اور بولا

"تم دونوں کو کال مل رہا تھا کوئی ریسپونس نہیں کر رہا تھا تمہارے گھر گنا تو ساری سچو لیشن تمہاری سسٹر سے پتہ چلی ان کو پریشان دیکھا اس لئے ساتھ لے آیا"

اشعر نے بلال کو وضاحت دینا ضروری سمجھی کہ وہ فیل نہ کرے

"یہاں پر شاید سگنل کا پرابلم ہے"

زین نے موبائل دیکھتے ہوئے گفتگو میں حصہ لیا

"زین اب تمہیں گھر جانا چاہیے تم کل رات سے یہاں پر ہوں"

بلال نے زین سے کہا

"کیسی بات کر رہے ہو مجھے کوئی پرالہم نہیں ہے ویسے بھی انکل کو شام تک ڈسٹارج کر دیں گے جب تک میں
یہیں پر ہوں"

زین نے بلال کو جواب دیا

"بلال ٹھیک کہہ رہا ہے تم کل رات سے ہو یہاں پر ہوں اب تم گھر جا کر ریٹ کرو اور ویسے بھی بھابھی انتظار کر
رہی ہو گئی گھر پر"

اشعر نے اس کو سمجھایا

زین دونوں سے ہاتھ ملا کر روم سے باہر نکلا وہ کوریڈور سے باہر نکل ہی رہا تھا اس کی نظر سامنے سے آتے ہوئے
خضر پر پڑی۔۔۔ خضر بھی زین کو دیکھ چکا تھا

"خوڑ کہاں ہے"

خضر نے ایک دم سامنے آکر پوچھا

"جہاں پر بھی ہو اس سے تمہیں سروکار نہیں ہونا چاہیے"

خوڑ کا نام خضر کے منہ سے سنتے ہی زین کی پیشانی پر بل پڑ گئے

"مجھے ہی اس سے سروکار ہونا چاہیے کزن ہے وہ میری"

خضر نے تیز لہجے میں کہا

"وہ اب تمہاری کزن بعد میں ہے پہلے وہ میری بیوی ہے یہ بات اب اچھی طرح اپنے دماغ میں بٹھا لو تم"

زین نے اس کو باور کروایا

"میں نہیں مانتا ہوں زبردستی کے اس رشتے کو اور وہ تمہیں کبھی بھی ایکسیپٹ نہیں کرے گی یاد رکھنا تم"

خضر نے جڑے بیچتے ہوئے کہا

"تمہارے یا کسی اور کے ماننے یا نہ ماننے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اور حور مجھے ایکسیپٹ کریں یا نہ کرے اس سے تمہیں فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔ راستہ چھوڑوں میرا"

زین نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا اور وہ جانے لگا

"بتاؤ حور کو کہاں چھپا کر رکھا ہے"

خضر نے اچانک زین کا گریبان پکڑ کر کہا

زین نے ایک زوردار چیخ خضر کے منہ پر مارا جو کہ خضر کے لیے غیر متوقع تھا وہ لڑکھڑا کر پیچھے گر راستے میں آتے جاتے لوگ جو ان لوگوں کو کافی دیر سے دیکھ رہے تھے ایک دم بیچ بچاؤ کروانے لگے

"آئندہ میں کبھی تمہارے منہ سے حور کا نام نہیں سنو ورنہ یہ تمہاری صحت کے لیے اچھا نہیں ہوگا اور شکر ادا کرو کہ آج میرے ہاتھ میں پلس نہیں ہے"

زین لوگوں کے ہاتھ جھٹکتا ہوا غصہ میں وہاں سے چلا گیا

اور خضر اپنے ہونٹوں پر لگا ہوا خون صاف کرنے لگا

وہ گھر پہنچا تو اسے ابھی بھی خضر کی باتیں سوچ سوچ کر غصہ آرہا تھا۔ زین کو شروع دن سے ہی خضر سے بے نام سے جلن محسوس ہوتی تھی، اپنی سوچوں میں گم جب وہ کمرے میں آیا اس کی نظر سوتی ہوئی حور پر پڑی۔۔۔۔۔

حور پر نظر پڑتے ہی ساری تھکن اتر گئی موڈ بھی فریش ہو گیا، گہری نیند میں سوتی ہوئی وہ اسے بہت معصوم لگی

اس نے جھک کر حور کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے زین کے لمس سے وہ تھوڑا سا کسمپاشی اور زین کو دیکھا

"تم آگئے واپس"

حور نے آنکھیں کھول کر کہا جن میں ابھی بھی نیند کا خمار باقی تھا

"ہاں آگیا واپس! آنا تو مجھے تھا ہی، جب کے جانے سے پہلے میں نے تم سے کہا تھا کہ میرا انتظار کرنا"

زین نے اس کا معصوم چہرہ اپنی آنکھوں میں اتارتے ہوئے بچپن میں کہی ہوئی بات کو دہرایا

"کل رات ہماری ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی مجھے اچھی طرح یاد ہے"

حور نے اپنے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے کہا

"اسی بات کا تو دکھ ہے سویٹ ہارٹ کے تمہیں کچھ بھی یاد نہیں"

اس نے حور کے برابر میں لیٹتے ہوئے کہہ

"جی نہیں! مجھے اچھی طرح یاد ہے کل رات تم نے کہا تھا کہ تم ٹینشن لیے بنا سو جاؤ"

حور نے کل رات والی بات کو یاد کرتے ہوئے کہا

"نہیں میں کل رات کی بات نہیں کر رہا میں اس سے پہلے کی بات کر رہا ہوں"

زین نے اس کے ہونٹ کے نیچے تل کو چھیڑتے ہوئے کہا

"پتہ نہیں کیا بولے جا رہے ہو تم۔۔۔ مجھے تو کچھ سمجھ میں ہی نہیں آ رہا"

حور نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

"او کے تھوڑا قریب آؤ میں سمجھاتا ہوں"

زین کو پٹری سے اترا دیکھ کر حور بری طرح ٹپٹا گئی

"نہیں مجھے کچھ نہیں سمجھنا اور میری نیند بھی پوری ہو گئی"

حور گھبرا کر اٹھنے لگی

"لیٹ جاؤ خاموش ہو کے ابھی کافی ٹائم پڑا ہے"

زین نے ڈپٹے ہوئے کہا۔ زین کو ہیروں سے ہٹ کر بننے میں زیادہ دیر نہیں لگتی تھی۔ اس نے حور کو اپنی طرف کھینچا وہ دبک کر زین کے سینے پر گرمی نیند تو اب حور کو کیا ہی آتی تھی بلکہ الٹا اس کا ذہن اچھی طرح بیدار ہو گیا۔۔۔ وہ سہمی ہوئی زین کے سینے پر سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھی

"کل رات میرے بغیر آرام سے نیند آگئی تھی تمہیں ڈر تو نہیں لگا"

وہ آنکھیں بند کئے ہوئے، ایک ہاتھ سے حور کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"کل رات میں سو گئی مجھے کوئی ڈر نہیں لگا کیونکہ یہاں کوئی جن ہے ہی نہیں"

حور نے اسے جتاتے ہوئے کہا اور تھوڑا فاصلہ اختیار کیا

"جن تو ہے یہاں پر لیکن وہ کسی کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتا بس اپنی محبوبہ کا عاشق ہے وہ "

زین نے حور کو فاصلہ قائم کرتے ہوئے دیکھا تو اس کو تنگ کرنے کے ارادے سے بولا

"تم جھوٹ بول رہے ہو مجھے پتہ ہے ایسا کچھ بھی نہیں تم صرف مجھے ڈرا رہے ہو"

حور نے برا ماننے ہوئے کہا اور اپنے تکیہ پر لیٹ گئی

"نہیں مانو میرا کیا ہے جب کسی دن رو برو سامنا ہوا تو خود ہی پتہ چل جائے گا ویسے بھی جو لوگ یقین نہیں کرتے

ہیں جنات ان کے سامنے ظاہر ہو جاتے ہیں "

زین نے مزید ڈرایا

زین کا اتنا کہنا ہی تھا، حور کی سٹی گم ہو گئی حور دوبارہ ڈر گئی اور غیر ارادی طور پر اس نے زین کے سینے پر دوبارہ سر

رکھ لیا

"تم کیا واقعی سچ کہہ رہے ہو"

حور نے رو نہی ہو کر پوچھا

"بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ بس وہ جن چاہتا ہے اس کی محبوبہ اس کے پاس رہے۔۔۔ دور نہیں جائے اس سے"

زین نے ایک ہاتھ حور کے گرد حائل کرتے ہوئے اسے مزید خود سے قریب کر لیا، دوبارہ آنکھیں بند کرتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کے بال سہلانے لگا

حور نے بھی اسکی باتوں پر غور کیے بناء ڈر کے اپنی آنکھیں بند کر لیں

خضر کو رہ کر غصہ آ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا زین اس کے سامنے آ جائے اور وہ اس کو شوٹ کر دے

"میں بھی دیکھتا ہوں تم زبردستی حور کو مجھ سے دور کر کے اپنی زندگی میں کیسے شامل کرتے ہو"

خضر نے نفرت سے سوچا

شام تک مسعود صاحب کی ہوسپٹل سے چھٹی ہو گئی تھی۔ اشعر نے گاڑی کا بیک ڈور کھول کر تو سب کو اندر بیٹھایا اور تانیہ پیچھے مسعود صاحب کے ساتھ بیٹھ گئی جب کے بلال فرنٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اشعر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے خوشگوار خوشبو نتھنوں سے ٹکرائی اشعر کی نظریں گجروں سے ہوتے ہوئے گاڑی کے مرر میں تانیہ پر پڑھی۔۔۔ تانیہ بھی مرر سے اشعر کو ہی دیکھ رہی تھی دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔۔۔ تانیہ نے نظریں جھکالیں اشعر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی اور اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی

"کیا ہو رہا ہے"

"کھانا بنا رہی تھی رات کے لیے"

حور نے جھجکتے ہوئے دھیمی آواز میں جواب دیا

"کچھ چاہئے تمہیں"

اس کے اتنے قریب کھڑے ہونے سے نروس ہو رہی تھی اس لئے خود سے ہی پوچھا

"ہاں چاہیے تو"

زین نے حور کے کندھے پر اپنی تھوڑی ٹکاتے ہوئے کہا

"چائے بنا دیتی ہوں"

حور نے اس سے پوچھا نہیں بلکہ خود ہی چائے کا کہا کیوں کہ اسے توقع تھی کہ وہ کوئی الٹا ہی جواب دے گا

"چائے نہیں تھوڑی سی چاہ چاہیے"

زین نے ہونٹوں سے اس کے گالوں کو چھوتے ہوئے کہا

زین کی اس حرکت پر حور ایک دم بدک کر پیچھے ہوئی تو حور کی پشت زین کے سینے سے ٹکرائی۔۔۔ زین حور کے

بالوں میں شیمپو کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتا رہا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ حور انکھیں بند کر کے اپنے آپ کو نارمل

کرنے لگی

"بیہودہ انسان"

حور نے زین کو دل ہی دل میں ایک اور لقب سے نوازا

**

مسعود صاحب کی خیریت پوچھنے زین بلال کے گھر پہنچا تو وہاں رضیہ خالہ (فضا کی امی) بھی موجود تھیں ان سے سلام دعا ہوئی تو باتوں ہی باتوں میں انہوں نے بتایا کہ

"فضا کے رشتے والے شادی جلد سے جلد چاہ رہے ہیں کیونکہ لڑکے کو باہر جانا ہے"

زین نے بے ساختہ بلال کو دیکھا وہ نظریں چرا کر سوتے ہوئے مسعود صاحب کو دیکھنے لگا

**

خضر ظفر مراد کے روم میں آیا

"مجھے آپ سے کچھ پوچھنا ہے"

خضر سنجیدگی سے بولا

"ہاں پوچھو کیا پوچھنا ہے"

انہوں نے اپنی توجہ خضر کی طرف مرکوز کرتے ہوئے کہا

"زین نے ہمارے ساتھ ایسا کیوں کیا ابو"

خضر نے سوال کیا

"یہ بات تم اسی سے جا کر پوچھو میں نے تو سب کی جان بچانے کے لئے اسے اتنی بڑی رقم دے دی"

انہوں نے اپنی بات کو چھپاتے ہوئے برہمی سے خضر کو جواب دیا

"مجھے ان پیسوں سے کچھ بھی غرض نہیں لیکن مجھے حور واپس چاہیے"

خضر نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا

"یاد رکھو خضر وہ حور کو ایسے ہی سب کے سامنے سے لے کر نہیں گیا۔۔۔۔۔ باقاعدہ نکاح کیا ہے اس نے حور سے، اب تمہارے لیے بہتر یہی ہے کہ اپنی ضد چھوڑو، حور کو بھول جاؤ۔۔۔۔۔ تمہاری ماں اس دن صبح کہہ رہی تھی"

انہوں نے بیٹے کے تیور دیکھتے ہوئے اسے سمجھانے کی کوشش کی

"یہ ممکن نہیں ہے ابو، حور میری ہونے والی منگیتر تھی اس نے زبردستی چھینا ہے مجھ سے حور کو۔۔۔۔۔ میں حور کو واپس اس گھر میں لا کر رہو گا"

خضر یہ بول کر رکا نہیں باہر چلے گیا

ظفر مراد اپنے بیٹے کو جاتا دیکھتے رہ گئے، وہ یہ نہیں بتا سکے کہ انہوں نے بھی ماضی میں زین اور اس کی ماں سے ان کا پیسہ اسی طرح چھینا تھا

بلال کمرے میں داخل ہوا تو فضا کو مسعود صاحب کے پاس بیٹھا دیکھ کر ٹھٹک گیا۔۔۔ وہ کافی کمزور اور بجمی بجمی دکھ رہی تھی بلال کے دل کو کچھ ہوا

"کیسی ہو"

بلال فضا کو دیکھ کر پوچھنے لگا

فضا نے تلخی سے جواب دیا

"یہ لو بھی فضا تم بھی گرم شامی کباب کھاؤ اور بتاؤ کل یونیورسٹی جانے کا ارادہ ہے کہ نہیں"

[illegible]

تانیہ کے ہاتھ سے فضا پلیٹ لیتے ہوئے بولی

تانیہ نے ایک نظر افسوس سے فضا کو دیکھا اور پھر بلال کو

"یہ لیس بھائی آپ بھی لیں آپ نے تو ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھایا"

تانیہ نے بلال کو دیکھتے ہوئے پلیٹ اس کی طرف بڑھائی

"نہیں تانیہ رہنے دو ابھی دل نہیں چاہ رہا"

بلال نے انکار کر دیا

"پر بھائی کباب تو آپ کو بہت پسند ہیں نا"

"رہنے دو تانیہ مجبور لوگوں کی کوئی پسندنا پسند نہیں ہوتی"

جواب فضا کی طرف سے آیا

بلال نے ایک شکوہ بھری نظر فضا پر ڈالی اور وہاں سے چلا گیا

**

زین حور کے ساتھ اپنے نیو فلیٹ میں شفٹ ہو گیا یہ تین بیڈرومز کا ایک فرنشڈ اور کشادہ فلیٹ تھا۔۔۔ اب اسے اشعر اور بلال کے ساتھ اپنے پلان کئے ہوئے بزنس کا آغاز کرنا تھا۔ اشعر کا بھی سرمایہ لگا ہوا تھا پارٹنرشپ کی بنیاد پر ان دونوں نے بزنس کا آغاز کیا بلال نے بھی اس میں بھرپور تعاون کیا۔ وہ تینوں اس برے کام کو چھوڑ کر اپنے نئے بزنس کو وقت دینے لگے۔ لیکن ایک آخری کام جو زین کے دماغ میں تھا وہ اسے انجام دینا تھا

**

خضر نے اپنے طور پر زین کا پتہ معلوم کروایا مگر اس کو جو ایڈریس ملا وہ اس کے پرانے گھر کا تھا تھوڑے دن پہلے ہی وہ کہیں اور شفٹ ہو گیا تھا

**

زین اسپتال سے نادیہ بیگم کو لے کر اپنے نئے فلیٹ میں آیا۔ انہوں نے حیرت سے زین کو دیکھا تو اس نے بتایا کہ اس نے اپنا بزنس اسٹارٹ کیا ہے۔ اور زین نے دوسرا سر پر ایز حور کو سامنے لا کر دیا

"یہ حور ہے اماں آپ کی بہو"

حور نے بھی حیرت سے سامنے خاتون کو دیکھا پھر زین کو۔ نادیہ بیگم نے حور کو اپنے پاس بلایا، حور تھوڑا ہچکچائی پھر زین کے اشارے پر وہ نادیہ بیگم کے پاس آکر بیٹھ گئی۔ نادیہ بیگم نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما اور ماتھے پر پیار کیا

"بہت خوبصورت ہیں میری بہو بالکل اپنے نام کی طرح"

انہوں نے اپنے ہاتھوں سے دوسونے کی چوڑیاں (جو کہ مشکل وقت میں بھی سنبھال کر رکھی تھی) اتار کر حور کے ہاتھ میں پہنائی

"یہ میں نے اب تک زین کی دلہن کے لیے سنبھال کر رکھی تھی۔ تمہیں دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے، اللہ پاک تم دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے"

انھوں نے اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دونوں کو دعادی

حور نے زین کی طرف دیکھا تو وہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ حور کو زین کی امی بہت اچھی لگی۔ حور جب سب کاموں سے فارغ ہو کر بیڈ روم میں آئی تو زین ٹیرس میں کھڑا ہوا اسموکنگ کر رہا تھا۔۔۔ حور کو دیکھ کر روم میں آیا

"اماں کیا کر رہی ہیں"

زین نے حور کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"ابھی ابھی سوئی ہیں"

حور جواب دیکھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی

"تمہاری اماں بہت اچھی ہیں"

حور نے زین سے کہا تو زین مسکرانے لگا

"اور اماں کا بیٹا؟ وہ کیسا ہے"

زین قریب بیٹھتے ہوئے بولا

حور خاموش رہی

"کیا ہوا کافی مشکل سوال پوچھ لیا میں نے"

وہ حور کے ہاتھ میں موجود چوڑی کے ڈیزائن پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے بولا

زین حور کی دلی کیفیت سمجھ سکتا تھا۔۔۔ حور کی زندگی میں اتنا اچانک زین کا آجانا، ایک نئے رشتے میں بن

جانا۔۔۔۔۔ یہ سب حور کے لئے نیا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ جو اپنے اور حور کے رشتے کو ٹائم دے رہا تھا

"تمہاری اماں ہمارے ساتھ کیوں نہیں رہتی"

حور نے اس کے سوال کو نظر انداز کر کے دوسرا سوال کیا

"ان کے ہفتے میں دو دفعہ ڈاکلیس ہوتے ہیں اور اسپتال میں اچھی کیئر بھی ہو جاتی ہے"

زین بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولا

"تمہاری اماں کو دیکھ کر مجھے میری ماما یاد آرہی ہیں"

حور نے ڈرتے ہوئے بولا کیا پتا اسے غصہ ہی آجائے

"ملو اوگا بہت جلدی ابھی تھوڑے دن صبر کر لو شیڈیول بہت بڑی چل رہا ہے"

زین نے حور کا سر اپنے سینے پر رکھتے ہوئے نرمی سے کہا

زین کو اس بات کا احساس بھی تھا کہ حور کو اپنی امی یاد آتی ہوگی مگر نیا بزنس ہونے کی وجہ سے وہ اپنے کاموں میں الجھا ہوا تھا

صبح حور کی آنکھ کھلی تو اس نے برابر میں زین کی خالی جگہ کو دیکھا، وہ فریش ہو کر نادیہ بیگم کے کمرے میں آئی۔۔۔ تو زین نادیہ بیگم کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کروا رہا تھا۔ حور کو اپنے دیر سے اٹھنے پر شرمندگی ہوئی

"یہاں کیوں کھڑی ہو ادھر آؤ یہاں بیٹھو میرے پاس"

حور کو دروازے پر کھڑا دیکھ کر نادیہ بیگم نے کہا زین نے بھی پلٹ کر دیکھا۔۔۔ حور آہستہ قدموں سے چلتی ہوئی نادیہ بیگم کے پاس آکر بیٹھ گئی، زین ناشتے کے خالی برتن اٹھا کر کچن میں چلا گیا

"میں آج بہت خوش ہوں زین کا میرے سوا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔ مگر اب تم آگئی ہوں میرے بیٹے کی زندگی میں، اس لئے میں آج مطمئن ہوں۔ اس کو کبھی بھی خود سے دور مت کرنا وعدہ کرو حور مجھ سے۔۔۔ وعدہ کرو ہمیشہ اس کے ساتھ رہوں گی اور اس کا خیال رکھوں گی"

وہ حور کا ہاتھ پکڑ کر کہہ رہی تھی حور نے ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اثبات میں سر ہلایا

وہ ان کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی مگر ساری زندگی کر منل کے ساتھ۔۔۔۔۔ جس نے اس سے زبردستی نکاح کیا ہے۔۔۔۔۔

"چلیے اماں دیر ہو رہی ہے"

زین پتا نہیں کب سے دروازے پر کھڑا ہوا تھا اس کی آواز پر حور کی سوچوں کا محور ٹوٹا

آج ثانیہ کی برات تھی حور آئینے کے آگے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔ زین کمرے میں داخل ہوا اس کی نظر حور پر پڑی وہ قریب آکر حور کا مکمل جائزہ لینے لگا۔ زین کی نظروں کی تپش سے، حور کے پھرتی سے بال بناتے ہوئے ہاتھوں کی رفتار میں کمی آگئی۔۔۔ زین نے حور کو کندھوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔ تھوڑی سے پکڑ کر چہرہ اونچا کیا دوسرا ہاتھ کمر کے گرد حائل کیا

"کیا ضرورت تھی مزید خوبصورت لگنے کی؟ اب کس کافر کا کہیں جانے کا دل چاہے گا"

وہ خمار آلود آواز میں کہتا ہوا حور کے اوپر جھکا

"زین نہیں پلیز"

حور اتنا ہی کہ سکی، زین نے اپنی شہادت والی انگلی اس کے ہونٹوں پر رکھ دی "شش"

چند لمحوں کی خاموشی کو موبائل کی آواز نے ختم کیا زین پیچھے ہٹا اور کال ریسو کی

"کیا ہوا یا رکب تک پہنچو گے"

دوسری طرف بلال تھا

"بس گھر سے نکلنے والے ہیں"

زین بلال سے بات کرتا ہوں واڈروپ سے کپڑے نکالنے لگا۔

حور نے اپنی سانسوں کی روانی بحال کی۔۔۔ اور آئینے کے سامنے کھڑی دوبارہ لپ اسٹک لگاتے ہوئے بڑبڑانے لگی

"فضول انسان نہ ہو تو"

اشعر شادی ہال میں اینٹر ہوا وہ بلال کو ہی دیکھ رہا تھا جو سے کافی دور کھڑا کسی کام میں مگن نظر آ رہا تھا۔۔۔ بلال کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگا اچانک کسی سے زوردار ٹکرا ہوئی

"اف میرے خدا کیا آنکھیں نہیں ہیں آپ کے پاس"

تانیہ جو کہ بڑے سے تھال اٹھائے چلی آرہی تھی کی طرح اشعر سے ٹکرائی اور ہاتھ سے تھام چھوٹ گیا سارے گجرے نیچے بکھر گئے۔۔۔ گجرے اٹھاتے ہوئی جب سامنے نظر پڑی تو زبان کو بریک لگ گئی

"او آپ سوری میں نے آپ کو دیکھا نہیں"

تانیہ نے گجرے اٹھاتے ہوئے بولا

"سوری آپ کو نہیں مجھے کہنا چاہیے غلطی میری تھی، دراصل میرا دھیان بلال کی طرف تھا"

اشعر بھی نیچے جھک کر تانیہ کے ساتھ گجرے اٹھاتے ہوئے بولا

وہ پچھلے دنوں کی بانسبت آج میکپ کئے ہوئی تھی مگر اسکارف اپنی جگہ، آج بھی اس کی شخصیت کا وقار بڑھا رہا تھا
گجرے جب تھال میں ڈال دیے تو تانیہ شکریہ کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی مگر اشعر اب بھی اس کے شخصیت
کے سحر میں کھویا ہوا تھا جب کسی نے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"یہاں کھڑے کھڑے کیا سو گئے ہو تم" چونک کر اس نے زین کو دیکھا جو شاید ابھی آیا تھا حور بھی اس کے ساتھ
تھی

"السلام وعلیکم بھابھی کیسی ہیں آپ"

اشعر زین سے ملنے کے بعد حور سے حال احوال پوچھنے لگا

"جی الحمد للہ میں ٹھیک ہوں"

حور نے آہستہ سے جواب دیا

"ارے تم دونوں یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو"

بلال ان دونوں کو دور سے دیکھتے ہوئے قریب آیا

"آپ کیسی ہیں بھابی آئیے آپ کو تانیہ اور رانیہ آپنی سے ملواتا ہوں"

زین اور اشعر وہیں کھڑے تھے بلال حور کو لے کر تانیہ کے پاس آیا اور حور کا تعارف کروایا

"ارے اپ زین بھائی کی وائف ہیں اتنی کیوٹ سی"

تانیہ حور سے بہت خوش دلی سے ملی اور فضا رانیہ آپنی سے بھی ملی۔۔۔ سارا وقت تانیہ نے حور کو اپنے ساتھ ساتھ رکھا، حور کو بھی تانیہ بہت پیاری لگی

"ایسے بھی کوئی اپنی بیوی کو گھور گھور کے دیکھتا ہے بھلا"

زین کی نظریں جو حور پر تھی بلال نے زین کو دیکھ کر ٹوکا

"چلو میری نظریں تو اپنی بیوی پر ہی ہیں تم یہ بتاؤ تم کس خوشی میں یہاں وہاں دیکھ رہے ہو"

زین نے فضا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بلال پر چوٹ کی

"مجھے کیا ضرورت ہے بھلا یہاں وہاں دیکھنے کی"

بلال اپنی چوری پکڑے جانے پر گڑبڑایا

"میری ایک نظر اپنی بیوی پر ہے تو دوسری نظر اپنے دوستوں پر اس لئے مجھ سے زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں"

زین نے مزید بلال پر چوٹ کی تو بلال نے چپ رہنے میں ہی اپنی عافیت جانی۔ جبکہ دوسری طرف اشعر نے اپنی نگاہیں ثانیہ سے ہٹا کر اپنے موبائل فون میں مرکوز کر کے احتیاط برتی

ثانیہ کی شادی بخیر خوش اسلوبی کے ساتھ ہوگی اور وہ رخصت ہو کر اسجد کے گھر چلی گئی

کپڑے چینج کر کے حور کی تھکن کے باعث فوراً ہی آنکھ لگ گئی۔ جبکہ زین کافی دیر تک لیپ ٹاپ پر اپنا کام کرتا رہا کافی دیر بعد اس نے اپنا لیپ ٹاپ بند کیا۔ حور کا بلنٹ صحیح کر کے وہ بھی لیٹ گیا

صبح حور کی آنکھ کھلی پہلے تو وہ چھت کو دیکھتی رہی

"آج کتنا برا خواب دیکھا ہے میں نے، اللہ پاک ماما ٹھیک ہو بس"

وہ ادا سی سے سوچنے لگی اور زین کو دیکھنے لگی

"کہا بھی تھا میری ماما سے میری بات کروادو، مگر اپنے ہی کاموں میں بڑی رہنا ہے۔۔۔ میری تو کوئی فکر ہی نہیں ہے"

حور نے شکوہ بھری نظر سوتے ہوئے زین پر ڈالی اور دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوئی

سائیڈ ٹیبل پر رکھے موبائل پر حور کی نظر گئی تو زہن میں ایک خیال سا آیا۔۔۔ کیونکہ ماما کو کال کر لی جائے ماما سے بات ہو جائے تو دل کو تسلی ہو جائے گی۔ زین تو گہری نیند میں سو رہا ہے اس کو کیا پتہ چلے گا یہی سوچ کر حور آرام سے اٹھی بلیکٹ ہٹایا اس نے دوپٹہ لینے کی کوشش نہیں کی کیونکہ وہ زین کے نیچے دبا ہوا تھا بغیر دوپٹے اور بغیر سیلپرز کے زین کے سائڈ پر آئی، آہستہ سے موبائل اٹھایا جبکہ نگاہیں زین پر تھی دے پاؤں موبائل لے کر وہ دوسرے روم میں آگئی دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے موبائل ان لاک کیا اور گھر کا نمبر ملایا دوسری طرف ٹیل جا رہی تھی مگر کوئی کال نہیں اٹھا رہا تھا

یہ جرات بھی آج اس نے صرف ماما کو خواب میں روتا ہوا دیکھ کر کی۔ دوبارہ نمبر ٹرائی کرنے کے بعد بھی کوئی رسپانس نہیں آیا تو ہمت کر کے خضر کا نمبر ملایا کیونکہ وہی اس کو زبانی یاد تھا۔ اس وقت حور بھول گئی کہ وہ کتنے

بڑے مسئلے سے دوچار ہو سکتی ہے بس یاد تھا تو ایک دفعہ ماما کی خیریت مل جائے۔۔۔ سیلسز جاتی رہی لیکن تیسری نیل پر موبائل اٹھالیا گیا

"ہیلو کون"

خضر کی آواز موبائل سے ابھری

اتنے دنوں بعد کسی اپنے کی آواز سن کے دل بری طرح دھڑکا

"کون بول رہا ہے"

آواز نہ آنے پر خضر دوبارہ بولا

"میں۔۔۔ میں بول رہی ہوں حور خضر بھا"

”تم ٹھیک ہونا حوریہ کس چیز کی آواز تھی پلیز بات کرو مجھ سے اپنا ایڈرس بتاؤ مجھے کہاں ہوں تم“

زین نے موبائل غصے کی حالت میں پوری قوت سے دیوار پہ دے مارا حور کی تو جان ہی نکل گئی زین نے حور کے قریب آکر اس کے بال مٹھی میں لئے

"کیوں کال کی تم نے خضر کو"

لال آنکھیں لیے سر دتصورات سے وہ حور سے سوال کر رہا تھا

حور کو آج اتنے دنوں بعد زین کو دوبارہ اس روپ میں دیکھ کر خوف آنے لگا اور اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا

"جواب دو"

حور کے کچھ نہ بولنے پر اس نے دوسرے ہاتھ سے حور کا منہ پکڑا اور زور سے دھماڑا

"مجھے ماما سے بات کرنی تھی"

اس طرح منہ پکڑنے سے زین کی انگلیاں حور کے گالوں میں گڑھ رہی تھی۔۔۔ دوسرے ہاتھ میں حور کے بال جکڑے ہوئے تھے، ان کی گرفت سے بھی حور، زین کے غصہ کی شدت کا اندازہ لگا سکتی تھی۔۔۔ ایسے میں جو نیچے اس کے پاؤں میں کانچ کے ٹکڑے چھ رہے تھے۔۔۔ اس کی تکلیف کا احساس زین غصے میں کبھی دب گیا

"ماما سے بات کرنی تھی تو خضر کا نمبر کیوں ملایا "

زین کی گرفت میں مزید سختی آئی

"زین پلیز چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے "

حور کی آنکھوں میں اب آنسو آگئے

اسلام علیکم!

ہمیں اپنے Blog kitabdost

<http://kitabdostpk.blogspot.be>

اور readingpoint

<http://readingpointpk.blogspot.be>

کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز

لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ

ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)

اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں

maisrasultan@gmail.com

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

"مجھے کیسے تکلیف دینے کا سوچا تم نے جواب دو؟ کیوں ملایا خضر کا نمبر"

دونوں ہاتھ نیچے کرتا ہوا اب اسے ایک بازو سے کھینچ کر بیڈ روم میں لے کر جا رہا تھا

"گھر کا نمبر نہیں مل رہا تھا اس لئے خضر بھائی کا نمبر ملا یا تھا تاکہ میری ماما سے بات ہو جائے"

حور زین کے ساتھ کھینچتی ہوئی وضاحت دیتی جا رہی تھی

"میرے منع کرنے کے باوجود تم نے کال کی دل تو چاہ رہا ہے تمہیں۔۔۔"

بیڈ روم کے دروازے تک لا کر اس نے حور کو زور سے بیڈ پر دھک دیا بات ادھوری چھوڑ کر اس کو دیکھے بغیر بیڈ روم سے باہر نکل گیا۔ ٹوٹا ہوا موبائل اٹھایا کیز لے کر وہ گھر لا کر کے باہر چلا گیا

زین کی آنکھ کھلی تو برابر میں حور کی جگہ خالی تھی۔ وہ رات کو کافی دیر سے سویا تھا نیند کا خمرا ابھی بھی آنکھوں میں تھا۔۔۔ ٹائم دیکھنے کے لئے سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ سے موبائل کا ٹوٹا موبائل وہاں موجود نہیں تھا، آنکھیں کھول کر دیکھا تو یاد آیا یہ مخصوص جگہ تھی موبائل رکھنے کی

"کہا جاسکتا ہے"

سوچتے ہوئے اٹھا دوسری روم میں گیا اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے کیونکہ موبائل حور کے ہاتھ میں تھا کہ منع کرنے کے باوجود۔۔۔۔۔ اسے احساس تھا کہ حور اپنی ماما کو مس کرتی ہوں گی۔۔۔ مگر اپنے نئے بزنس کے چکر میں وہ زیادہ ٹائم دوسری چیزوں کو نہیں دے سکتا تھا اور حور کو اس کی ماما سے ملانے یا بات کرانے کا مطلب ایک نئے چکر کو شروع ہو جانا تھا۔۔

وہ فی الحال ان لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے اس نے حور کو منع کیا تھا مگر اپنا موبائل حور کے ہاتھ میں دیکھ کر اسے ناگوار گزرا، مگر غصہ اسے جب آیا جب اس نے حور کے منہ سے خضر کا نام سنا۔۔۔۔۔ تو غصہ سے اس کی رگیں تن گئیں اور سامنے رکھا ہوا اس اسنے پوری شدت سے حور کے سامنے دیوار پر دے مارا، وہ بری طرح سہم گئی۔۔۔۔۔ مزید غصہ اسے موبائل کان لگانے کے بعد خضر کی آواز سن کر آیا۔۔۔۔۔ مزید وہ حور کو غصے میں کچھ کہتا ہے اس سے پہلے وہ گاڑی لے کر باہر نکل گیا

**

خضر اس وقت آفس کے لیے تیار ہو رہا تھا جب ایک انون نمبر سے اس کے موبائل پر کال آئی۔ نمبر جانا پہچانا نہیں لگ رہا تھا پہلے سوچا انکور کر دے مگر پھر کچھ سوچ کر کال ریسیو کر لی۔۔۔۔۔ مگر دوسری طرف حور کی آواز سن کر وہ حیرت میں ڈوب گیا آخر اتنے دنوں بعد حور کی آواز سنی تھی اسے یقین نہیں آ رہا تھا، مگر پھر بیک گراؤنڈ سے کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز آئی وہ ہیلو ہیلو کرتا رہا، مگر پھر حور کی آواز نہیں آئی۔۔۔۔۔ کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا وہ جلد سے جلد حور سے ایڈریس معلوم کرنا چاہتا تھا تا کہ وہ حور تک پہنچ سکے مگر کال ڈسکنٹ ہو گئی یا کر دی گئی۔۔۔۔۔ وہ یہ نہیں سمجھ سکا وہ ابھی بھی شک کی کیفیت میں تھا مگر کہیں اندر سے خوشی بھی تھی اس بات

کی تھی کہ حور نے اس کو کال کی اور وہ اب بھی اس کو یاد کرتی ہے۔۔۔۔۔ اب خضر کو یقیناً حور کو جلد از جلد ڈھونڈنا تھا اور اس کر منل کے پاس سے آزاد کروانا تھا

حور جو کہ زین کے بیڈ پر دھکا دینے سے ایک دم پیچھے جا گری مگر بیڈ کے بجائے سائیڈ ٹیبل کا کونہ لگنے سے اس کے سر پر خون کی ایک لکیر ماتھے سے نمودار ہوئی اور اسے اپنا دماغ سن ہوتا ہوا محسوس ہوا

زین بے مقصد سڑکوں پر گاڑی ڈرائیو کرتا رہا پھر تھوڑی دیر بعد نادیاہ بیگم کے پاس چلا گیا تھوڑی دیر بعد ان کا ڈائلیسیس ہونا تھا ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد وہ نادیاہ بیگم کے پاس آکر بیٹھ گیا باتھ تھا مے ہوئے پوچھا

"کیسی طبیعت ہے آپ کی اماں "

"میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ میری بہو کیسی ہے"

"بہو کے آتے ہی آپ بیٹے کو بھول گئیں"

حور کا نام سنتے ہی اسے تھوڑی دیر پہلے ہونے والا واقعہ یاد آیا سر جھٹک کر، وہ شرار تا کہنے لگا

"بیٹا تو میری آنکھوں کے سامنے ہیں اس لئے میں نے بہو کا پوچھا"

انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"ٹھیک ہے وہ بھی ملوانے کے لئے لے کر آؤں گا اسے کسی دن، تھوڑے دن آفس کے کاموں میں بزی ہوں"

زین نے جواب دیا

"بہت پیاری ہے حور ماشاء اللہ سے تمہیں اپنے گھر میں بستا دیکھ کر دل کو اطمینان ہے۔۔۔ کل کو اگر میں نہ رہوں تو تم اکیلے نہیں ہوں گے"

"کیسی باتیں شروع کر دی ہیں آپ نے؟؟ کہاں جا رہی ہیں آپ؟؟ سب رشتے اپنی اپنی جگہ پر لیکن مجھے ہمیشہ آپنی زندگی میں آپکی ضرورت رہے گی"

نادیہ بیگم کے ہاتھ چوم کرنے آنکھوں پر لگائے

"کوئی کسی کے ساتھ ہمیشہ تھوڑی رہتا ہے سب کو ایک نہ ایک دن تو جانا ہوتا ہے۔ حور بہت پیاری بچی ہے مجھے پتہ ہے وہ تمہیں کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑے گی اور تم بھی ہمیشہ اس کا خیال رکھنا"

کہاں ہوتے ہو خضر آج کل، ماں سے بھی بات کرنے کا ٹائم نہیں ہے تمہارے پاس"

فاطمہ بیگم نے خضر کو بیڈ روم سے نکلتے دیکھ کر شکوہ کیا

وہ آج کل رات کو کافی لیٹ گھر آ رہا تھا۔ سارہ مگنی کے بعد آب ماہم کی شادی کی تیاریوں میں لگی ہوئی تھی جبکہ آسماء نے تو اپنے آپ کو کمرے میں ہی بند کر لیا تھا۔۔۔ مگر اب اسماء کے بھائی نے ان کے پاس آنا جانا شروع کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ بال بچوں کی شادی کر کے اپنی تمام تر ذمہ داریوں سے فارغ ہو گئے تھے۔۔۔ ذمہ داریاں ختم ہوتے انہیں بھولی بھری بہن یاد آگئی۔۔۔ جسے بہت پہلے مجبوری کا نام دے کر ملنا چھوڑ دیا تھا کبھی کبھی بھائی کے آجانے تو وہ تھوڑی دیر کے لئے بہل جاتی مگر اس کے بعد پھر اپنے آپ کو کمرے میں قید کر لیتی۔ خضر یا پھر ظفر صاحب ہی انکا حال احوال کر لیتے کبھی کبھی

"امی آفس کے کام کی وجہ سے بڑی ہوں۔ آپ بتائیں طبیعت کیسی ہے آپ کی"

خضر نے ماں سے پوچھا

"طبیعت وہ کیا ہونا ہے میری۔۔۔ بس اب تم آفس کے کاموں کو ایک طرف رکھو اپنی زندگی کے بارے میں سوچو"

فاطمہ بیٹے کو دیکھتے ہوئے بولیں

"زندگی کے بارے میں ہی سوچ رہا ہوں"

خضر نے سامنے سبے ہوئے ناشتے کو دیکھ کر کرسی کھینچتے ہوئے بولا

"کیا بھلا خاک سوچ رہے ہوں میں آجکل میں تہینہ کے پاس جانے والی ہوں ممکن نائمہ کے لئے رشتے آرہے ہیں"

فاطمہ نے خضر کو اپنے ارادوں سے آگاہ کیا

"امی میں آپ کو پہلے ہی منع کر چکا ہوں، حور کے علاوہ میں کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتا"

خضر نے ناشتے سے ہاتھ کھینچتے ہوئے بولا

"تمہارے سر سے ابھی تک اس حور کا بھوت نہیں اتر ا خضر۔۔۔ اب وہ شادی شدہ ہے کسی اور کی بیوی ہے تم ابھی تک اس کے پیچھے مجنوں کی طرف پڑے اپنی زندگی کو برباد کر رہے ہو۔۔۔۔۔ کان کھول کر سن لو میں ہرگز ایسا نہیں ہونے دوں گی"

فاطمہ کو خضر کی بات سن کر پہلے حیرت ہوئی اور پھر غصہ آنے لگا

"امی میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں ناعیمہ کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیں اور رہی بات حور کی اس کا پتہ میں بہت جلد لگا لوں گا اور وہ شادی شدہ ہو یا کچھ بھی۔۔۔۔۔ مجھے اس سے غرض نہیں پڑتا۔۔۔ وہ بہت جلد اس گھر میں دوبارہ موجود ہوگی"

اپنی بات کہہ کر روکا نہیں بلکہ بغیر ناشتے کے چلے گیا

گاڑی میں بیٹھتے تو اس نے اپنے موبائل سے ایک نمبر ڈائل کیا

"ابھی میں ایک موبائل نمبر تمہیں سینڈ کر رہا ہوں جتنی جلدی ہو سکے مجھے اس کی ڈیٹیل چاہیے"

ہاسپٹل سے زین اپنے فلیٹ میں پہنچا گھر کالاک کھولا تو ساری لائٹس بند تھی۔ لائٹس آن کر کے زین بیڈروم کی طرف بڑھا وہ ابھی تک حور کی فون والی حرکت نہیں بھولا تھا۔۔۔۔۔ غصہ اب زین کا ختم ہو گیا تھا مگر وہ ناراض ہونے کا حق تو رکھتا تھا یہی سوچتا ہوا اس نے بیڈروم کا دروازہ کھولا بیڈروم کی لائٹ بھی ہنوز اف تھی۔۔۔۔۔ لائٹ آن کرتے ہیں پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا، مگر سامنے نظر پڑتے ہی وہ بری طرح ٹھٹک گیا "حور"

زین نے آگے بڑھتے ہوئے حور کو پکارا اور حور کی طرف آگے قدم بڑھائے

زین کے بارے میں ساری معلومات بمعہ ایڈریس خضر کے سامنے تھی اور خضر فاتحانہ انداز میں مسکراتا ہوا کرسی پر بیٹھا ہوا سوچ رہا تھا

"بس حور میں آنے والا ہوں"

خضر اپنی سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ اچانک اس کے موبائل پر کال آئی جو خبر اس کو دی گئی وہ فوراً افس سے دوڑتا ہوا باہر اپنی گاڑی کی طرف لپکا

"کیا سوچ رہے ہیں بلال بھائی"

وہ کسی گہری سوچ میں گم تھا جب تانیہ نے آکر اس سے پوچھا

"کچھ نہیں پانیہ کے جانے کے بعد گھر سونا سونا ہو گیا ہے"

بلال بات بناتے ہوئے بولا

"ہاں یہ بات بھی ہے"

تانیہ کے بولنے پر بلال نے چونک کر تانیہ کو دیکھا

"بھی، سے کیا مراد ہے تمہاری۔۔۔ یہی سوچ رہا ہوں اور کیا سوچوں گا"

بلال بولا

"تانیہ کو تو جانا تھا آج نہیں تو کل"

تانیہ اداسی سے بولی

"ہاں یہ تو ہے تمہاری فائل بھی اوپر آگئی ہے۔۔۔۔ ایک دن تم بھی اسی طرح اپنے گھر چلی جاؤ گی"

بلال نے آنکھوں میں شرارت لیے۔۔۔۔ پیار سے تانیہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔ بلال کو اپنی یہ بہن
بہت عزیز تھی

"میں آپ کو اور بابا کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی"

تانہ نے ناراضی سے بولا

"ابھی خود ہی تو کہہ رہی تھی جس طرح تانہ کو آج نہیں کل جانا ہے، اس طرح میری گڑیا تمہیں بھی آج نہیں تو کل جانا ہے"

وہ اسے پیار سے سمجھانے لگا

"بھائی آپ نے اپنے بارے میں کیا سوچا ہے پھر"

تانہ نے ہمت کر کے پوچھ ہی لیا

"میرا کیا ہے ابو ہیں نا میرے پاس"

وہ ادا سی چھپاتے ہوئے بولا

"بھائی فضا اب بھی آپ سے ---"

"بس تانیہ چپ ہو جاؤ بالکل --- اس کی شادی ہونے والی ہے، میں اب دوبارہ تمہارے منہ سے کوئی ایسی بات نہ سنو"

بلال نے تانیہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے کاٹ دی اور کمرے سے باہر چلے گئے
"حور"

زین آگے قدم بڑھاتا ہوا تیزی سے حور کی جانب بڑھا۔۔۔ وہ اوندھے منہ نیچے گری ہوئی تھی زین نے قریب آکر اس کو سیدھا کیا اس کے بال چہرے سے ہٹائے تو تکلیف کی ایک لہر اس کے سینے میں دوڑ گئی

"حور حور اٹھو آنکھیں کھولو پلیز"

وہ جو اس نے سوچا تھا ناراضگی کا اظہار کرے گا وہ تو ختم ہو گئی تھی اب تو اس کی جان پر بن آئی تھی اس نے حور کو بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹایا حور کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان خشک ہو چکے تھے اور ماتھے پر لگا خون بھی جم گیا تھا پاؤں بھی اس کا کالج لگنے سے زخمی تھا۔۔۔۔ حور کی حالت دیکھ کر زین کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا اسے

اپنے عمل پر، اپنے اوپر شدید غصہ آیا۔ وہ جلدی سے اٹھ کر فرسٹ ایڈ باکس لے کر آیا اور پہلے اس کے پاؤں کے زخم کو صاف کرنے لگا اور بینڈیج کی، ماتھے کے زخم کو صاف کر کے آئینٹ لگایا۔۔۔ وہ ہلکا سا کسمای زین نے اپنے لب حور کے ماتھے پر رکھ دیے۔۔۔ زین کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا

"پانی"

حور کی نقاہت زدہ آواز پر وہ اٹھا جلدی سے پانی لے کر آیا سہارا دے کر حور کو پانی پلایا حور نے آنکھیں کھول کر زین کو دیکھا اسے صبح والا واقعہ یاد آگیا۔۔۔ وہ زین سے دور ہو کر بیٹھنے لگی۔۔۔ شاید یہ ناراضگی کا اظہار تھا، یہ ڈر کا۔۔۔ مگر زین نے اس کو اپنے پاس سے دور ہوتے ہوئے دیکھ کر اسے خود سے مزید قریب کر لیا

"پلیز ایمریلی سوری"

وہ اس کو خود میں پیچے ہوئے شرمندہ لہجے میں کہنے لگا

مگر حور نے زین سے فاصلہ قائم کرنا چاہا تو زین کچھ کہے بغیر پیچھے ہوا روم سے باہر چلے گیا باہر سے کھانا اور ڈر کیا اور بیڈ روم میں ہی کھانا لے کر آیا

"حور اٹھو کھانا کھا لو شہناش"

اس نے حور کو بچوں کی طرح بہلاتے ہوئے کہا

حور ویسے ہی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر لیٹی رہی جیسے اسے زین کی آواز ہی نہ آئی ہو

"تمہاری ناراضگی میرے ساتھ ہے کھانے سے نہیں ہے کھانا کھا لو پلیز"

وہ ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر حور کے قریب بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے بولا

"میں تم سے ناراض نہیں ہوں کیونکہ ہمارے بیچ ایسا کوئی رشتہ نہیں تو ناراضگی کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے"

حور نے بناء ڈرے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"چلو تو پھر آج ایسا رشتہ بھی قائم کر لیتے ہیں مگر پہلے کھانا کھا لو"

وہ بات کو دوسرے معنوں میں لے گیا اور حور کو اٹھانے لگا

"میرے اور تمہارے درمیان صرف زبردستی کا رشتہ ہے اور دوسرا کوئی رشتہ نہیں بن سکتا"

اس نے زین کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا

"زبردستی کا رشتہ ہے تو ایسے ہی سہی، اب تم اٹھ رہی ہو یا کھانا بھی زبردستی ہی کھلاؤں۔۔۔ فوراً اٹھ جاو"

زین نے دھونس دکھانا ضروری سمجھا، کہیں کہیں پیار سے بات نہیں بنتی

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔ میں پلیز آرام کرنا چاہتی ہوں"

حور کا زہرہ برابر دل نہیں چاہ رہا تھا اس شخص کی بات ماننے کا

"ہہم۔۔۔ مجھے اندازہ ہو رہا ہے تم نخرے ہی اس لیے دکھا رہی ہوں تمہیں میرے ہاتھ سے کھانا کھانے کا دل

چاہ رہا ہے"

زین نے پلیٹ میں سالن نکالتے ہوئے کہا

نہ چاہنے کے باوجود اسے اٹھنا پڑا کیونکہ وہ جانتی تھی وہ اپنی ہی چلائے گا کھانا دونوں نے خاموشی سے کھایا

"مجھے میری ماما سے بات کرنی ہے"

جب زین بیٹھ پر برابر میں بیٹھا ہوا لیپ ٹاپ یوز کر رہا تھا کافی دیر سوچنے کے بعد حور نے بولا

"میں نے کچھ کہا ہے تم سے"

جب زین نے اس کی بات کا کوئی ریسپانس نہیں دیا تو وہ دوبارہ بولی

دل میں کہیں ڈر بھی تھا، صبح وہ اس کا غصہ دیکھ چکی تھی۔۔۔ مگر کب تک وہ اپنی ماں سے نہیں ملتی حور نے سوچ لیا
اب تو آریا پھر پار

"حور ہم اس ٹاپک پر بعد میں بات کریں گے پلیز ابھی سو جاؤ تم"

زین نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا کام وہ مکمل کر چکا تھا

"میری زندگی کا مجھ پر اتنا بھی اختیار نہیں کہ میں اپنی ماں سے مل سکوں اتنا حق تو دو مجھے"

حور نے اب غصے میں کہا

"ٹھیک ہے اگر حق کی بات ہے تو پھر تم مجھے پہلے میرا حق دو"

زین نے حور پر جھگڑتے ہوئے کہا

"یہ----یہ کیا کر رہے ہو"

حور اپنی گردن پر زین کی گرم سانسوں کی تپش سے ایک دم بوکھلائی، زین کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرنا

چاہا----

"پلیز حور اب نہیں"

زین اس کی ہلکی سی مزاحمت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے، اس کے ہاتھ اپنے سینے سے ہٹا کر اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا، وہ حور کی بے ترتیب ہوتی دھڑکنیں آسانی سے سن سکتا تھا۔۔۔ زین نے پورے استحقاق سے اپنا حق وصول کیا، زین کے جذبوں کی شدتوں کے اگے حور نے بھی اپنی ہلکی پھلکی مزاحمت ترک کر کے خود کو زین کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا

خضر کال سن کر گاڑی کی طرف بھاگا جلد سے جلد اسے ہسپتال پہنچنا تھا۔ جہاں فاطمہ کو لے کر گئے تھے ابھی صبح ہی تو ٹھیک تھی اچانک کیا ہوا اتنی طبیعت کیسے خراب ہو گئی۔۔۔ یہی سوچتے ہوئے وہ ہسپتال پہنچا ظفر مراد وہاں پہلے ہی موجود ہے

"کیا ہوا ابو کیسی طبیعت ہے امی کی"

خضر نے بے قراری سے پوچھا۔۔۔ کچھ بھی تھا وہ اس کی ماں تھی اور اسے اپنی ماں سے محبت تھی

"ٹھیک ہے طبیعت ڈاکٹر ز کہہ رہے ہیں خطرے والی بات نہیں ہے۔۔۔ بی پی ہائی ہونے کی وجہ سے حالت بگڑ گئی تھی، عبد اللہ (نوکر) نے فون کر دیا تو میں اسے ہسپتال لے کر آ گیا۔۔۔ جا جا کر مل لو"

خضر روم کی طرف بڑھا

"کیسی طبیعت ہے امی اب آپ کی؟ کیا کر لیا آپ نے اچانک"

خضر نے چیئر پر بیٹھے ہوئے پوچھا

"تمہیں کیا فرق پڑتا ہے میں زندہ رہوں یا مرو"

وہ صبح کی بات شاید اب تک دل پہ لئے ہوئے بیٹھی تھی

"آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔ ماں ہیں آپ میری، میرے لیے اہمیت کی حامل۔۔۔ کیا مجھے فرق نہیں پڑے گا"

خضر نے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"اگر اتنی ہی اہمیت ہے میری تو پھر میری بات کو بھی اہمیت دو"

فاطمہ نے پھر وہی بعد شروع کر دی

"امی یہ کوئی وقت ہے ان باتوں کا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ ڈاکٹر نے بات کرنے سے منع کیا ہے آپ کو، آپ پلیز ریسٹ کریں"

خضر کھڑکی سے باہر دیکھ کر بولنے لگا

**

اشعر کسی کام سے بلال کی طرف جا رہا تھا جب بس اسٹاپ پر ایک منظر دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ کوئی لڑکا بہت بد تمیزی سے تانیہ کا راستہ روکنے کی کوشش کر رہا تھا اور جب وہ جانے لگی تو اس کو روکنے کے چکر میں غیر ارادی طور پر تانیہ کا اسکارف کھینچا۔۔۔ وہ حلیہ سے ہی کوئی موالی ٹائپ انسان لگ رہا تھا اس لئے لوگ بھی تماشہ دیکھ رہے تھے، اشعر گاڑی سے اتر کر اس لڑکے پر مکے برسائے لگا تانیہ جو کہ پہلے ہی بہت ہراساں نظر آرہی تھی، اب باقاعدہ رونے لگی

"ابے کون ہے تو"

وہ لڑکا ایک دم پڑنے والی افتاد پر بوکھلا کر کہنے لگا

"میں جو بھی کوئی ہو، اگر تو نے اپنی ہمیشہ کا راستہ آئندہ روکا۔۔ تو سیدھے راستے سے تو اوپر جائے گا"

مزید اس کا سر گاڑی کی بوئڈ پر مارتا ہوا بولا

"تانیہ آئیے گاڑی میں بیٹھئے"

اشعر تانیہ کے پاس آکر بولا، تماشہ دیکھنے والوں کا رش کافی بڑھ گیا تھا تانیہ بھی فوراً گاڑی میں بیٹھ گئی

"آپ کو اس طرح اکیلے نہیں نکلنا چاہیے تھا"

اشعر نے ایک جگہ گاڑی روک کربات شروع کی

"میں روزِ فضا کے ساتھ یونیورسٹی جاتی ہو، مگر آج کسی وجہ سے فضا نہیں آئی اور وہ مجھے کافی دن سے پریشان کر رہا تھا مگر آج اکیلا دکھ کر۔۔۔۔۔"

تانیہ نے بات ادھوری چھوڑی

"بلال کو کیوں نہیں بتایا آپ نے"

اشعر کو ابھی بھی اس لڑکے پر غصہ آ رہا تھا اپنے غصے کو ضبط کرتے ہوئے بولا

"میں ڈر گئی تھی۔۔۔ اگر بھائی کو بتاتی تو وہ اس لڑکے کو زندہ نہیں چھوڑتے اور اگر بھائی کو کچھ ہو جاتا تو ہمارا کیا ہوتا"

"اور اگر خدا نخواستہ آپ کو کچھ ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا"

وہ بغیر سوچے سمجھے جلدی میں کیا بول گیا یہ بولنے کے بعد احساس ہوا۔ دونوں کی نگاہیں ملیں۔۔۔ مگر نیل کی آواز پر دونوں کی چونکے

"ہاں بلال بولو"

اشعر نے کال اٹینڈ کر کے کہا

"بولو کیا؟؟؟ تم یہاں آنے والے تھے نا۔۔۔ میں کب سے ویٹ کر رہا ہوں تمہارا"

بلال میں بولا

"ہاں یار بس پہنچ رہا ہوں"

اس نے تانیہ کو دیکھتے ہوئے کہا اور کال ڈسکنٹ کر دی

"چلیں آپ کو گھر ڈراپ کر دو"

اشعر نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا

"نہیں آج بہت امپورٹنٹ کلاس ہے۔ مجھے یونیورسٹی جانا ہو گا۔۔۔۔۔ میں یہاں سے چلے جاؤ گی"

تانیہ نے جھجھکتے ہوئے کہا

"اکیلے کیسے جائیں گیں آپ۔۔۔ میں آپ کو یونیورسٹی ڈراپ کر دیتا ہوں"

اشعر نے کار کا رخ یونیورسٹی کی طرف موڑتے ہوئے کہا

صبح زین کی آنکھ کھلی کافی دیر تک وہ لیٹا رہا پھر برابر میں حور کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

کل رات جو کچھ ہوا۔۔۔۔۔ فحال وہ ایسا ارادہ نہیں رکھتا تھا، اس نے خود حور کو اس رشتے کے لیے وقت دینے کا سوچا تھا وہ حور کی مرضی کے بناء ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ مگر کل رات جب حور نے اپنی ماما سے ملنے کی بات کی، پہلے تو زین نے اگنور کیا وجہ یہ نہیں کہ وہ حور کو اس کی ماما سے ملوانا نہیں چاہتا، وہ فل الحال ظفر مراد اور خضر کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ وجہ یہ بھی نہیں تھی کہ وہ ان لوگوں سے ڈرتا تھا۔۔۔۔۔ اس نے نیاز نس اسٹارٹ کیا تھا جیسے زیادہ وقت دینا تھا، بس وہ اس وقت کوئی دوسرے چکروں میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔ مگر جب حور ضد کرنے لگی اور اس نے حق کی بات کی تو زین نے سوچ لیا اپنا اور حور کا رشتہ خراب کرنے سے بہتر وہ اس کی ماما سے اس کو ملا دے۔۔۔۔۔ ظفر مراد یا خضر جو بھی کرتے ہیں، وہ بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی مگر اس سب سے پہلے اسے اپنا اور حور سے رشتہ مضبوط کرنا تھا۔۔۔۔۔ کہیں شاید اسے اندر سے اس بات کا ڈر تھا حور اپنی ماما سے ملنے کے بعد اسے نہ بھول جائے بس وہ چاہتا تھا حور کو اپنا اور زین کا رشتہ یاد رہے، حور کو اپنے ساتھ رکھنے کی یہ لاشعوری کوشش تھی۔۔۔۔۔ کچھ بھی ہوا وہ حور سے دوری افورڈ نہیں کر سکتا تھا

چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے (پری) منہ ہی منہ میں بولا فریش ہو کر کچن میں چلا گیا۔ ناشتہ لے کر آیا تو حور ابھی تک بے خبر سو رہی تھی

"اور کتنی دیر تک نیند پوری کرنے کا ارادہ ہے، میری نیند اڑا کر"

زین اس پر جھکتے ہوئے بولا حور کی آنکھ کھل گئی

رات کا سوچ کر حور کی آنکھیں شرم سے جھک گئی۔۔۔۔۔ جبکہ زین مسکراتی نگاہوں سے اس کے چہرے پر آئے
ہوئے سارے رنگ انجوائے کر رہا تھا

"گڈ مارنگ"

حور کو جب کچھ نہ سمجھ نہ آیا تو اس معنی خیز خاموشی کو توڑنے کے لئے کہا

"میری کوئی مارنگ اتنی گڈ ہو بھی نہیں سکتی، تھینکس میری مارنگ کو گڈ منانے کے لیے"

وہ حور کا ہاتھ اپنے لبوں پر لگاتے ہوئے بولا

حور کی نظریں مزید جھک گئی اس کی نظروں میں حیا کا رنگ تھا نا کہ زبردستی حق وصول کرنے کا شکوہ۔۔۔ اس بات نے زین کو اندر سے مزید اطمینان بخشا

"چلو اب بلش کرنا بند کرو اور ناشتہ کرو"

زین نے مزید اس کے لال چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا

دونوں نے ناشتہ خاموشی سے کیا، اس کے بعد زین نے حور کے پاؤں کی ڈریسنگ کی۔۔۔

"شکر ہے زخم زیادہ گہرا نہیں تھا"

زین نے دل میں سوچا ایک دفعہ پھر اپنے اوپر ملامت کرنے لگا کہ اس کی وجہ سے حور نے تکلیف اٹھائی

سارے عرصے میں بینڈیج کے دوران حور خاموشی سے زین کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔ کل رات جو اس کی زندگی میں جو تبدیلی رونما ہوئی تھی۔۔۔ بے شک اس سب میں حور کی مرضی شامل نہ ہو، مگر آج صبح اسے زین کا نیند

سے جگانا، ناشتہ کروانا اور بیڈ تچ کر نابرا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنی اس بدلتی ہوئی کیفیت کو کچھ نام نہیں دے
پارہی تھی

"اب بیڈ سے اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں، سعیدہ آکر خود صفائی کر لے گئی۔ دروازہ لاک نہیں ہے میں
افس کے لئے نکل رہا ہوں شام میں جلدی آجاؤں گا اور ہاں کھانا میں لیتا آؤں گا تم بس ریٹ کرو"
حور کے چہرے پر آئے ہوئے بال پیچھے کرتے ہوئے زین نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دئے اور آفس کے
لیے روانہ ہو گیا

حور عجیب محسوسات میں گھری ہوئی اپنی کیفیت کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی

"بی بی جی صفائی ساری کر لی ہے، میں جا رہی ہوں، آپ باہر کا دروازہ بند کر لیں"

سعیدہ کی آواز پر حور نے آنکھیں کھول کر دیکھا

"ٹھیک ہے تم جاو میں دروازہ بند کر لیتی ہوں"

حور نے دوبارہ آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی حور کو دروازہ کھلنے کی آواز آئی محسوس ہوا جیسے کہ کوئی گھر میں اندر داخل ہوا ہے۔۔۔۔۔ وہ بیڈ سے ایک دم اٹھی

"کون ہے"

کوئی قدم بڑھاتا ہوا بیڈ روم کی طرف آ رہا تھا حور گھبرا گئی

زین گھر سے نکلا تو معمول کے مطابق نادیا بیگم کے پاس گیا وہاں پر تھوڑا وقت گزار کر افس آ گیا۔۔۔۔۔ بلال وہاں پہلے ہی موجود تھا افس ورک ڈسکس کر کے زین نے بلال کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"رضیہ خالہ کا فون آیا تھا میرے پاس وہ بتا رہی تھی کہ فضا کا نکاح ہے"

زین نے بلال کو دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں پرسوں آئی تھیں گھر پر تو بتا رہی تھیں "

بلال نے میز کی سطح کو دیکھتے ہوئے جواب دیا

"ای تھنک تم غلط کر رہے ہو، اپنے ساتھ بھی اور فضا کے ساتھ بھی "

زین نے دوبارہ وہی ٹاپک شروع کیا

"لیو دس ٹاپک زین اب وقت نکل چکا ہے کچھ نہیں ہو سکتا اب "

بلال نے سنجیدہ لہجے میں فائل اپنے سامنے رکھتے ہوئے کہا

"وقت ابھی ہاتھ میں ہے بلال۔۔۔ ہم کچھ کر سکتے ہیں ابھی بھی "

زین نے چیئر سے آگے کھسکتے ہوئے کہا

"مثلاً کیا؟ کیا کر سکتے ہیں"

بلال نے فائل پر سے نظر اٹھاتے ہوئے کہا

"ہم خالہ خالو سے بات کر سکتے ہیں اور مجھے یقین ہے میں انہیں تمہارے لئے آرام سے قائل کر لوں گا"

زین نے بلال کو دیکھتے ہوئے کہا

"زین تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔ میں تمہیں بتا رہا ہوں وقت اب نکل چکا ہے۔۔۔ تماشا لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی فضا ایک اچھی لائف ڈیزرف کرتی ہے، جو اسے میرے ساتھ تو نہیں مل سکتی اس لئے میں مطمئن ہوں"

بلال نے اپنا لہجے میں بشاشت پیدا کرتے ہوئے کہا

"مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ دیکھ کر لگ رہا ہے کہ تم کتنے مطمئن ہوں"

زین نے سنجیدہ لہجے میں سر جھٹکتے ہوئے کہا

"ہیلو بڈیز کیا چل رہا ہے"

اشعر نے آتے ہی چپکتے ہوئے کہا

"کچھ نہیں تمہارا ہی ویٹ ہو رہا تھا کہاں رہ گئے تھے تم"

بلال نے پوچھا

"یار کچھ نہیں بس گھر کے کاموں میں پھنس گیا تھا"

آشعر نے اپنی ہی ترنگ میں جواب دیتے ہوئے کہا

زین خاموش نظروں سے اسی کو دیکھ رہا تھا اشعر نے زین کی طرف دیکھا

"کیا ہو گیا میرے بھائی ایسے کیوں گھور رہے ہو"

اشعر سے رہانہ گیا تو زین کو مخاطب کرتے ہوئے بولا

"دیکھ رہا ہوں آج کل تم کچھ زیادہ ہی چپک رہے ہو"

زین نے اشعر کو دیکھتے ہوئے سنجیدہ انداز میں کہا

"تو چمکنا، خوش ہونا۔۔۔ کوئی بری بات تو نہیں ہوتی نامیرے دوست"

اشعر نے گڑبڑاتے ہوئے جواب دیا

"تو اس چمکنے، خوش رہنے کی کوئی (خاص وجہ) بھی تو ہوگی نہ۔۔۔۔ دوستوں سے شیئر نہیں کرو گے یا اس (خاص

وجہ) کا میں خود ہی پتہ لگاؤ"

زین نے ٹیبل سے سگریٹ اٹھائی اور پاکٹ سے لائٹر نکالتے ہوئے کہا

"اوبھائی میرے! یہ دیکھ اور مجھے معاف کر"

اشعر نے زین کے آگے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا

"چلو یار تمہیں بھی معاف کیا۔۔۔ کیا یاد کرو گے تم بھی"

اسموکنگ کرتے ہو اپنے لیب ٹاپ پر مصروف ہو گیا

جبکہ دوسری طرف اشعر، اپنے اس دوست کے اندر کا جاسوس بیدار ہوتے ہوئے دیکھ کر محتاط ہو گیا۔ پھر خاص
وجہ (تانیہ) کا خیال آیا تو لبوں پر مسکراہٹ آگئی جسے وہ فوراً چھپا گیا

"کون؟ کون ہے" حور نے بیڈروم سے باہر نکلتے ہوئے کہا

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پوری طرح گھل گئی

"خضر بھائی آپ"

وہ بے یقینی سے خضر کو دیکھتے ہوئے بولی

"کیسی ہو حور تم اور یہ کیا ہوا ہے تمہیں"

وہ بے قراری سے اس کی طرف بڑھا اور ماتھے کو چھونا چاہا جب ہی حور دو قدم پیچھے ہوئی تو خضر رک گیا

"وہ۔۔۔ وہ میں گر گئی تھی"

حور نے اپنے ماتھے کو انگلیوں سے چھوتے ہوئے بولا

"اما کیسی ہیں خضر بھائی؟؟ وہ ٹھیک تو ہیں ناں اور گھر میں سب کیسے ہیں"

حور کو اپنی اما کے ساتھ ساتھ گھر بھی یاد آیا۔۔۔ جیسا بھی تھا ایک وقت وہاں گزارا تھا اس نے

"اسماء چاچی ٹھیک ہیں، تمہیں بہت مس کرتی ہیں۔۔۔۔ گھر میں بھی سب ٹھیک ہے، ماہم کی منگنی ہو گئی ہے شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں۔۔۔۔ سب ویسے ہی ہے بس میں کہی تھم گیا ہو"

آخری فقرہ خضر نے دل میں بولا

"ماما کو بہت مس کیا ہے میں نے۔۔۔۔ شکر ہے وہ ٹھیک ہیں آپ ان کا خیال رکھیے گا پلیز"

بہت دنوں بعد کسی اپنے کو دیکھ کر، اپنے سے باتیں کر کے اس کی آنکھیں بھر آئیں

"حور تم میرے ساتھ ابھی چل رہی ہو۔۔۔۔ میں تمہیں لینے آیا ہوں"

خضر نے حور کو روتے ہوئے دیکھ کر کہا

"میں۔۔۔۔ میں کیسے جاسکتی ہوں خضر بھائی"

حور نے اپنے لہجے میں حیرت سموتے ہوئے خضر سے کہا

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ کیسے نہیں جاسکتی ہوں تم میرے ساتھ۔۔۔ وہ تمہارا گھر ہے، جہاں میں تمہیں لے کر جا رہا ہوں، چچی انتظار کر رہی ہیں تمہارا"

خضر نے حور سے زیادہ نے حیرت میں مبتلا ہو کر، حور سے کہا جیسے وہ توقع نہیں کر رہا تھا حور سے اس بات کی



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور readingpoint
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

"آپ۔۔۔۔ آپ ابھی جائے خضر بھائی میں آو گی تھوڑے دنوں بعد ماما کے پاس، سب لوگوں سے ملنے آپ کے گھر پر"

حور نے "آپ کے گھر" کہا، شاید اس کے دماغ نے قبول کر لیا تھا کہ وہ گھر اب اس کا اپنا نہیں ہے۔۔۔ یہ گھر اس کا اپنا ہے جہاں وہ کھڑی ہے

"حور تمہیں اس شخص سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، میں آگیا ہوں اور اب وہ شخص تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا"

خضر نے حور کو سمجھانا چاہا

"میں ڈر نہیں رہی ہوں خضر بھائی، میں سچ بول رہی ہوں میں بہت جلد ماما سے اور آپ لوگوں سے ملنے آؤ گی"

حور نے جواب دیا

"حور تم کیسی باتیں کر رہی ہو، تم اس کمر منل کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہوں۔۔۔ حالت دیکھو اپنی زرہ کیا حالت بنا دی اس نے تمہاری"

حور آج اسے حیران کرنے پر تلی ہوئی تھی اس کی باتیں خضر کو شک پر شک دے رہی تھی

"وہ کمر منل اب میرا ہر بینڈ بھی ہے اور ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔۔۔ وہ تو میں گر گئی تھی اس لئے چوٹ لگ گئی ہے۔۔۔ آپ پلیز ابھی جائیں"

حور نے وضاحت دینی چاہی

"حور تم میرے ساتھ اس وقت چل رہی ہو اور یہ میں تمہیں آخری دفعہ کہہ رہا ہوں"

خضر کو اب حور پر غصہ آنے لگا

"آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ہیں خضر بھائی اور نہ ہی مجھ پر ایسا کوئی حق رکھتے ہیں۔۔۔ میں آپ سے کہہ رہی ہوں کہ میں بہت جلد گھر آؤں گی تو آپ سمجھ کیوں نہیں رہے ہیں میری بات کو"

حور تھوڑا تلخ ہو کر بولی شاید زندگی میں پہلی بار حور نے خضر سے اس لہجے میں بات کی تھی

خضر چپ کر کے حور کو دیکھتا رہا اور پھر جانے کے لئے قدم اگے بڑھائے مڑ کر واپس دیکھا

"میں دوبارہ آؤں گا"

یہ بول کر وہ رکا نہیں چلا گیا

وہ اپنے ادا کیے ہوئے لفظوں پر خود بھی حیران تھی۔۔۔ کیا ایک رات میں سب کچھ بدل گیا تھا۔۔۔ شاید ہاں؟ وہ شخص جس نے اسے زبردستی نکاح کیا، جس کے ساتھ وہ خود نہیں رہنا چاہتی تھی، بھاگ جانا چاہتی تھی اور اب

زین آج سے دروازہ لاک کر کے نہیں گیا تھا۔ تو کیا اسے بھی اندازہ ہو گیا تھا وہ اب کہیں نہیں جائے گی۔۔۔۔۔ یا شاید وہ بھی اس پر اعتبار کرنے لگا تھا۔۔۔۔۔ وہ سارا دن بس یہی باتیں سوچتی رہی، پھر اپنے شکن آلود کپڑوں پر نظر ڈال کر الماری کی طرف بڑھ گئی

[illegible]

"کیسی طبیعت ہے اب سویٹ ہارٹ"

زین نے حور کا رخ اپنی طرف موڑ کر ماتھے کے زخم کو انگلی سے چھوتے ہوئے پوچھا

"ٹھیک ہے طبیعت"

حور نے نظریں جھکائے آہستہ سے جواب دیا

"کیا کیا آج سارا دن؟ مجھے مس کیا؟"

وہ حور کی کمر کے گرد اپنے دونوں ہاتھ حائل کیے ہوئے گہری نظروں سے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

حور نے بنا کوئی جواب دیے ہوئے نظریں اٹھا کر زین کو دیکھا

"ذرا سا بھی نہیں"

وہ اب بھی دلچسپی سے مسکراتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اسی کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"میں چائے لے کر آتی ہوں"

حور نے دوبارہ پلکیں جھکائیں اور ٹیرس سے جانے لگی تو زین نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا

"رہنے دو چائے کا موڈ نہیں ہے، بغیر سویٹر کے یہاں کیوں کھڑی ہو؟ سردی لگ جائے گی اندر چلو"

وہ فکر مندی سے کہتا ہوں اسے ٹیرس سے لے آیا

حور کچن میں جا کر، منع کرنے کے باوجود چائے بنانے لگی چائے لے کر روم میں آئی تو زین ڈریس چینج کر چکا تھا

زین کو چائے کا کپ تھا کہ وہ اپنا کپ لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی

"کیسا گزرا آج کا دن"

زین نے چائے کا کپ لبوں پر لگاتے ہوئے پوچھا

"ہہم صحیح گزرا"

اس نے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے جواب دیا

"اس طرح گھر میں فارغ بیٹھنے سے بہتر ہے تم اپنی اسٹیڈیز دوبارہ شروع کر دو۔۔۔۔۔ ایڈمیشن اوپن ہو جائے تو تمہیں فارم لا کر دے دوں گا"

زین نے چائے کا خالی کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

"ایک بات پوچھوں تم سے"

حور نے سوال کیا

"پوچھو"

زین اس کو دیکھتے ہوئے بولا

"تم آج آفس جاتے ہوئے باہر سے دروازہ کیوں نہیں لاک کر کر گئے۔۔۔ اگر میں اس گھر سے چلی جاتی تو "

حور آج سارا دن خود اس سوال کا جواب ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئی تو یہ سوال اس نے زین سے پوچھ لیا

"دروازہ باہر سے اس لئے لاک کر کے نہیں گیا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ جب میں گھر آؤں گا تو تم گھر میں موجود
میرا انتظار کر رہی ہو گی"

زین ہیڈ پر حور کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا

زین کے لہجے میں یقین دیکھ کر حور اس کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔ اتنے دنوں میں آج پہلی بار حور نے زین کو غور سے
دیکھا بلاشبہ وہ ایک اچھی پرسنالٹی کا مالک تھا

"لے لیا اچھی طرح میرا جائزہ"

حور زین کی آواز پر چونکی

"نہیں میں تو بس ویسے ہی "

حور کی چوری پکڑی گئی اوپر سے اس سے بات نہیں بنی، تو وہ اچھی خاصی زروس ہو گئی

"بس ویسے ہی کیا"

اب وہ اس کے اوپر جھگتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"پلیز ہٹو مجھے رات کے کھانے کے لئے تیاری کرنی ہے"

حور زین کو پیچھے کرتے ہوئے اٹھنے لگی

"چپ کر کے بیٹھی رہو، کوئی ضرورت نہیں ہے کہ کچن میں جانے کی ڈنر آج ہم بات کریں گے "

اس سے پہلے وہ مزید اپنی چلاتا موبائل کی بیل نے اس کے کام میں خلل ڈالا زین پیچھے ہٹتا ہوا کال ریسو کرنے

لگا۔۔۔ اتنے میں حور کو موقع ملا تو وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر کاوچ پر آکر بیٹھ گئی

اس سے پہلے وہ مزید اپنی چلاتا موبائل کے بیل نے اس کے کام میں خلل ڈالا زین پیچھے ہٹتا ہوا کال ریسپو کرنے لگا۔۔۔۔ اتنے میں حور کو موقع ملا تو وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر کاؤچ پر بیٹھ گئی

"ہاں فیصل بولو کیا خبر ہے"

زین سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے بولا

دوسری طرف سے کچھ بولا جارہا تھا جو زین بہت غور سے سن رہا تھا

حور اس کو غور سے دیکھ رہی تھی

"ٹھیک ہے ابھی کے لئے اتنی انفارمیشن کافی ہے۔۔۔۔ نہیں ابھی تھوڑے دن روک جاؤ جب میں کہوں تب کام

کرنا، ابھی صرف اس پر نظر رکھو"

زین نے کال کاٹ کر کے موبائل بیڈ پر اچھلا

حور کو زین کی باتیں سن کر کچھ عجیب سا لگا۔۔۔ آج صبح والی خضر کی باتیں یاد آنے لگیں

"حور تم کیسی باتیں کر رہی ہو تم اس کر منل کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہوں"

اس کا دل بھگ سا گیا تھوڑی دیر پہلے چھایا ہوا سکوت جو ماحول ڈھاکے ہوئے تھا وہ چھناکے سے ٹوٹا

"کیا کرتا پھر رہا ہے یہ شخص۔۔۔ کیا یہ الٹے سیدھے کام چھوڑ کر راہ راست پر نہیں آ سکتا۔۔۔ پتہ نہیں کس بے چارے کی شامت آئی ہوئی ہے، جس کے پیچھے اپنا جاسوس لگا دیا نظر رکھنے کے لئے۔۔۔ کہیں اس نے میرے اوپر بھی تو نظر نہیں رکھوائی"

اس سوچ کے آتے ہی حور کو جھرجھری سی چڑی

"اگر اسے یہ پتہ چل گیا کہ آج خضر بھائی آئے تھے۔۔۔ کیا مجھے اسے بتانا چاہیے۔۔۔ نہیں، نہیں"

اس سے آگے حور سے سوچا ہی نہیں گیا

"اللہ پاک پلیز اس بندے کو سدھار دیجیے"

اس کے دل نے شدت سے یہ دعا کی شوہر تو وہ اسے قبول کر چکی تھی بس اب اسے راہ راست پر لانے کے لئے دعا ہی کر سکتی تھی

"اتنا کیوں خود کو سوچ سوچ کر ہا کان کر رہی ہو جو بات دل میں ہے وہ سیدھا سیدھا پوچھ لو"

زین کافی دیر سے حور کے چہرے کے اوتار چڑھاؤ دیکھ کر بولنے لگا

"اور وہ بات تم مجھے سیدھے سیدھے بتا دو گے"

حور نے سنجیدگی سے زین کو جواب دیا

"کیوں نہیں سویٹ ہارٹ جو بات تم سے تعلق رکھتی ہے وہ تم مجھ سے پوچھو میں تمہیں بتا دوں گا"

زین نے بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے بولا

"ابھی تم موبائل پر کس پر نظر رکھنے کی بات کر رہے تھے"

حور نے ہمت کر کے پوچھا

زین نے غور سے حور کو دیکھا اور ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس آنے کے لیے کہا۔۔۔۔۔ حور چھوٹے
چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی بیڈ کے پاس آکر کھڑی ہوئی۔۔۔ زین نے حور کو دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا، جسے
تھوڑی جھک کے بعد حور نے تھام لیا۔۔۔ زین نے حور کا ہاتھ کھینچا۔۔۔ تو حور خود بھی کھینچتی ہوئی زین پر
آگری

زین نے نرمی سے اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیا

"اس بات کا تعلق تم سے بالکل بھی نہیں ہے، ادھر ادھر کی باتوں پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔
صرف اپنے اور میرے متعلق سوچا کرو، بات کیا کرو۔۔۔ جو میں چاہتا ہوں وہ تم مجھ سے پوچھتی نہیں۔۔۔۔۔
اگر وہ سب باتیں جان لو پھر تمہیں سارے سوالوں کے جواب خود مل جائیں گے۔۔۔ ساری الجھنیں ختم ہو جائیں
گی"

وہ حور کے چہرے پر آئے ہوئے بال ہٹاتے ہوئے نرم لہجے میں کہہ رہا تھا

حور کو اس کی کوئی بات سمجھ نہیں آئی بلکہ سب کچھ حور کے سر پر سے گزر گیا

"کیا ایسی کوئی بات ہے جو تم مجھے بتانا چاہتی ہوں"

زین گہری نظروں سے حور کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ میں چنچ کر کے آتی ہو ہمیں ڈنر کے لیے باہر جانا ہے نا"

ایک لمحے کو حور کے دل میں خیال آیا کہ آج صبح خضر والی بات بتادی لیکن اگلے ہی لمحے حور نے اپنے خیال کی نفی کی

"چنچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ایسے ہی سہی ہے، اگر اور زیادہ خوبصورت لگی تو شاید پھر ڈنر کا پروگرام کینسل کرنا پڑے"

زین بھی بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا

ریسٹورینٹ کے اچھے ماحول میں ڈنر کے بعد زین میں حور کے لئے چاکلیٹ فلیور کی آئسکریم منگوائی

"تمہیں کیسے پتہ چلا کہ آئسکریم میں مجھے چاکلیٹ فلیور پسند ہے"

حور نے اپنی پسند کا فلیور دیکھ کر بے ساختہ زین سے پوچھا

"مجھے تمہاری ہر پسندنا پسند کے بارے میں معلوم ہے اور ابھی سے نہیں بہت پہلے سے"

زین نے ہاتھ کی مٹھی کو بند کرتے ہوئے اپنے لبوں پر رکھا اور مسکراتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے حور کو بولا

"مثلاً کیا کیا معلوم ہے تمہیں؟؟"

حور نے چوکتے ہوئے پوچھا

"تم سوال کرتی جاو میں تمہاری پسند ناپسند بتاتا جاؤں گا"

زین نے کانفیڈنٹ ہو کر کہا

"ہاں تمہیں تو سب معلوم ہو سکتا ہے۔۔۔ ہر کسی کی معلومات رکھنے کے لئے تم لوگوں کے پیچھے بندے جو لگا دیتے ہو"

حور کے منہ سے ساختہ نکل گیا یہ جانے بناء کے زین کاری ایکشن کیا ہوگا

"بابا بابا مگر مجھے تمہیں جاننے کے لئے تمہارے پیچھے کسی کو لگانے کی ضرورت نہیں ہے"

جیسے وہ اس کی بات سے مختلط ہو اہوں

"اپنی ماما سے ملنا ہے تمہیں"

زین کے اچانک سوال پر حور کا منہ میں لے جاتا ہوا آنس کریم والا ہاتھ وہی تھم گیا اور وہ اسکو بے یقینی سے دیکھنے لگی

"تم۔۔۔ تم واقعی مجھے میری ماما سے ملواؤں گے"

حور کی آنکھوں میں ابھی تک حیرت تھی، جیسے اسے زین کی بات کا یقین نہیں آ رہا ہوں

"ہہم یہ ایسکریم ختم کرو پھر چلتے ہیں"

زین نے اس کا خوشی سے متمتا ہوا چہرہ دیکھ کر کہا

"بس کھالی میں نے اب ہمیں چلنا چاہیے"

حور آدھی آنسکریم چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی تو زین بھی کھڑا ہو گیا

**

"حور میں تمہارا یہی ویٹ کر رہا ہوں آدھے گھنٹے کے اندر واپس آؤ اپنی ماما سے مل کر "

زین نے ظفر مراد کے گھر سے باہر گاڑی روکتے ہوئے کہا

"تم اندر نہیں آؤ گے "

حور نے جھپکتے ہوئے پوچھا

"نہیں میں تمہارا باہر ہی ویٹ کر رہا ہوں "

زین نے منہ میں سگریٹ رکھتے ہوئے کہا

حور کار سے اتر گئی، کتنے دنوں بعد وہ اپنے گھر کو دیکھ رہی تھی اندر کی طرف بڑھی تو عبد اللہ نے دروازہ کھولا

"ارے حور بی بی آپ"

عبداللہ حیرت سے دیکھتے ہوئے بولا

"کیسے ہو عبداللہ گھر میں سب کہاں ہیں کوئی نظر نہیں آ رہا"

حور اندر داخل ہوئی پورے گھر پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا

"سب لوگ بڑی بیگم صاحبہ (فاطمہ تائی) کو دیکھنے اسپتال گئے ہوئے ہیں"

عبداللہ نے بتایا

"کیوں کیا ہو گیا فاطمہ تائی ہو"

حور نے حیرت سے پوچھا

"آج صبح اچانک طبیعت خراب ہو گئی تھی، میں نے بڑے صاحب کو فون کر کے بتایا تو وہ انھیں اسپتال لے کر گئے ہیں۔۔۔۔ کافی دیر ہو گئی ہے، جی سب لوگوں کو اسپتال گئے ہوئے"

عبداللہ نے سب تفصیل سے بتایا

"اور اما؟ وہ بھی کی ہوئی ہیں"

حور نے افسردگی سے پوچھا

"نہیں جی وہ تو اپنے کمرے میں ہیں آرام کر رہی ہیں" عبداللہ نے بتایا

"اچھا میں ان سے مل کر آتی ہوں"

وہ جلدی سے آسماء کے کمرے کی طرف گئی

"اما"

کمرے میں پہنچتے ہی حور نے اسماء کو پکارا

"حور"

دوسری طرف اسماء جو بیڈ کر آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹی تھی ایک دم آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا

"ماما میں آگئی آپ کے پاس"

حور اسماء کے گلے لگتے ہوئے بولی

"حور تم واقعی میرے سامنے ہونا یہ خواب نہیں ہے نا"

اسماء ابھی بھی خواب کی سی کیفیت میں تھی وہ بار بار حور کو چھو چھو کر دیکھ رہی تھی تاکہ خود کو یقین دلاتے ہیں

"میں نے تو بالکل امید چھوڑ دی تھی کہ میں اپنی بچی کو دوبارہ بھی دیکھ سکوں گی"

اسماء روتے ہوئے حور کو پیار کرتے ہوئے کہنے لگی

"ماما میں نے آپ کو بہت مس کیا بہت زیادہ"

حور اسماء کے آنسو صاف کرتے ہوئے خود رونے لگ گئی

"یہ ماتھے پر کیا ہو گیا تمہیں تم ٹھیک ہونا بیٹا"

وہ حور کا دوبارہ جائزہ لیتے ہوئے پوچھنے لگی

"ارے کچھ نہیں تو بس ایسی ہی چوٹ لگ گئی تھی آپ پریشان نہیں ہوں میں بالکل ٹھیک ہوں"

حور نے آسماء کو اطمینان دلایا

حور اور اسماء کافی دیر تک باتیں کرتے رہے وقت کا پیہ ہی نہیں چلا، حور کی گھڑی پر نظر پڑی تو ایک دم اسے یاد آیا کہ زین نے اسے آدھے گھنٹے کا کہا تھا۔۔۔ لیکن اب ایک گھنٹہ ہو گیا ہے زین اس کا باہر ویٹ کر رہا ہو گا

"ماما مجھے جانا ہے آپ اپنا خیال رکھیے گا"

حور نے اٹھتے ہوئے کہا

"مگر میں تمہیں کہیں نہیں جانے دوں گی حور، اب تم کہیں نہیں جاو گی"

آسماء اسے روکتے ہوئے کہنے لگی

ماما پلیز اس طرح نہیں کریں۔۔۔ میں پھر آؤں گی آپ سے ملنے۔۔۔ زین باہر میرا ویٹ کر رہا ہے"

اس نے آسماء کو پیار سے سمجھایا

"نہیں اب تم اس کے ساتھ نہیں جاؤ گی ایسے لوگ خطرناک ہوتے ہیں میں تمہاری زندگی خطرے میں نہیں دیکھ سکتی"

اسماء اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی

"ماما مجھے آپ سے وہی ملوانے لایا ہے اگر وہ نہ لاتا، تو کیا میں آپ سے ملنے آسکتی تھی۔۔۔ آپ میرا یقین کریں مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں ہے بہت خیال رکھتا ہے وہ میرا۔۔۔ میں وعدہ کرتی ہوں آپ سے ملنے آؤں گی مگر مجھے ابھی جانا ہوگا"

حور آسماء کو سمجھا کر گلے لگا کر باہر نکل گئی

حور کے گاڑی سے اترنے کے بعد زین نے سب سے پہلے پلس چیک کی جو کہ احتیاط کے طور پر وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔۔۔ آدھے گھنٹے گاڑی میں بیٹھا وہ حور کا انتظار کرتا رہا۔۔۔ آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد گاڑی سے اتر کر باہر ٹہلنے لگا، اشعر کی کال آگئی اسے آفس سے متعلق کوئی کام کی بات کرنی تھی

"اور کہاں ہو اس وقت، کیا ہو رہا ہے"

آشعر نے زین سے سوال کیا

"اپنے سسرال اور بیگم کا انتظار ہو رہا ہے"

زین نے جواب دیا

"کیا مطلب سسرال؟؟ کیا تم اس وقت ظفر مراد کے گھر پر موجود ہوں"

اشعر نے حیرت سے پوچھا

"گھر کے اندر نہیں باہر موجود ہو حور کو اس کی ماما سے ملوانے لایا تھا اسی کا ویٹ کر رہا ہوں"

زین نے اشعر کو بتایا

"یہ کیا بیوقوفی کی ہے تم نے زین۔۔۔ تم وہاں اکیلے چلے گئے وہ بھی بھا بھی کو لے کر اور بتایا بھی نہیں مجھے۔۔۔ وہیں پرر کو تم میں دس منٹ میں ابھی آتا ہوں"

زین کی بیوقوفی پر اشعر کو ماتم کرنے کا دل چاہا

"ریکس یا خطرے کی کوئی بات نہیں ہے سب کچھ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ سیفٹی کے لئے پستل رکھ لی ہے میں نے، لیکن اس کی بھی نوبت نہیں آئے گی۔۔۔ تم بالکل بے فکر رہو اور ویسے بھی حور باہر آنے والی ہے میں تمہیں بعد میں کال کرتا ہوں"

زین نے کال ڈسکنیکٹ کرتے ہی کھڑی میں ٹائم دیکھا

اسے احساس ہوا کہ حور کو اندر گئے ہوئے ایک گھنٹہ ہو گیا ہے۔۔۔ واپس گاڑی میں بیٹھ کر زین نے پلس نکالی اور قدم ظفر مراد کے گھر کی طرف بڑھائے۔۔۔ وہ جیسے ہی گیٹ پر پہنچا تو اسے سامنے سے حور آتی ہوئی دکھائی دی۔۔۔۔۔ زین نے پلس جیب میں رکھ لی

"اتنی دیر لگا دی تم نے واپس آنے میں"

زین نے حور کے آتے ہوئے دیکھ کر کہا

"بس ماما سے بات کرتے ہوئے ٹائم کا اندازہ ہی نہیں ہوا اور واپس آ تو گئی ہونا"

حور نے زین کو جتاتے ہوئے کہا

"واپس تو آنا ہی تھا تمہیں"

زین حور کو دیکھتے ہوئے بولا

"اتنا کونفیڈنس۔۔۔۔ اتنا کونفیڈنس بھی اچھا نہیں ویسے "

حور نے ابرو اچکاتے ہوئے بولا اسے اس وقت زین کو تنگ کرنے میں مزا آ رہا تھا
اس سے پہلے زین حور کو کوئی جواب دیتا سامنے سے گاڑی آتی ہوئی دکھائی دی جس میں ظفر مراد اور خضر بیٹھے
ہوئے تھے۔۔۔۔ ان دونوں نے بھی زین اور حور کو دیکھ لیا اور گاڑی وہیں روک دی

"تم یہاں۔۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر آنے کی" ظفر مراد زین کو دیکھ کر غصے میں پھنکارے

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہارے اس عالی شان محل میں آنے کا، میں صرف حور کو اس کی ماما سے ملوانے کے
لئے لایا تھا اور رہی بات ہمت کی۔۔۔ تو تمہیں اور تمہاری فیملی کو میری ہمت اور جرت کا اچھی طرح اندازہ ہو گیا
ہوگا"

زین نے آخری لفظ خضر کو دیکھ کر کہے

"میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں کیس کروں گا تم پر جلد ہی تمہیں حوالات کی ہوا نہ کھلائی تو نام بدل دینا میرا"

ظفر مراد زین کو رو برو دیکھ کر طیش میں آچکے تھے

"ہاہا کیس کرنا ہے؟ چلو یہ بھی کر کے دیکھ لو تمہاری کوئی حسرت نہ ادھوری رہ جائے۔۔۔ اگر میرے خلاف کوئی بھی ایویڈنس یا ثبوت ہے تو شوق سے کیس کرو اور پھر جو میں کرو گا وہ دنیا دیکھے گی۔۔۔ دیکھ لیتے ہیں کہ حوالات کی ہوا کون کھاتا ہے"

زین نے ظفر مراد کو اسی کے انداز میں جواب دیا

ظفر مراد کے ایک دو کارنامے جس کا زین نے سن رکھا تھا (کوئی ثبوت اس کے ہاتھ میں نہیں تھا) ڈرانے کے لیے زین نے خالی خولی دھمکی دی جو کارآمد بھی ثابت ہوئی کیونکہ ظفر مراد رنگ آڑ گیا اور وہ لب بچ کر خاموش ہو گئے

"ذرا تمیز سے بات کرو تم۔۔۔۔۔ ابو اس شخص کے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے آپ اندر چلیں اور حور تم بھی اندر چلو"

خضر نے ظفر مراد سے بات کرتے ہوئے آخر میں حور کو مخاطب کر کے کہا

حور جو اس سچویشن سے پہلے ہی پریشان تھی آخر میں خضر کی بات سن کر بری طرح ٹھکی

"حور جا کر گاڑی میں بیٹھو"

زین کو اس طرح خضر کا حور کو بولنا اچھا نہیں لگا زین نے بنا حور کو دیکھے خضر کی طرف نظر کرتے ہوئے حور سے کہا

"حور اب کہیں نہیں جائے گی تمہارے ساتھ حور بیٹا اندر گھر میں جاؤ تم"

اب کے ظفر مراد بولے

حور ایک عجیب کشمکش میں پھنس گئی کس کی سنے کس کی نہیں سنے ایک طرف بتایا تھے جنہوں نے باپ بن کر پالا تھا تو دوسری طرف اس کا شوہر

"حور تمہیں سنائی نہیں دے رہا کہ میں تم سے کیا کہہ رہا ہوں"

حور کے وہیں کھڑے رہنے پر زین کو غصہ آیا اب کے زین نے پلٹ کر حور کو دیکھتے ہوئے کہا

"حور تمہیں اس شخص سے اس وقت ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آج صبح بے شک تم میرے ساتھ واپس نہیں آئی، تمہیں ڈر تھا کہ تم اس کے گھر پہ کھڑی ہوں لیکن اس وقت تم اپنے گھر کے پاس کھڑی ہو تم اندر چلو اپنے گھر۔۔۔ یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا "

خضر کی بات پر زین کی آنکھوں میں لمبے کے لئے حیرت کا عنصر ابھر اس نے چونک کر حور کو دیکھا حور زین کے دیکھنے پر نیچے نظریں جھکا گئی

"گاڑی میں بیٹھو حور "

زین نے سنجیدگی سے حور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"حور تمہارے ساتھ واپس نہیں جائے گی"

خضر تیز لہجے میں بولا

"میں تم سے نہیں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں اور تمہیں ہم دونوں میاں بیوی کے بیچ میں بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

زین خضر کو جتاتے ہوئے بولا

"میں دیکھتا ہوں تم کیسے اس کو زبردستی لے کر جاتے ہو اپنے ساتھ"

اب کے خضر نے قدم آگے بڑھائیں

"تمہیں گاڑی میں بیٹھنا ہے کہ نہیں"

زین نے دھاڑتے ہوئے حور سے کہا حور کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے وہیں ایک سیکنڈ ضائع کیے بنا وہ گاڑی میں بیٹھ گئی جبکہ خضر کے قدم وہی تھم گئے

زین نے جتانے والی نظر دونوں باپ بیٹے پر ڈالی اور استہزاء منسی اچھالتا ہوا خود بھی گاڑی میں بیٹھ گیا

خضر جبرے بیچ کر زین کی طرف بڑھا مگر ظفر مراد نے خضر کا ہاتھ پکڑ کر اسے کوئی بھی قدم اٹھانے سے منع کیا۔

زین گاڑی وہ بیٹھ کر وہاں سے نکل گیا زین خاموشی سے کارڈ رانیو کر رہا تھا اس نے دوبارہ حور کو مخاطب نہیں کیا حور نے بھی اس سے کوئی بات نہیں کی بلکہ وہ ابھی تک اس کی دھاڑ سے سہم کر بیٹھی ہوئی تھی اور کن انکھیوں سے زین کو دیکھ رہی تھی جو سیریس ہو کر کارڈ رانیو کر رہا تھا پورے راستے دونوں ہی خاموش رہے

"اترو"

گھر پہنچ کر کار پارک کرتا ہوا زین حور سے مخاطب ہوا، حور فوراً گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی دونوں فلیٹ میں پہنچے

"کافی"

زین آنکھیں موندے ہوئے بیٹھا ہوا تھا حور کی آواز پر آنکھیں کھول کر دیکھا وہ کافی کا کپ لیے ہوئے کھڑی ہوئی

"بیٹھو"

کافی کا کپ تھامتے ہوئے زین نے دوسرے ہاتھ سے حور کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا حور اس کے پاس بیٹھ گئی

"صبح یہاں خضر آیا تھا"

زین نے حور کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

حور نے نظر جھکائے ہوئے گردن ہلا کر جواب دیا

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں"

زین نے کافی کا کپ رکھتے ہوئے حور سے کہا

"میں سمجھی تم غصہ کرو گے"

حور نے زین کو دیکھتے ہوئے بولا

"تو کیا نہیں کرنا چاہیے اب مجھے غصہ"

زین نے حور سے پوچھا

زین کی بات سن کر حور نے دوبارہ نظریں نیچے جھکا لی، زین نے حور کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا

"دیکھو حور آج ایک بات میں تم سے کلیئر کہہ دیتا ہوں۔۔۔ مجھے جھوٹ بولنے والے اور دھوکا دینے والوں سے سخت نفرت ہے اور میں ظفر مراد یا اس کی فیملی سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا، میں ایک نارمل انسان ہوں کوئی اعلیٰ ظرف نہیں کہ جس نے میرے ساتھ برا کیا ہو، جس کی وجہ سے میں نے میری ماں نے پریشانیاں اٹھائی

ہو۔۔ میں اس کو معاف کر دیا اسکے لیے اپنا دل صاف کر لو۔۔۔ ایسا میرے اختیار میں نہیں، ہاں مجھے تمہاری ماما سے کوئی پراہم نہیں ہے تم جب چاہے ان سے مل سکتی ہوں ان سے بات کر سکتی ہو، وہ یہاں تمہارے پاس آجائیں یا تم کہیں باہر جا کے مل لو۔۔۔ مجھے اس سے کوئی مسئلہ نہیں۔ لیکن میں یہ نہیں چاہوں گا کہ میری بیوی ان لوگوں سے ملے یا تعلق رکھے جن سے میں ملنا ہی تعلق رکھنا پسند نہیں کرتا۔۔۔ میں سمجھ سکتا ہوں یہ تمہارے ساتھ زیادتی ہے کیونکہ وہ تمہارے تایا ہیں، میں کوشش کروں گا اپنا دل صاف کر لو لیکن یہ فوری طور پر ممکن نہیں اس میں کچھ وقت لگے گا کیا اس وقت تک کے تم میری باتوں کو اہمیت دو گی؟

وہ نرمی سے اس سے باتیں کرتے ہوئے اچانک حور سے سوال کر بیٹھا

"میں نے آج تمہیں ہی اہمیت دی ہے اس لئے میں تمہارے سامنے بیٹھی ہوں تمہارے گھر میں"

حور کے منہ سے بے اختیار نکلا اور پھر وہ ایک دم چپ ہو گئی

حور کی بات سے زین نے اپنے اندر اطمینان سا اتر اہوا محسوس کیا ایک دلکش مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی

"اور اس اہمیت دینے کی میں وجہ جان سکتا ہوں"

زین کے لب اور آنکھیں دونوں مسکرا رہی تھی

"وجہ بتانا ضروری ہے کیا"

پورے اپنی ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتے ہوئے کافی نروس دکھائی دے رہی تھی

"صحیح ہے وجہ تم نہیں بتاؤ میں بتا دیتا ہوں تمہیں مگر لفظوں میں نہیں اپنے عمل سے"

زین حور کے ہونٹوں کے نیچے تل کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے بولا

"تمہاری کافی ٹھنڈی ہو رہی ہے"

حور نے اس کو اپنے اوپر جھکتے ہوئے دیکھ کر بولا

زین نے سر اٹھا کر گھور کر حور کو دیکھا اور اپنا سر حور کے سر سے ٹکرایا

ظفر مراد اور خضر دونوں ہی غصے میں بل کھا کر رہ گئے

"وہ کل کالٹکا مجھے میرے ہی گھر کے سامنے باتیں بنا کر چل گیا اس کی اتنی ہمت اب کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا اس
شاہ زین کا"

وہ غصے میں ٹہلتے ہوئے کہہ رہے تھے

"کیا بگاڑ سکتے ہیں آپ یا پھر میں اس کا۔۔۔ اس نے ہمیں ایک دن تک گن پوائنٹ پر ہمارے ہی فارم ہاؤس
رکھا۔۔۔ اتنی بڑی رقم نکلوائی ہم سے اور ہمارے ہی گھر کی لڑکی سے زبردستی ہمارے سامنے نکاح کیا، کوئی
ثبوت اس کے خلاف نہیں ہے ہمارے پاس"

خضر کو بھی زین پر کم غصہ نہیں آ رہا تھا

"میں نے یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے ہیں۔۔۔ بچہ ہے وہ ابھی میرے سامنے، ایسی ہی مجھ سے وہ سب نہیں چھین سکتا۔۔۔ سب دوبارہ حاصل کر لوں گا، بلکہ چھین لوں گا اس سے"

ظفر مراد کا دماغ کہیں اور تھا لیکن وہ بات خضر سے کر رہے تھے

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں کیا کرنے والے ہیں آپ"

خضر نے نا سمجھی میں پوچھا

"وہ تم دیکھتے جاؤ حور کا موبائل نمبر ہے تمہارے پاس"

ظفر مراد نے خضر سے پوچھا

"نہیں موبائل نمبر تو نہیں مگر گھر کا ایڈریس ہے میرے پاس۔۔۔ مگر آپ مجھے بتائیں آپ کیا سوچ رہے ہیں اور کیا کرنے والے ہیں؟؟ حور کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ میں حور کی زندگی میں اس شخص کو مزید برداشت نہیں کر سکتا"

خضر کو بار بار وہی منظر یاد آرہا ہے جب زین حور کو گاڑی میں بیٹھنے کے لئے کہہ رہا تھا اس کا حور پر حق جتنا نا اسے
بری طرح کھل رہا تھا، مگر چاہ کر بھی وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا

"حور کو کچھ نہیں ہو گا۔ حور اور ساری رقم واپس اس گھر میں واپس آئے گی۔۔۔۔۔ بس میں جیسا جیسا کہوں گا تم
وہی کرتے جاؤ"

ظفر مراد چیخ پر بیٹھے ہوئے کسی غیر مرئی نکتے کو دیکھ کر کہہ رہے تھے

**

"زین"

حور نے زوردار چیخ کے ساتھ زین کو پکارا

زین دوسرے روم میں کل کے لئے پریزنٹیشن تیار کر رہا تھا حور کی چیخ سن کر دوڑتا ہوا حور کے پاس آیا

"کیا ہوا حور"

حور کا پورا چہرہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا وہ شاید نیند میں ابھی جاگی تھی زین نے حور کے نزدیک بیٹھتے ہوئے پوچھا

"تم کہاں تھے کیوں چلے گئے تھے میرے پاس سے"

حور نے زین کے سینے پر سر رکھتے ہوئے شکوہ کیا شاید وہ ڈر گئی تھی

"تمہاری نیند نہ ڈسٹر ب ہو اس لئے دوسرے روم میں جا کے کام کر رہا تھا۔۔۔ مجھے نہیں پتہ تھا میری بیوی کو چند

گھنٹے کی دوری بھی برداشت نہیں"

زین بات کو مذاق کر رنگ دیتے ہوئے کہا

"بہت برا خواب دیکھا تھا میں نے، میں ڈر گئی تھی"

حور کی آواز سے لگ رہا تھا وہ ابھی رو دے گی

"کیا ہو گیا میری جان میں یہی ہوں تمہارے پاس"

زین اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے بچوں کی طرح بہلا رہا تھا

"کوئی مجھے کھینچ کر لے جا رہا تھا میں تمہیں پکار رہی تھی مگر تم وہاں کہیں نہیں تھے"

حور نے ابھی بھی زین کے سینے پہ سر رکھا ہوا تھا وہ شاید اپنا خواب سنار ہی تھی

"خوابوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور کوئی تمہیں مجھ سے چھین کر نہیں لے جاسکتا چلو لیٹو شاباش اور

اپنی آنکھیں بند کرو"

زین نے تکیہ ٹھیک کر کے حور کو لٹاتے ہوئے کہا

"تم یہی ہونا میرے پاس"

حور نے لیٹتے ہوئے اس سے تصدیق چاہی

"میں کہیں نہیں جا رہا ہوں تمہارے پاس ہو۔ سو جاؤ اب"

زین کو کام تو کرنا تھا مگر حور کو ابھی بھی خوف کے حصار میں دیکھتے ہوئے اس کے ساتھ لیٹ گیا اور اس کے بالوں میں انگلیاں کنبے لگا

صبح حور کی آنکھ کھلی تو زین کی جگہ خالی تھی۔۔۔ فریش ہو کر وہ کچن میں آئی تو زین کو کیٹل میں سے چائے نکالتے ہوئے دیکھا حور کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی

"کس بات پر صبح صبح مسکرایا جا رہا ہے"

زین نے چائے کے کپ ٹرے میں رکھتے ہوئے پوچھا

"یہی سوچ رہی تھی کہ تم ناشتہ بناتے ہوئے اتنے برے نہیں لگتے ہو"

حور میں باقی کی چیزیں ٹرے میں رکھتے ہوئے بولا

"اور کب کب اچھا لگتا ہوں"

وہ حور کے سامنے کھڑا ہو کر سیریس انداز میں پوچھنے لگا

"مجھے بھوک لگ رہی ہے ہمیں ناشتہ کرنا چاہیے اب"

حور ناشتے کی ٹرے لے کر کچن سے باہر نکل گئی

وہ دونوں ناشتے سے فارغ ہوئے تھے کہ گھر کی بیل بجی

"یہ صبح کون آگیا"

زین دروازہ کھولنے کے لیے جانے لگا

"السلام علیکم رضیہ خالہ آپ"

زین نے دروازہ کھولا تو فضا کی امی سامنے کھڑی ہوئی تھی

"وعلیکم السلام جیتے رہو، شکر ہے گھر مل گیا تمہارا"

"کھڑی کیوں اندر آئے آپ" زین نے راستہ دیتے ہوئے کہا

"نادیہ کی کیسی طبیعت ہے اب"

انہوں نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے زین کی امی کے بارے میں پوچھا

"اللہ پاک کا احسان کافی بہتری آئی ہے اماں کی طبیعت میں اب تو"

زین نے جواب دیا

"اور بیگم کہا ہے تمہاری؟ ثانیہ کی شادی میں دیکھا تھا اسے"

"جی بلاتا ہو"

زین کی بلانے سے پہلے ہی حور کمرے میں آئی

"اسلام علیکم آنٹی"

حور نے سامنے بیٹھی ہوئی خاتون کو سلام کیا

"وعلیکم السلام جیتی رہو سدا سہاگن رہو۔۔۔ یہاں بیٹھو میرے پاس"

انہوں نے حور کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے اپنائیت سے کہا

"بہت پیاری بیوی ملی ہے تمہیں تو زین بیٹا"

انہیں نازک سی حور بہت پسند آئی

"جی خالہ میں بھی تو پیارا ہی ہوں"

زین نے مسکرا کر جواب دیا

"ارے اس میں کوئی شک ہے بھلا اتنا شریف بچہ ہے یہ تو اس کی مثال پورے محلے میں قائم ہے، مجال ہے جو کبھی کسی سے بد تمیزی کی ہو، بد زبانی کی ہو یا نظر اٹھا کر کسی کو دیکھا ہو۔۔۔ ایسا موذب بچہ قسمت والوں کو ملتا ہے"

وہ حور کو زین کی خوبیاں گنوار ہی تھی اور حور ہونفوں کی طرح منہ کھولے ان کی طرف دیکھ رہی تھی

جیسے ہی زین پر حور کی نظر پڑھی تو زین نے نظر بچا کر حور کو آنکھ ماری۔۔۔ وہ مستقل رضیہ خالہ کی باتوں پر مسکراہٹ دبائے ہوئے حور کے فیس ایکسپریشن دیکھ رہا تھا

"ارے میں جس کام کے لیے آئی تھی وہ تو بھول ہی گئی یہ کارڈ ہے بھی فضا کی شادی کا، دو ہفتے بعد تم دونوں کو لازمی آنا ہے انہوں نے کارڈ نکال کر زین کی طرف بڑھایا

"انشاء اللہ ہم دونوں ضرور آئیں گے"

زین نے کارڈ کھول کر دیکھتے ہوئے کہا

حور چائے بنانے کے لئے اٹھی تو انہوں نے واپس حور کو اپنے پاس بٹھالیا

"نہیں اب چلو گی بلال ہی لے کر آیا ہے مجھے انتظار کر رہا ہوگا"

"بلال اوپر کیوں نہیں آیا"

زین نے حیرت سے پوچھا

"کہہ رہا تھا آپ ہو کر آجائے میں زرا کام نہ نمٹا لوں" زین میں گردن ہلائی

"اب تم دونوں کو لازمی آنا ہے میں انتظار کروں گی اور تم جلدی جلدی سے خوشخبری سناؤ نادیہ کو کتنا ارمان ہوگا
پوتا پوتی کا"

وہ جاتے جاتے حور کو اور بھی نصیحتیں کرنے لگی

اور زین مسکراتے ہوئے حور کا بلش ہوتا ہوا چہرہ دیکھ رہا تھا

"جی خالہ ہم دونوں ضرور آئیں گے میرے لائق کوئی بھی کام ہو تو بلا جھجک مجھے بتائیے گا"

"ہاں بھی تم سے نہیں کہو گی تو اور کس سے کہوں گی ایک تم اور بلال ہی تو ہو"

رضیہ خالہ کے جاتے ہی زین حور کے پاس آیا

"کیا خیال ہے پھر سویٹ ہارٹ۔۔۔ کیا سوچا تم نے"

حور کمرہ سیٹ کر رہی تھی تو زین نے حور کے بالوں سے کلپ نکالتے ہوئے کہا

"کس بارے میں" حور نے نا سمجھی سے کہا

"وہی جو ابھی خالہ کہہ کر گئی ہیں۔۔۔ جلدی جلدی خوشخبری سناؤں"

زین نے شرارت سے حور کے بالوں کی لٹ کھینچتے ہوئے کہا

"زین تنگ مت کرو"

حور نے زین کو گھورتے ہوئے اپنے بال دوبارہ باندھے

"میں تو صرف اس وجہ سے کہ رہا تھا کوششوں کے بعد ہی کوئی نتیجہ نکلتا ہے"

زین نے حور کے قریب آتے ہوئے کہا

"کاش میں رضیہ خالہ کو بتا سکتی کہ یہ بچہ کتنا معصوم اور شریف ہے"

حور زین کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کمرے سے چلی گئی اور زین کا قہقہہ اسے دوسرے کمرے تک سنائی دیا

حور ابھی کھانا بنا کر فارغ ہوئی تھی جب باہر کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی زین نے گھر میں آتے ہی پکن میں جھانکا
"کیا ہو رہا ہے"

"بس رات کے کھانے کی تیاری کر رہی تھی"
وہ چہو لے کی آنچ ہلکی کرتے ہوئے بولی

"او کے فارغ ہو کر روم سے آؤ"
زین بولتا ہوا وہاں سے چلے گیا

حور ہاتھ ٹشو سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی روم میں آئی

"یہ تمہارے لئے"

زین نے ایک ڈبہ حور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"موبائل"

حور نے موبائل فون کے ڈبے پر ایک نظر ڈال کر زین کو دیکھا

"ہاں تم اپنی ماما سے آسانی سے بات کر لوں گی اس کے ذریعے"

"تھینکس"

حور نے مسکرا کر موبائل کا ڈبہ ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا

"یاد رہے یہ تمہاری ماما سے بات کرنے کے لئے ہے"

زین نے حور کو باور کراتے ہوئے ڈبہ دیا

"ہہم"

حور نے ایک نظر زین کو دیکھا اور سر ہلادیا

"کیا کیا آج سارا دن"

اب زین روز کی طرح حور کی کمر کے گرد ہاتھ حائل کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"بس تمہیں یاد کرنے کے علاوہ سارے کام کیے"

حور نے شرارت سے بولا

"ایسی بات ہے تو پھر اس کی سخت سے سخت سزا ملے گی"

زین نے بازو کا گھیرا تنگ کرتے ہوئے حور کو دھمکایا

"مذاق کر رہی تھی ناں"

حور ایسے ہی سینے پر سر رکھ کر اسے اپنا سارا روٹین بتانے لگی



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور readingpoint
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

"ان سب کاموں میں سب سے اچھا کام تم نے اپنی نیند پوری کر کے کیا ہے"

حور نے سر اٹھا کر اسے گھورتے ہوئے دیکھا تو وہ حور کو دیکھ کر آنکھوں میں شرارت لیے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔ حور

نے ہاتھ کا مکہ بنا کر ہلکے سے اس کے سینے پر مارا

"چائے لے کر آتی ہوں"

حور نے کمرے سے نکلتے ہوئے کہا

شازیہ (اشعر کی ممی) ریہوٹ ہاتھ میں لیے ہوئے چینل چینج کر رہی تھی

"کیسی ہی ممی آپ کیا ہو رہا ہے"

آشعر نے شازیہ کے برابر میں بیٹھتے ہوئے پوچھا

"یشعر کا فون آیا تھا وہ ابھی اسی سے بات کر کے بیٹھی ہوں"

شازیہ نے بتایا

میری بھی کل بات ہوئی تھی یشعر بھائی سے۔۔۔ آنے کا کیا سین بن رہا ہے انکے"

اشعر نے پوچھا

"کہہ تو رہا ہے کہ دو مہینے بعد آئے گا"

شازیہ بولی

"آب کس سوچ میں پڑ گئی ہیں آپ"

اشعر نے شازیہ بیگم کو دیکھتے ہوئے کہا

"سوچ رہی ہوں کہ میرے دو بیٹے ہیں اور دونوں ہی ذمہ دار ہو گئے ہیں۔۔۔ عمر بھی ماشا اللہ شادی والی ہو گئی ہے، کیوں نالڑکیاں دیکھنا شروع کر دو"

شازیہ نے مسکرا کر اشعر کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا

"ممی ابھی تو میں نے بزنس اسٹارٹ کیا ہے، مجھے تو کوئی جلدی نہیں ہے شادی کی۔۔۔ ہاں بھائی کے لئے ضرور ڈھونڈے کوئی اچھی سی لڑکی"

شازیہ کی بات پر اشعر کے ذہن کے پردوں پر تانیہ کا چہرہ سامنے آیا مگر وہ کسی اور مناسب وقت کا سوچتے ہوئے۔۔۔ شازیہ سے اپنے دل کی خواہش کا اظہار نہیں کر پایا

اسماء ابھی حور سے بات کر کے فارغ ہوئی تھی وہ بہت خوش تھی۔۔۔ حور نے کافی حد تک آسماء کے خدشات کم کر دیے تھے اور اسے یقین دلایا تھا کہ وہ خوش ہے، پوری تو نہیں مگر اسماء تھوڑی بہت مطمئن ہو گئی تھی



بہت دنوں سے اس کے بھائی اصرار کر رہے تھے کہ وہ ان کے گھر پر آکر ان کے پاس رہے۔۔۔۔۔ تو اسماء وہی
جانے کی تیاری کر رہی تھی، اچانک خضر روم میں آیا

"کہاں کی تیاری ہو رہی ہے چچی"

کاوچ پر بیٹھتے ہوئے خضر نے پوچھا

"ارشاد بھائی کافی دنوں سے کہہ رہے تھے تو سوچا ہفتے کے لئے ان کے گھر رہ کر اجاؤ"

آسمانے کپڑوں کو تہہ کرتے ہوئے جواب دیا

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے اب"

خضر نے پوچھا

"اب تو طبیعت ٹھیک ہے اور ساتھ ساتھ فریش بھی ہو گئی ہے حور سے بات جو ہوئی ہے ابھی"

اسمانے مسکراتے ہوئے خضر کو بتایا

"حور آئی تھی کیا یہاں پر"

خضر نے چونکتے ہوئے آسمان سے پوچھا

"ارے نہیں موبائل پر بات ہوئی تھوڑی دیر پہلے"

اسمانے بیگ میں

کپڑے رکھتے ہوئی گن انداز میں بتایا

"نمبر کیا ہے حور کا"

خضر نے تجسس سے پوچھا

"کیوں اس نے تمہیں نہیں بتایا"

اسماء نے حیرت سے سوال کیا

کیونکہ کے ایک وہی تو تھا پورے گھر میں جو حور سے بات کرتا تھا اور اس کی پرواہ کرتا تھا

"نہیں کال تو کی تھی اس نے لیکن مصروفیت کی بناء پر میں اس کا نمبر سیو نہیں کر پایا"

خضر جلدی سے بات بناتے ہوئے بولا

"چچی کے ایک کپ چائے مل سکتی ہے خضر نے بولا

"کیوں نہیں مل سکتی ابھی لائی" اسماء مسکراتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئی

خضر کے موبائل پر نظر پڑی اس نے جلدی سے اٹھا کر حور کا نمبر سیو کر لیا

"یقیناً اس شخص کے ڈر کی وجہ سے حور نے مجھے اپنا نمبر نہیں دیا ہو گا خیر یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے تھوڑے دنوں بعد ختم ہو جائے گا"

اس نے سوچتے ہوئے اپنا موبائل پاکٹ میں رکھا

حور کا موہا نل بجا تو نمبر دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی حور نے کال رسیو کی

"ہیلو"

آواز ابھری

"ہیلو کون بول رہا ہے اور کس سے بات کرنی ہے آپ کو" حور نے انجان بننے ہوئے کہا

"ایک معصوم اور شریف آدمی بات کر رہا ہوں۔۔۔ جو کہ اپنی کیوٹ سی پیاری سی وانف سے بات کرنا چاہتا

ہے"

زین نے معصومیت سے جواب دیا

"آپ کی کیوٹ سی پیاری سی وائف کہہ رہی ہیں کہ میرے معصوم سے اور شریف سے شوہر سے کہو وہ ابھی بڑی ہے بات نہیں کر سکتی" حور نے مسکراہٹ دباتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا

"میری کیوٹ سی پیاری سی وائف سے کہو کہ اس کا شریف اور معصوم سا شوہر اپنی کیوٹ سی پیاری سی وائف کو بہت مس کر رہا ہے اور اس سے بات کرنا چاہتا ہے"

زین بے چارگی سے بولا

"آپ کی کیوٹ سی پیاری سی وائف کہہ رہی ہے کہ میرے معصوم اور شریف سے شوہر سے کہو کہ چپ کر کے اپنے آفس میں آفس کا کام کریں"

حور بولی

"میری کیوٹ سی پیاری سی وائف سے کہو اگر اس نے اپنے شریف اور معصوم شوہر سے بات نہیں کری تو وہ اپنی ساری شرافت بھول کر بد معاشی پر اتر آئے گا"

زین نے حور کو دھمکایا

"آپ کی کیوٹ سی پیاری سی وائف کہہ رہی ہے کہ اب اس کے معصوم اور شریف شوہر کی دھونس اور دھمکی اس پر نہیں چلے گی"

حور نے نڈر انداز میں کہا

"میری کیوٹ سی پیاری سی وائف سے کہو اس کا معصوم اور شریف شوہر کہہ رہا ہے کہ آج میری کیوٹ سی پیاری سی وائف اپنی خیر منائے"

زین نے سنجیدہ لہجہ بناتے ہوئے کہا

حور نے موبائل کو گھور کر دیکھا اور وہ زین سے کچھ کہنے ہی والی تھی کہ کال ڈسکنیکٹ ہو گئی "ہیلو ہیلو" حور نے

مسکراتے ہوئے موبائل ٹیبل پر رکھ دیا

زین نے مسکراتے ہوئے فون رکھا

عشق نے غالب ہمیں نکما بنا دیا

ورنہ آدمی تھے ہم بھی بڑے کام کے

اشعر نے زین کو دیکھتے ہوئے شعر پڑھا

"بس شروع ہو گئے تم"

زین نے آبرو اچکا کر کہا

"ابھی تو شروع میں نہیں تم ہوئے وے تھے یا رویے آپس کی بات ہے۔۔۔ تمہیں دیکھ کر تو دل چاہتا ہے کہ میں

بھی جلد سے جلد گھوڑی چھوڑ جاؤں"

اشعر نے دانت نکالتے ہوئے کہا

زین ایک افسوس بھری نظر اشعر پر ڈالی

"اس میں اتنے افسوس سے مجھے دیکھنے کی کیا بات ہے شادی کرنے پر صرف تمہارا ہی حق ہے"

آشعر نے برامانتے ہوئے کہا

"افسوس مجھے تمہارا نہیں اس لڑکی کا سوچ کر ہو رہا ہے جس کی قسمت تمہارے ساتھ پھوٹے گی"

زین نے نظریں فائل پر جماتے ہوئے سنجیدہ انداز میں کہا

"اوہ ہیلو! ایسی بھی بات نہیں ہے اب۔۔۔ مانا زیادہ نہیں مگر تھوڑا بہت ڈیسنٹ میں بھی ہوں"

آشعر نے بالوں کے ہیر اسٹائل پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"شکل سے کچھ نہیں ہوتا بیٹا آدمی کی حرکتیں بھی ڈیسنٹ ہونی چاہیے"

وہ ابھی بھی فائل میں دیکھتے ہوئے بولا

"چھوڑو یا تمہیں تو کبھی بھی مجھ جیسے ہیرے کی پہچان نہیں ہوگی، یہ بتاؤ فیصل نے کیا خبر دی"

آشعر نے کام کی بات پوچھی

"فی الحال تو فیصل سے یہی کہا کہ اس پہ نظر رکھو ابھی کچھ کرنے سے منع کر دیا ہے"

زین نے جواب دیا

"کیا حال ہیں تم دونوں کے اور کس پر نظر رکھوائی جا رہی ہے"

بلال نے روم کے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا

"کسی پر نہیں۔۔۔ تم سناؤ دیر کیوں ہو گئی آج تمہیں"

اشعر نے پوچھا

"ابو کوڈا کٹر کے پاس لے کر گیا تھا وہی سے آرہا ہوں"

بلال نے بتایا

شام کا وقت حور آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی تیار ہو رہی تھی آج اسے شاپنگ پر جانا تھا زین نے اسے شام میں ریڈی رہنے کے لیے کہا تھا وہ بس آنے والا تھا بیل بچی تو وہ مسکراتے ہوئے دروازے کی طرف گئی

دروازہ کھولتے وقت جس چہرے کی توقع کر رہی تھی۔۔۔ اس کے برعکس اسے وہ چہرہ نظر آیا جس کا اس نے سوچا نہیں تھا۔۔۔ حور کے چہرے کی مسکراہٹ معدوم ہو کر غائب ہو گئی

"آپ"

خضر کو دیکھتے ہوئے حور نے کہا

"کیا ہوا مجھے دیکھ کر تمہیں خوشی نہیں ہوئی"

خضر نے غور سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا

"نہیں خضر بھائی ایسی بات نہیں ہے بس میں سمجھ رہی تھی کہ"

"زین کا انتظار کر رہی تھی"

خضر نے حور کی بات مکمل کی

"جی وہ دراصل ہمیں آج باہر جانا تھا"

حور نے وضاحت دی

"آؤ کے کوئی بات نہیں تمہیں دیکھنے کا دل چاہ رہا تھا اس لئے آگیا تھا اب چلتا ہوں"

خضر نے مایوس لہجے میں کہا اور دروازے سے ہی واپس جانے کے لیے مڑا

"ارے نہیں خضر بھائی رکھیے تو"

خضر کے مایوس لہجے سے حور کا دل پگھل گیا تو حور کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا اور اس کے بعد حور کو احساس ہوا کہ اسے خضر کو نہیں روکنا چاہیے تھا کیونکہ زین کے آنے کا وقت تھا اور خضر کو اپنے گھر میں دیکھ کر زین کا کیاری ایشن ہو گا یہ وہ سوچ کر ڈر گئی

"کیا ہوا کس سوچ میں پڑ گئی۔۔۔ روکا ہے تو اندر نہیں آنے کا کہوں گی"

خضر نے حور کو غائب دماغ دیکھتے ہوئے کہا

"جی اندر آئے"

حور نے راستہ چھوڑا اور مرے مرے قدموں سے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھی خضر اس کے پیچھے تھا

"اور سناؤ کیسی ہو"

خضر نے صوفی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

"میں ٹھیک ہوں آپ بتائیے گھر میں سب کیسے ہیں"

حور نے مرد تو پوچھا۔۔ دل اس کا بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ دل ہی دل میں دعا کر رہی تھی کہ زین ابھی نہ آئے

"سب لوگ ٹھیک ہے چچی تمہارے ماموں کی طرف گئی ہوئی ہیں تھوڑے دنوں کے لئے"

خضر نے اس کی غائب دماغی نوٹ کی اور جواب دیا

"جی ماما نے بتایا تھا کل میری بات ہوئی تھی ان سے"

حور نے دیوار پر لگی ہوئی وال کلاک پر نظر ڈالتے ہوئے خضر سے بولا

"تم نے اپنا نمبر مجھے نہیں دیا حور"

خضر نے اس کو دیکھتے ہوئے شکوہ کیا

"بس ویسے ہی دھیان نہیں گیا میرا"

حور نے باہر کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے ڈر تھا کہ زین یہی کھڑا نہ ہو۔۔۔ زین نے اسے ان لوگوں سے ملنے کے لیے منع کیا تھا اور اس وقت اس نے بھی ہامی بھری تھی مگر یہ بات وہ منہ پر تو خضر یا تاتیا سے نہیں بول سکتی تھی

"دھیان نہیں گیا یا تمہارے ہر بینڈ نے منع کیا"

خضر کے بولنے پر حور چپ ہی رہی

"خوب سمجھتا ہوں میں ایسے لوگوں کی منٹیلیٹی کو"

"ایسی بات نہیں ہے خضر بھائی مجھے واقعی دھیان نہیں رہا"

حور نے خضر کی بات کو تیزی سے کاٹ کر بولا اسے خضر کے منہ سے زین کے لئے اس طرح سننا اچھا نہیں لگا

"او کے چلو کر لیتا ہوں تمہاری بات پر یقین۔۔۔۔۔ یہ بتاؤ گھر کب آو گی "

خضر نے مزید اس ٹاپک پر بات نہ کرتے ہوئے حور سے گھر آنے کا پوچھا

"جی ان شاء اللہ جلد ہی چکر لگاؤں گی "

حور نے دوبارہ گھڑی پر نظر ڈال کر کہا اور دل میں دعا کی کے ٹائم یہی پہ رک جائے

"او کے میں چلتا ہوں۔۔۔ جلدی گھر پہ چکر لگاؤ سب یاد کر رہے ہیں تم کو "

خضر نے اٹھتے ہوئے کہا

وہ حور کا بار بار وال کلاک کی طرف دیکھنا نوٹ کر گیا تھا جو بھی تھا وہ اسے کسی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا

حور بھی فوراً اپنی جگہ سے اٹھ گئی اب کے اس نے مروتا بھی دوبارہ بیٹھنے یا چائے وغیرہ کے لئے نہیں کہا کیونکہ

یہ اخلاق نبھانا اس کو کافی مہنگا پڑ سکتا تھا۔۔۔ اس لیے وہ چاہتی تھی خضر جلد سے جلد یہاں سے چلا جائے اور خضر

کے جاتے ہی اس کی روکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔۔۔۔۔ وہ وہی کاوچ پر بیٹھ گئی ابھی پانچ منٹ گزرے ہونگے دوبارہ بیل بجی وہ فوراً اٹھ کر دروازہ کھولنے کے لئے آگے بڑھیں دروازہ کھولتے ہی زین کا چہرہ نظر آیا

"سویٹ ہارٹ اتنے بے صبری سے انتظار کر رہی تھی اپنے معصوم سے شریف سے شوہر کا ایک سیکنڈ میں ہی دروازہ کھول دیا" زین اندر داخل ہوتے ہوئے بولا

حور نے مسکرانے پر اکتفا دیکھا وہ ابھی بھی ڈری ہوئی تھی "اگر زین کو پتہ لگ جائے تو؟؟؟

"کیا ہوا کس سوچ میں گم ہو گئی مسسز"

زین نے حور کے چہرے کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے

کہا

"کچھ نہیں دیر کیوں ہو گی تمہیں آنے میں"

حور نے جلدی سے بات بنائی جبکہ آج دیر سے آنے کا وہ جتنا شکر ادا کرتی ہوں اتنا کم تھا

"میری جان ٹریفک کی وجہ سے ٹائم لگ گیا تم نے مس کیا مجھے"

وہ اسے بانہوں میں لیے ہوئے پوچھ رہا تھا

"ہہم کیا تھا"

وہ اس کے سینے میں منہ چھپا کر اتنا ہی کہہ سکی

"تم ٹھیک ہو حور" زین نے اس کا چہرے دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے کچھ کھوجنے کی کوشش کی

"مجھے کیا ہونا ہے بالکل ٹھیک ہو۔۔۔ تم بتاؤ شاپنگ کرانے کا ارادہ ہے کہ نہیں"

حور نے اس کی تجسس بھری نظروں کو دیکھا فریش موڈ کر کے بولی ابھی تو بچ گئی تھی کہیں اپنے رویے سے نہ پکڑی جائے

"ارادہ تو ہے سویٹ ہارٹ مگر پہلے یہ بتاؤ فون پر کیا کہا جا رہا تھا صبح۔۔۔ معصوم اور شریف شوہر کی دھونس اور دھمکی نہیں چلے گی اور چپ کر کے آفس کا کام کیا جائے۔۔۔ کیوٹ سی پیاری سی وائی فائف ابھی بڑی ہے بات نہیں کر سکتی"

زین آنکھوں میں شرارت لیے ہوئے صبح والی بعدیاد دلا رہا تھا اور مسکرا کر قدم آگے بڑھا رہا تھا حور مسکرا کر پیچھے ہوتے ہوئے صوفے پر گری اس سے پہلے وہ اس کے اوپر جھکتا حور نے کشن اٹھا کر بیچ میں دیوار بنا دی

"اگر تم نے میرا میک اپ خراب کیا تو میں پروگرام کینسل کر دوں گی" حور نے اپنی طرف سے دھمکی دی

"پروگرام تو خود ہی کینسل ہو چکا ہے اب تو میری کیوٹ سی پیاری سی وائف کا خیر منانے کا وقت آ گیا ہے"

زین کشن دور پھینکتے ہوئے حور کی گردن پر جھکا

"زین پلیز ہٹو ہمیں چلنا ہے دیر ہو رہی ہے"

حور نے دونوں ہاتھوں کو زین کے سینے پر رکھ کر خود سے دور کیا

"میرے خیال میں شاپنگ کا پروگرام کل نہ رکھ لیں "

زین نے دوبارہ حور کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کرتے ہوئے سستی سے کہا

"اگر تم نے واقعی میری بات نہ مانی تو میں تم سے ناراض ہو جاؤ گی "اب کے حور نے سیریز ہو کر دھمکی دی

زین سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس کو گھورتے ہوئے کہنے لگا

"یہ صرف تمہارے ہی اندر اتنی ہمت ہے کہ تم دھمکی دے کر زین سے کچھ بھی منوا سکتی ہوں "

وہ اٹھتے ہوئے بولا

حور کے چہرے پر فخریہ مسکراہٹ آئی

اس نے کب سوچا تھا کوئی اتنا چاہنے والا ناز اٹھانے والا اس کی زندگی میں اچانک آجائے گا۔۔۔ مگر وہ کیوں نہ آتا
اس کی زندگی میں اس کے پرنس کو تو آنا ہی تھا

آج فضا کی بارات کا فنکشن تھا حور آئینے کے آگے کھڑی ہوئی فائنل ٹچ دے رہی تھی پیچ کمر کا فراک میں اس
کے نازک سر اپا ہمیشہ کی طرح دلکش لگ رہا تھا زین روم کے اندر آیا اور سبھی سنووری حور کو آئینے کے سامنے کھڑا
دیکھ کر قریب آیا

"کیسی لگ رہی ہوں میں؟؟ میک اپ اوور تو نہیں لگ رہا"

حور نے آئینے میں دیکھ کر زین سے سوال کیا

"ہمیشہ کی طرح حسین بالکل اپنے نام کی طرح"

حور کے گرد دونوں ہاتھ حائل کر کے حور کے کندھے پر اپنی چپن رکھتے ہوئے بولا

"تمہیں اندازہ ہے تم کتنی ظالم بیوی ہو"

زین آئینے سے حور کو دیکھتے ہوئے کہا

"وہ بھلا کیوں"

حور نے حیرت سے پوچھا

"شوہر تو تمہارے حسن کا پہلے سے ہی دیوانہ ہے اس طرح ہتھیار سے لیس ہو کر مزید تڑپانا ظلم نہیں تو اور کیا ہے"

وہ بہت سنجیدہ لہجے میں کہہ رہا تھا

"زین تم سے ایک بات پوچھوں"

حور نے بھی اس کی طرح سنجیدہ لہجے اختیار کیا

"ہہم پوچھو"

وہ ابھی بھی حور کے کندھے پر اپنی چن ٹکائے ہوئے کھڑا تھا

"تمہیں رومینٹک فلمیں بہت پسند ہے کیا"

حور معصومیت سے بولی

"نہیں سویٹ ہارٹ یہ میرے سچے جذبات ہیں، جو تمہارے سامنے آتی ہی اٹھ آتے ہیں"

لہجہ زین کا ابھی بھی سنجیدہ تھا جب کہ آنکھوں میں شرارت کا عنصر نمایاں تھا

"مجھے تو ایسا لگتا ہے تم بچپن میں بھی عاشق مزاج ہوں گے"

زین کے ہاتھوں کا حصار توڑ کر وہ بیڈ سے دوپٹہ اٹھا کر کاندھے پر سیٹ کرنے لگی

"ہاں یہ تم نے بالکل ٹھیک کہا انفیکٹ پہلا عشق مجھے میرے بچپن میں اپنے اسکول کی لڑکی سے ہوا تھا"

زین اب مسکراتے ہوئے کہنے لگا

"واقعی"

حور نے حیرت سے آنکھیں پھیلا کر کہا

100% "سچ"

وہ اب بھی مسکرا رہا تھا

"تو پھر شادی بھی اس چڑیل سے ہی کرنی تھی نا"

حور نے جل کر کہا

"باہا ہا تم جیسے ہو رہی ہو شاید۔۔۔ ویسے ہونا بھی چاہے وہ تھی بھی بہت حسین"

زین نے انگوٹھے سے حور کے نچلے ہونٹ پر تل سہلاتے ہوئے کہا اسے حور کا یہ روپ دیکھ کر جیسے مزا آ رہا تھا

"ہو گی حسین مجھے کیا۔۔۔ میں بھلا کیوں جلوں گی اس چڑیل سے۔۔۔۔۔ جلدی چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے "

حور نے منہ بناتے ہوئے کہا

"مجھے ایسا لگ رہا ہے، ہمیں آج کا پروگرام کینسل کر کے گھر میں رہنا چاہیے "

زین نے خود پر پر فیوم چھڑکتے ہوئے کہا

"اور ہمیں ایسا کیوں کرنا چاہیے "

حور نے اسی کے انداز میں پوچھا

"پھر میں تمہیں وہ ساری رومینٹک موویز کا بتاؤں گا جو میں نے اب تک دیکھی ہیں "

زین نے اب پر فیوم حور پر چھڑکتے ہوئے کہا

"میرا خیال ہے گھر میں کافی ٹائم گزر گیا، ہمیں فوراً نکلنا چاہیے "

حور نے زین کے ہاتھ سے پرفیوم لے کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

فضا پر دلہن بن کر خوب روپ آیا تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی مگر آنکھیں اور دل بالکل اداں تھا۔۔۔ پارلر سے بیٹکویٹ تک اس کو بدال نے لے کر جانا تھا۔۔۔ فضا کو دلہن کے روپ میں دیکھ کر ایک پل وہ بالکل ساکت رہ گیا، دل میں کہیں بہت درد محسوس ہوا۔۔۔ اس سوچ سے اس کی آنکھیں جلنے لگی کہ آج کے بعد اس پر کسی اور کا حق ہو گا ایک لمحے کے لیے اس کے دل نے چاہا گاڑی وہ کہیں اور دور بھگا کر لے جائے مگر اپنے خیالوں کو جھٹک کر اس نے فضا کے لیے بیک ڈور کھولا۔۔۔

فضا نے ایک شکوہ بھری نظر بلال پر ڈالی اس نظر میں جانے کیا کیا تھا بلال کا دل تڑپ گیا اور اس نے نظر چرائی اور گاڑی اسٹارٹ کر دی

**

مہمان تقریباً سارے ہی آچکے تھے زین بھی حور کو لے کر تھوڑی دیر پہلے پہنچا تھا، اشعر بلال کے دوست کے توسط سے انوائٹ تھا وہ بھی زین کے آنے سے دس منٹ پہلے ہی آیا تھا ساتھ میں شازیہ (اشعر کی ممی) بھی تھی اشعر نے حور کا ان سے تعارف کرایا وہ ان کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔۔ حور کی نظر تانیہ پر پڑی تانیہ بھی حور کو دیکھ کر مسکرائی اور اس کی طرف آئی

"کیسی ہی بھا بھی آپ"

تانیہ نے حور کو گلے لگاتے ہوئے پوچھا

"میں بالکل ٹھیک ہوں تم سناؤ کیسی ہو بہت پیاری لگ رہی ہو"

حور بھی خوش دلی سے ملتے ہوئے تانیہ سے بولی

تانیہ نے سوالیہ نظروں سے حور کی طرف دیکھا جیسے وہ پوچھ رہی ہوں یہ خاتون کون ہے جو مستقل اس کو مسکرا کر دیکھ رہی ہیں

"ان سے ملو تانیہ یہ اشعر بھائی کی امی ہیں "

حور نے تانیہ کا اشارہ سمجھتے ہوئے ان سے تعارف کروایا

"السلام علیکم! آنٹی کیسی ہیں آپ؟؟ تانیہ نے جلدی سے انہیں سلام کیا

"وعلیکم السلام بیٹیاں میں ٹھیک ہوں الحمد للہ آپ غالباً؟؟

"یہ بلال بھائی کی سب سے چھوٹی بہن تانیہ ہے"

حور نے شازیہ کو بتایا

شازیہ کو یہ اسکراف والی لڑکی بہت پسند آئی اور مزید باتوں کا سلسلہ جاری رہا

**

اگر تم نے اپنا دیکھنے کا یہ شغل بند نہیں کیا تو دوسرے سب لوگوں کو یہاں مشکوک ہو جانا ہے "

زین نے اشعر کو وہی جملہ لوٹایا جو اس نے فارم ہاؤس پر زین کو بولا تھا جب وہ حور کو دیکھ رہا تھا

"کیا پاگل تو نہیں ہو گئے ہو کیسی باتیں کر رہے ہو"

اشعر جو کہ کافی دیر سے تانیہ کو می اور حور سے باتیں کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا یوں اچانک زین کے بولنے پر بوکھلا گیا

"اب یاروں سے پردہ داری"

زین نے آبرو اچکا کر کہا

"یار دراصل ایسی بات نہیں ہے پسندیدگی صرف میری طرف سے ہے۔۔۔ اسے تو شاید معلوم بھی نہیں اور کچھ

اوٹ پٹانگ کر کے میں بلال کی نظروں میں اپنا امیج نہیں گرانا چاہتا، وہ بہن ہے اس کی اس لیے اپنے جذبات کا

اظہار میں نے تانیہ سے بھی نہیں کیا ہے۔۔۔ نا جانے وہ کیا سمجھے مُمی کو بھی یہ سوچ کر نہیں بولا میرے پر پوزل پر
بلال نہ جانے کیسے ری ایکٹ کرے "
اشعر نے زین کو تفصیل سے بتایا

"اشعر کسی کو پسند کرنا بری بات نہیں ہے، اگر تمہاری آنکھوں میں پسندیدگی کے علاوہ کوئی دوسرا غلط جذبہ تانیہ
کے لئے مجھے دیکھتا تو بلال کو پتہ چلنے سے پہلے میں خود تمہاری درگت بنا دیتا۔۔۔۔۔ کیونکہ تانیہ بلال کی جتنی بہن
ہے اتنی میری بھی ہے اور ایک بھائی ہونے کے ناطے مجھے اس رشتے پر میں کوئی برائی نظر نہیں آتی ہے جو تم
تانیہ کے لئے بھیجو گے اور بلال کو بھی برا نہیں لگے گا۔۔۔۔۔"

بے شک ہماری دوستی کو زیادہ عرصہ نہیں ہوا ہے مگر میں نے اور بلال نے وہ حالات دیکھیں ہیں جن میں سامنے
والے انسان کی پہچان اچھی طرح ہو جاتی ہے اور یقیناً تم تانیہ کے لئے بہترین انتخاب ثابت ہو گے "

جیسے ہی زین نے اپنی بات مکمل کی اس کے ساتھ موبائل پر کال آئی

"ہاں فیصل بولو"

زین کال ریسیو کرتے ہوئے بولا دوسری طرف سے جانے کیا کہا گیا جس کے جواب میں زین بولا

"نہیں ابھی مزید تین چار گھنٹے تک اسے اپنے پاس رکھو کوئی نقصان پہنچانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ کڑی نظر رکھو اور تین چار گھنٹے سے پہلے اسے فرار نہیں ہونے دینا"

زین بول رہا تھا اور اشعر بڑے غور سے سن رہا تھا

"کام ہو گیا ہے"

زین نے کال ڈسکنیکٹ کرتے ہوئے کہا اور اشعر نے سر ہلایا

مہمان سارے جمع ہو چکے تھے مگر بارات کا دور دور تک پتہ نہیں تھا اب رضیہ خالہ کو اور ان کے شوہر صابر کو تشویش ہونے لگی تھی سب بار بار پوچھ رہے تھے۔۔۔ صابر صاحب نے لڑکے والوں کو فون کیا تو انہوں نے عجیب اکتشاف کیا جس کو سن کر صابر صاحب ساکت رہ گئے

"بتائیں کیا کہ رہے ہیں وہ لوگ کب تک پہنچنے والے ہیں؟ کتنی دیر ہو گئی ہے۔۔۔ آپ خاموش کیوں ہیں بول کیوں نہیں رہے ہیں؟"

رضیہ خالہ نے ایک دم سوالات کی بوچھاڑ شروع کر دی شوہر کی حالت دیکھ کر ان کا دل آنے والے وقت سے ڈرنے لگا

"بولیے صابر صاحب جواب کیوں نہیں دے رہے ہیں کیا ہوا ہے کیا کہہ رہے ہیں وہ لوگ" رضیہ خالہ نے میاں کو جھنجھوڑ کر پوچھا جس سے وہ ہوش کی دنیا میں آئے

"وہ لوگ معذرت کر رہے ہیں برات لے کر نہیں آسکتے کیونکہ ذیشان شام سے نکلا ہوا تھا ابھی تک گھر نہیں پہنچا ہے۔۔۔ ان کے گھر میں خود ایک کہرام مچا ہوا ہے" صابر صاحب نے کھوئے کھوئے انداز میں بیوی کو بتایا

"یا اللہ اب کیا ہوگا"

رضیہ خالہ نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جب بلال نے پیچھے سے آکر انہیں تھام لیا۔۔۔ بلال بھی پوری بات سن چکا تھا یہ خبر اس کو بھی تشویش میں مبتلا کر گئی

"خالہ پلیز سنبھالیں اپنے آپ کو"

بلال میں انہیں سہارا دیتے ہوئے کرسی پر بٹھایا

"یہ کیا ہو گیا بلال ہمارے ساتھ۔۔۔ میرے اللہ یہ کیا غضب ہو گیا، اب کیا ہو گا ہم تو برباد ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ تماشا لگ گیا ہمارا تو، رضیہ خالہ مسلسل روئے جا رہی تھی صابر صاحب خود سر پکڑ کر ایک جگہ بیٹھ گئے تھے

"آپ مجھے نمبر دیں ان لوگوں کا میں بات کرتا ہوں ان سے "

بلال موبائل لے کر دوسری طرف سائنڈ پر گیا اور کال ملانے لگا مگر نیل جا رہی تھی کسی نے اٹھایا نہیں

"کیا ہو ابلال خیریت ہے سب"

اشعر نے اس کو دیکھ کر پوچھا زین بھی اس کے ساتھ ہی تھا، بلال نے ان دونوں کو ساری سچویشن بتائی ان دونوں نے بھی افسوس کا اظہار کیا

"خالو اور رضیہ خالہ کہاں ہیں"

زین نے بلال سے سوال کیا

"وہاں اس سائیڈ" بلال کے بتانے پر زین ان کے پاس چلا گیا وہاں دونوں میاں بیوی رورہے تھے اسجد اور ثانیہ کی ساس انہیں دلا سے دے رہی تھی زین کے آتے ہی انہوں نے رور کر زین کو سب بتایا زین بھی ان کے لئے بلال کی طرح ہی گھر کا فرد تھا۔

"ہمارا تو مناشہ لگ گیا، باہر اتنے سارے لوگ کس کس کو ہم کیا جواب دیں گے۔۔۔ میری فضا کی زندگی برباد ہو گئی کون کرے گا اس سے شادی"

رضیہ خالہ رور کر ہلکان ہو گئی

"خالہ اگر میں ایک بات کہوں تو آپ مانیں گی میری بات۔۔۔۔ فضا کو میں اپنی بہن سمجھتا ہوں کبھی اس کے لئے برا مشورہ نہیں دوں گا۔۔ ابھی موقع کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے جبکہ پورا ہال مہمانوں سے بھرا ہوا ہے اور وہ لوگ اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ لڑکا ان کا غائب ہو گیا ہے اور پتہ نہیں کب تک اس کا پتہ لگے تو آپ اس کی جگہ پر اگر بلال سے فضا کی۔۔۔۔"

زین نے بات ادھوری چھوڑی خالہ نے زین کی بات سن کر حیرت سے اسے دیکھا انہیں تو بلال شروع سے ہی پسند تھا مگر بیٹی کی ماں اپنے منہ سے بات کیسے کہہ سکتی تھی اور ابھی بھی اپنے منہ سے کیسے کہہ سکتی تھی کہ میری بیٹی کو اپنالو

"بہت مناسب مشورہ دیا ہے بیٹا تم نے۔۔۔ وقت اور موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے سوچ کیا رہے ہیں بھائی صاحب رضیہ بولو کچھ۔۔۔۔۔ سب مہمان پوچھ رہے ہیں برات کا۔۔۔۔۔ جو کچھ بھی کرنا ہے ابھی ہی وقت ہے کسی ایرے غیرے کے پلے نہیں باندھ رہی ہوں اپنی بیٹی کو بلال اپنا ہی بچہ ہے "

ثانیہ کی ساس نے اپنی بہن اور بہنوئی کو سمجھانا چاہا

"میں بلال سے کیسے کہوں ہماری عزت رکھ لے"

وہ روتے ہوئے کہنے لگی

"آپ اس کی فکر نہ کریں میں بات کرتا ہوں بلال سے آپ پریشان مت ہوں "

زین نے انہیں دلاسا دیتے ہوئے بلال سے بات کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر لی وہاں سے چلا گیا

"یہ کیا کہہ رہے ہو زین یہ کوئی موقع ہے اس پریشانی میں ایسی بات کرنے کا"

بلال جو پہلے ہی پریشان تھا زین کی بات سن کر ہکا بکا رہ گیا

"بہی موقع ہے بلال ایسی بات کرنے کا۔۔۔ جاودیکھو خالا خالو کو کس طرح بے بس نظر آرہے ہیں اور فضا۔۔۔"

اس کا سوچو تم، پلیر دماغ سے سوچ کر جواب دو اس مشکل وقت میں اپنی ہی اپنوں کے کام آتے ہیں"

زین نے بلال کو ریسائٹ سے سمجھانا چاہا

"یہ سب کیسے میرا مطلب؟؟؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا" بلال اس سچویشن میں واقعی پریشان ہو گیا تھا

"مطلب تمہیں ابھی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔۔۔۔ تو ٹھیک ہے اس شادی ہال میں کوئی ایک انسان تو ایسا ملے گا

جو ترس کھا کر فضا کو اپنا لے بلکہ کوئی اور ہی کیوں میں اشعر سے بات کرتا ہو"

زین کے بولتے ہیں بلال چننا

"زین تم ایسا کیسے بول سکتے ہو جب کہ تم معلوم بھی ہے"

پتہ نہیں وہ غصے میں کیا بولنے والا تھا مگر رک گیا

"وقت گزر رہا ہے بلال مجھے بتاؤ رضیہ خالہ اور خالو تم سے آس لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں انہیں جا کر میں کیا جواب دو"

زین نے دو ٹوک انداز میں بلال سے پوچھا

"ٹھیک ہے میں راضی ہوں"

بلال نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا

جلد سے جلد نکاح خواں کو بلایا گیا نکاح کا مرحلہ طے ہوا، نکاح کے بعد رخصتی کا مرحلہ بھی عمل میں آیا اس طرح
فضاماں باپ کی دعاؤں کے ساتھ بلال کے سنگ رخصت ہو کر چلے گئی

"میں تو ابھی تک شک میں ہوں زین یہ سب کیا ہوا ہے آج" حور نے اپنی چوڑیاں اتارتے ہوئے زین سے کہا جو بیڈ پر بیٹھا ہوا کچھ سوچتے ہوئے اس کو کنگ کر رہا تھا

"کیوں کیا ہوا اس میں شک ہونے والی کیا بات ہے"
اس نے سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتے ہوئے کہا

"کیوں نہیں ہے بھلا ایسی بات۔۔۔ ایسا سب کچھ تو فلموں اور ڈراموں میں دیکھا ہے۔۔۔ ریکل لائف میں کہاں ہوتا ہے جو آج شادی میں ہوا ہے"
حور اب اپنے دوسرے ہاتھ کی چوڑیاں اتار رہی تھی

"یہ سب کچھ بھی زندگی کا ایک حصہ ہے سویٹ ہارٹ۔۔۔ اب میرا اور تمہارا نکاح ہی دیکھ لو یہ بھی تو کسی فلم کی اسٹوری جیسا لگتا ہے "

زین نے حور کے گلے سے چین اتارتے ہوئے کہا

"خیر ایسا تو میں نے کسی فلم میں بھی نہیں دیکھا ہے کہ گن پوائنٹ پر نکاح ہوا ہو"

حور زین کے ہاتھ گردن سے ہٹاتے ہوئے سے بولی

"لگ پچہ جاتا تو میں اگر میں اس دن موبائل سے کال ملا دیتی اور پولیس وہاں آجاتی "

حور نے ڈرانے والے انداز میں کہا

"پھر تو سبھی بہت خوش ہوتے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ جیل میں ہوتا اور تھوڑے دنوں بعد تمہاری تمہارے

کزن کے ساتھ مگنی "

زین سرد انداز اختیار کرتے ہوئے کہا

گفتگو کب اپنے ٹریک سے ہٹ کر غلط موڑ پر چلے گئی حور کو بھی اندازہ نہیں ہوا

"میرا وہ مطلب نہیں تھا زین اگر کسی بھی لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔۔"

حور نے زین کو وضاحت دینی چاہیے

"N0w leave this topic "

زین نے حور کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔ زین کو کب کیا بات بری لگی اسے خود بھی نہیں پتا چلا

"زین تم غلط سمجھ رہے ہو مجھے وضاحت تو۔۔۔۔۔"

حور نے دوبارہ سمجھانا چاہا

"اسٹاپ اٹ سمجھ میں نہیں آرہا تمہیں"

زین آؤٹ آف کنٹرول ہو کر ایک دم چیخا اور حورو ہی سہم کر اسے دیکھنے لگی

"تم سو جاؤ مجھے کام ہے"

اپنا لیپ ٹاپ لے کر وہ روم سے چلا گیا

"کتنا بد تمیز انسان ہو جاتا ہے یہ شخص غصے میں۔۔۔۔ ذرا بھی احساس نہیں کرتا۔۔۔ بد لحاظ کہیں کا، وضاحت کر تو رہی تھی۔۔۔ مگر نہیں"

وہ آنکھوں میں آئے ہوئے آنسو صاف کر رہی تھی

زین دوبارہ بیڈ روم میں آیا اور اپنا سگریٹ اور لائٹر اٹھایا، ایک نظر حور پر ڈالی تو اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھیں اسے مزید غصہ آیا

"میں نے تمہیں سونے کے لئے کہا تھا رونے کے لئے نہیں کس بات کا ماتم منار ہی ہو ہاں؟؟؟"

اب وہ حور کے سر پر کھڑا ہوا جانے اسے کیا کیا بول رہا تھا

"تم بہت برے ہو زین۔۔۔۔ چلے جاؤ اس وقت روم سے"

حور کو مزید رونا آنے لگا

اب وہ زین کے پیار کی عادی ہو گئی تھی یہ روپ، یہ رویہ اسے بری طرح ہرٹ کر رہا تھا

"آخر مجھے کیوں اتنا غصہ آ گیا تھا۔۔۔ مجھے اس طرح اور ری ایکٹ نہیں کرنا چاہیے تھا مگر یہ سوچ کے مجھے جلا کر رکھ دیتی ہے اگر میں لا علم رہتا اور خضر کے ساتھ حور کی۔۔۔"

اس سے زیادہ وہ آگے سوچ نہیں سکا اور لپ ٹاپ بند کر کے وہ دوبارہ سکریٹ سلگانے لگا

کافی دیر بعد جب وہ روم میں آیا تو حور دوسری طرف کروٹ لئے ہوئے لیٹی تھی وہ بھی برابر میں آکر لیٹ گیا۔۔۔ اس نے حور کا رخ اپنی طرف کرنا چاہا حور نے بری طرح اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔ دونوں ہی جاگ رہے تھے مگر دونوں نے اپنی اپنی جگہ خاموش تھے

آج اس کے ساتھ کیا ہوا تھا یہ سوچ سوچ کر اس کا دماغ شل ہو رہا تھا بلال سے ذیشان تک، پھر دوبارہ بلال تک کا سفر۔۔۔ دعائیں یوں بھی پوری ہو سکتی ہے جب ان کی امید ختم ہو جائے اس کو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔ اس نے بلال کو بہت چاہا تھا ہر دعاؤں میں مانگا تھا مگر جب اس کو یقین ہو گیا کہ وہ اس کی قسمت میں نہیں ہے پھر اللہ سے دعاؤں میں اسے مانگنا بھی چھوڑ دیا۔ مگر جب اس نے امید چھوڑ دی تو وہ بن مانگے اس کی زندگی میں شامل ہو گیا۔۔۔ اگر سب کچھ نارمل طریقہ طریقے سے اس کی زندگی میں ہوتا تو وہ اپنے آپ کو دنیا کی خوش نصیب لڑکی سمجھتی مگر اب اسے ایک بات کا دکھ تھا

"بلال مسعود تم نے مجھے محبت بھیک میں بھی دینا گوارا نہیں کری، لڑکی ہو کر میں نے پہل کی، اپنی جذبات کا اظہار کیا مگر تمہارے آگے وہ جذبات بے معنی تھے لیکن آج تم نے یہ ثابت کر دیا کہ تمہاری نظر میں میری محبت سے بڑھ کر ہمدردی کا جذبہ تھا اور اسی جذبے کی وجہ سے تم نے مجھے قبول کیا ہے۔۔۔ لفظ ہمدردی سوچ کر فضا

کی آنکھ میں آنسو آگئے جس کو صاف کر کے وہ اٹھی اور اپنے بھاری لیٹنگ ہیوی جیولری اور میک اپ سے خود کو آزاد کروایا ہلکا سا سوٹ (جو کہ تھوڑی دیر پہلے تانیہ دے کر گئی تھی) پہنا اور آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی

کافی دیر بعد بلال کمرے میں داخل ہوا تو فضا کو سوتے ہوئے پایا اس نے فضا کو نظر بھر کر دیکھا سادہ سے روپ میں نیند کی وادیوں میں ڈوبی ہوئی وہ اسے خفا خفا لگی۔۔۔ مگر اسے یقین تھا وہ اسے جلد منالے گا ویسے بھی محبت کرنے والے زیادہ دیر تک خفا نہیں رہ سکتے وہ وارڈروب سے کپڑے نکال کر چھینچ کرنے چلے گیا

حور کی صبح آنکھ کھلی تو کمرے میں اپنے آپ کو تنہا پایا وہ اٹھ کر کچن میں گئی، وہاں پر کوئی بھی نہیں تھا واپس آ کر وہ دوبارہ لیٹ گئی۔۔۔۔۔ اسے اپنی طبیعت میں عجیب بوجھل پن محسوس ہو رہا تھا کیا کوئی شخص اتنی جلدی اپنا عادی بنا لیتا ہے اس کے بنا آپ کو کچھ اچھا نہیں لگتا اور اپنی عادت ڈال کر یہ رویہ رکھنا یہ بھی تو ظلم ہے خیر ظالم تو وہ شروع سے ہی تھا حور نے سوچتے ہوئے دوبارہ آنکھیں موند لیں



زین آفس میں بیٹھا ہوا کل رات والے اپنے رویے کو سوچ رہا تھا

"مجھے اتنا ہارش نہیں ہونا چاہیے تھا وہ تو نارمل بات کر رہی تھی میں بلاوجہ میں غصہ کر گیا۔۔۔ صبح بنا بتائے اسے آفس آگیا کتنا ہرٹ ہوئی ہوگی اب تک تو سو کر اٹھ گئی ہوگی"

زین نے حور کو کال کرنے کے لئے موبائل کی طرف ہاتھ بڑھایا تو بلال روم کے اندر آیا

"تم۔۔۔ تم آج آفس میں کیا کر رہے ہو" زین نے حیرت سے بلال کو دیکھا اور موبائل واپس ٹیبل پر رکھ دیا

"ظاہری بات ہے یار آفس میں بندہ کام کرنے کے لئے آتا ہے"

بلال نے بیٹھتے ہوئے زین کو جواب دیا

"وہ تو ٹھیک ہے مگر کل ہی تمہاری شادی ہوئی ہے"

زین نے جیسے اسے یاد دلایا

"اور شادی کس انداز اور کن حالات میں ہوئی ہے"

بلال نے کل والا واقعہ یاد کر کے کہا

"چلو تم نہ سہی فضا تو خوش ہو گی نا۔۔ ایک بیوقوف! جیسے وہ غلطی سے دل دے بیٹھی تھی اب اس کی زندگی میں شامل ہو گیا ہے"

زین نے ہنسی چھپاتے ہوئے کہا

"خوش! ایسی ویسی۔۔۔ میرے کمرے میں آنے پر محترمہ نے میرا استقبال اپنے خراٹوں کی آواز سے کیا" بلال نے جل کر کہا

"ہا ہا ہا تمہارے جیسا خشک بندہ ایسے ہی ویکم کو مستحق ہے"

زین نے آپ کے ہنستے ہوئے کہا

بلال نے زین کو گھور کر دیکھا اتنے میں اشعر بھی آفس آگیا

"ارے یہ کیا دلہے صاحب بھی آفس آگئے صبح صبح"

اشعر نے حیرت سے بلال کو دیکھتے ہوئے کہا

"بند کرد اب تم دونوں میرا ریکارڈ لگانا ورنہ شہید ہو جاؤ گے میرے ہاتھوں"

اشعر اور زین نے بلال کو دیکھ کر اپنی ہنسی دبائی

شام میں ویسے کی تقریب تھی جو کہ بلال کے منع کرنے پر بھی زین نے اپنی طرف سے ریسٹورینٹ میں رکھی اور کل والے خاص خاص لوگوں کو مدعو کیا

بلال گھر پہنچا تو فضا کا سامان (فرنیچر) اس کے روم میں رکھا جا رہا تھا البتہ فضا اسے کہیں نظر نہیں آئی۔۔۔ باتوں ہی باتوں میں اسے پتہ چلا کہ وہ تانیہ کے ساتھ پار لر گئی ہوئی ہے، صبح وہ فضا کے اٹھنے سے پہلے ہی آفس نکل گیا

تھا اس لیے اب تک فضا اور بلال کا سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔ رضیہ خالہ سے اسے یہ بات بھی پتہ چلی کہ آج صبح ہی ان کے گھر ذیشان کے گھر والے ذیشان سمیت آئے کافی شرمندہ تھے اور معافی بھی مانگ رہے تھے مگر تصور وار وہ بھی نہیں تھے کیونکہ ذیشان جب گھر سے نکلا تو اس کو بے ہوش کر کے گاڑی میں ڈال دیا گیا، ہوش میں آنے کے بعد اسے چار سے پانچ گھنٹے قید میں رکھا پھر بنا کچھ مانگے یا نقصان پہنچائے چھوڑ دیا گیا۔۔۔ یہ کیا معمہ تھا بلال کو خود بھی اس وقت سمجھ میں نہیں آیا۔۔۔ اس نے سوچا شاید اس طرح فضا اور اس کا ملن لکھا ہوا تھا

زین گھر پہنچا بیل بجانے پر بھی حور نے دروازہ نہیں کھولا کیڑے سے لاک کھول کر وہ گھر میں داخل ہوا۔۔۔ تو حور بڑے انہماک سے ٹی وی دیکھ رہی تھی شاید یہ اس کی ناراضگی کا اظہار تھا۔۔۔ مسکراہٹ دبا کر وہ بھی کاوچ پر اس کے پاس بیٹھ گیا

"شوہر جب گھر آتا ہے تو اچھی بیویاں شوہر سے چائے پانی کا پوچھتی ہیں، چلو وہ نہ پوچھے بندہ سلام دعا ہی کر لیتا ہے"

زین نے حور کو دیکھتے ہوئے سنجیدہ لہجہ بناتے ہوئے کہا

"جی صحیح کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔ یقیناً یہ اچھی بیویوں کی خصوصیت ہے"

حور نے ٹی وی پر نظرین جماتے ہوئے جواب دیا

"تو یعنی تم یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ تم اچھی بیوی نہیں ہو"

زین تھوڑا سا کھسک کر اس کے پاس بیٹھا اور اپنا ہاتھ پھیلا کر حور کے شولڈر پر رکھا

"یقیناً اچھی بیوی اچھے شوہروں کو ہی ملتی ہیں"

اب بھی جواب ٹی وی کی طرف دیکھتے ہوئے دیا گیا اور تھوڑا دور ہو کر صوفے پر بیٹھ گئی

"یعنی میں اچھا شوہر نہیں"

زین نے حور کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیتے ہوئے پوچھا وہ مسلسل ناراض سی حور کو دیکھ رہا تھا

"اپنے بارے میں آپ کو خود زیادہ اچھا پتہ ہو گا۔۔۔ میں کیا کہہ سکتی ہوں"

حور نے اپنا ہاتھ زین کے ہاتھوں سے آزاد کراتے ہوئے بولا

"تو پھر یہ بتاؤ کہ اچھا شوہر بننے کے لئے کیا کرنا پڑے گا" اب کے زین نے دونوں ہاتھوں سے حور کا چہرہ تھام کر۔۔۔ رخ اپنی طرف کیا جو کہ مسلسل ٹی وی کی طرف تھا

"مجھے کیا پتا یہ بھی جا کر کسی اچھی شوہر سے پوچھئے"

حور نے زین کے دونوں ہاتھ اپنے منہ سے ہٹائے اور اٹھنے لگی

"معافی نہیں ملی گی کیا آج"

زین نے اس کا ہاتھ تھام کر واپس بھٹایا

"پہلے کان پکڑو"

حور نے شرط رکھی

"او کے جناب"

زین نے حور کے دونوں کان پکڑ لئے جس پر اس کو ہنسی آگئی اور حور کو ہنستے ہوئے دیکھ کر زین خود بھی مسکرا دیا

"اگر آب آئندہ تم نے مجھ پر بلا وجہ میں غصہ کیا تا تو یاد رکھنا بہت برا ناراض ہوگی میں پھر مناتے رہنا"

حور نے زین کو دان کیا

"او کے سویٹ ہارٹ مگر ایک بات ہے تم غصے میں آپ جناب کر کے شوہر کو عزت دے دیتی ہوں"

زین نے حور کو چھیڑتے ہوئے کہا جس پر حور نے آنکھیں گھمائی

"ویسے کان پکڑ کر سوری کرنے کے علاوہ بھی ایک اور طریقہ ہے جس سے سوری کیا جاتا ہے "زین کہتے ہوئے حور کی طرف جھکا حور اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر جلدی سے صوفے سے اٹھ گئی زین ہنستا ہوا ریموٹ سے چینل چینج کرنے لگا

حور اور زین ویسے کی تقریب میں پہنچے بلال سے ریسپشن پر ملاقات ہوئی فضا ویسے کی دلہن بن کر بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ حور تانیہ سے باتیں کر رہی تھی اچانک اسے اپنی طبیعت بو جھل سی محسوس ہو رہی تھی بلکہ صبح سے ہی وہ اپنی طبیعت میں بو جھل پن سا محسوس کر رہی تھی۔۔۔ اس نے زین سے گھر چلنے کے لئے کہا

"خیریت کیا ہوا تمہیں"

اس نے حور کا زرد پڑھتا ہوا چہرہ دیکھ کر کہا

"مجھے کچھ اچھا فیل نہیں ہو رہا"

حور نے جواب دیا

"او کے چلو پھر گھر چلتے ہیں"

زین نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

مگر جیسے ہی حور کھڑی ہوئی اسے زور سے چکر آیا اس سے پہلے وہ گرتی زین نے آگے بڑھ کر اسے تھام لیا

"کیا ہوا حور تم ٹھیک ہو"

زین نے فکر مندی سے پوچھا

تانیہ اور شازیہ کے علاوہ اشعر اور بلال بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے

"نہیں میں ٹھیک ہوں آنکھوں کے آگے اندھیرا سا آگیا تھا مگر اب ٹھیک ہے" اس نے سب کی نگاہیں اپنے اوپر

مرکوز ہوتے ہوئے دیکھ کر کہا

"مجھے لگتا ہے ہمیں چلنا چاہیے"

زین نے بلال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں میرا بھی خیال ہے تم لوگ نکلو"

بلال نے زین کی بات کی تائید کی

"بیٹا کسی ڈاکٹر کو دکھاتے ہوئے گھر جانا"

شازیہ نے مشورہ دیا

"جی آئی"

زین نے جواب دیا

سب سے اجازت لے کر حور کو سہارا دیتے ہوئے وہ گاڑی تک لے کر آیا

"تم ٹھیک ہو حور" گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے زین نے ایک نظر حور پر ڈالتے ہوئے پوچھا

"میں ٹھیک ہوں زین بس طبیعت تھوڑی ڈل ہو رہی ہے نیند لو گئی تو فریش ہو جائے گی"

حور نے اپنے طور پر زین کو مطمئن کرنا چاہا مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکی

زین نے گاڑی ایک کلینک کے پاس روکی

"مجھے لگتا ہے، ہمیں چلنا چاہیے" حور نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا

"میرا خیال ہے آنٹی ٹھیک کہہ رہی تھیں چیک اپ کروالینا چاہیے۔۔۔ میں مطمئن ہو جاؤں گا شاباش اترو"

زین نے اپنی طرف کا ڈور کھولتے ہوئے حور سے کہا

ڈاکٹر کے چند سوالات کے بعد اس کا ایک ٹیسٹ کروایا مبارکباد کے ساتھ گڈ نیوز سنائی

اس خبر سے دونوں ہی اپنی اپنی جگہ خوش تھے زین کو اپنی خوشی اور فیلڈنگ کا اظہار سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس انداز میں کرے جبکہ حور اپنی جگہ نظریں جھکائے بیٹھی ہوئی تھی حیا کا رنگ اس کے چہرے پر واضح تھا جو زین کو بہت اچھا لگ رہا تھا ان دونوں نے خاموشی سے گھر کا راستہ طے کیا۔۔۔۔۔ گھر پہنچ کر حور ڈریس چینج کرنے کے ارادے سے کپڑے لے کر اٹھیں تو زین نے اس کو روک کر بیڈ پر بٹھایا اور ہاتھ تھام کر کہنے لگا

"میں آج بہت خوش ہوں تم جانتی نہیں ہوں تم نے میری زندگی کو کتنا حسین بنا دیا ہے میں اپنے آپ کو دنیا کا خوش قسمت انسان تصور کرنے لگا ہوں۔۔۔۔۔ تم نے آج مجھے اتنی بڑی خوشی دی ہے اس کے لئے تھینکس بہت چھوٹا لفظ ہے "

زین نے حور کا ہاتھ اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے کہا
حور نے مسکراتے ہوئے زین کو دیکھا

"اور سنو مجھے بیٹی چاہیے بالکل پری جیسی "

وہ اس کا بلش ہوتا ہوا چہرہ دیکھ کر مزید گویا ہوا

دونوں ہی مستقبل کے حسین تصور میں کھوئے ہوئے تھے یہ جانے بغیر کے آنے والے وقت کو کسی کو نہیں پتہ
ہوتا

فضاروم میں آکر ڈریس چینج کرنے کے ارادے سے اٹھی ہی تھی کہ بلال روم میں آگیا

"کیسی ہو"

بلال نے فضا کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے پوچھا

"جیسی لگ رہی ہوں ویسی ہی ہوں"

اس نے سیدھا جواب تو بلال کو دینا سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔ فضا وار ڈروب سے اپنے کپڑے نکالنے لگی

"یعنی بہت حسین" بلال نے فضا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

"پلیز بلال ڈرامے بند کرو اپنے"

اس نے بلال کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا

"اوکے مگر اتنی جلدی چیخ کیوں کر رہی ہوں ابھی تو میں نے سہی سے دیکھا بھی نہیں"

اس نے فضا کا ہاتھ سے کپڑے لیتے ہوئے کہا

"میں نے ابھی ابھی کہاں تھا اور پھر کہہ رہی ہوں ڈرامے بند کرو"

فضا نے اس کے ہاتھ سے اپنا ڈریس لیا اور آگے بڑھ گئی

دھلے ہوئے چہرے کے ساتھ کپڑے چنچ کر کے فضا روم میں واپس آئی تو بلال ویسے ہی کھڑا تھا

"مجھے پتا ہے فضا تم مجھ سے ناراض ہو حق بتا ہے تمہارا۔۔۔ مگر تم خود سوچو، اپنے اپکو میری جگہ پر رکھ کر تو تمہیں خود اندازہ ہوگا"

وہ اسے رسائیت سے سمجھانے لگا

"مجھے اس بارے میں یا کسی بھی بارے میں کوئی بھی بات نہیں کرنی ہے" فضا نے اپنا تکیہ اٹھایا اور صوفے پر رکھا

"اوکے مگر یہ تو قبول کر لو تمہارے لیے لایا ہوں منہ دکھائی"

بلال نے ایک ڈبہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"جہاں ہمدردی میں رشتے جوڑے جائیں وہاں یہ تکلفات ضروری نہیں ہوتے" اس نے ڈبے پر اک نظر ڈال کر بولا اور تکیہ سیٹ کر کے لیٹ گئی

بلال نے ڈبہ دراز میں رکھ دیا اور ڈریس لے کر خود بھی چینیج کرنے لگا

صبح حور کی آنکھ کھلی تو زین پہلے سے ہی اٹھا ہوا تھا حور کچن میں جا کر ناشتے کے لئے چائے کا پانی رکھنے لگی

"کیا ضرورت تھی اٹھنے کی ڈاکٹر نے ریسٹ کرنے کو کہا تھا نہ تمہیں"

وہ شاید حور کو اٹھتا ہوا دیکھ کر جلدی میں آ گیا منہ پر شیونگ کریم لگی ہوئی تھی

حور نے اس کو مسکرا کر دیکھا پھر اس کو شرارت سوچی اس نے چائے کا پانی کے چند چھیٹے لے کر زین کے اوپر چھڑکیں۔۔۔ جو اس کے پیچھے ہونے کے باوجود بھی منہ اور شرٹ پر آئے۔۔۔ حور ہنسنے لگی زین نے ابرو اچکا کر حور کو دیکھا

"اب تم کیسے بچو گی مسر"

وہ حور کے قریب آیا اور بھاگنے کا موقع دیئے بغیر پکڑ کر شیونگ کریم والا منہ حور کے منہ پر رگڑا

"نہیں زین پلیز نہیں"

جب تک حور کچھ بولتی وہ اپنی کاروائی مکمل کر چکا تھا

حور کا منہ شیونگ کریم سے سج چکا تھا

"اللہ بچائے تم سے تو، بس شروع ہو جایا کرو"

زین کو پیچھے کرتے ہوئے منہ بنا کر حور نے کہا

"سوئیٹ ہارٹ شروع تم ہوئی ہوں آج صبح صبح"

زین سامنے پڑے ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر حور کا منہ صاف کرنے لگا۔۔ اس طرح ٹشو سے منہ صاف کرنے پر اس کو "شاہ" یاد آیا، حور زین کو دیکھنے لگی

"کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہوں"

زین چاہتا تھا وہ اسے خود سے شاہ کا پوچھے یا بتائے، اس پر اعتبار کرے

"نہیں کچھ نہیں جاو منہ دھو کر آؤ ناشتہ ریڈی کرتی ہوں"

حور نے کیبنٹ سے کپ نکالتے ہوئے کہا

"زین کو شاہ کے بارے میں بتاؤں کیا پتہ زین کو یہ ذکر پسند نہ آئے ویسے بھی اس نے یہ باور کرایا ہے کہ اسے کسی تیسرے کی مداخلت برداشت نہیں"

پیار کا رشتہ ان دونوں کے درمیان قائم ہو گیا تھا مگر شاید اعتبار کا رشتہ قائم ہونا ابھی باقی تھا

"ناشتہ ریڈی ہے زین آجاؤ"

حور نے بیڈروم کے دروازے سے جھانکتے ہوئے کہنے لگی

ویسے ہی موبائل کی رنگ ٹون بجی

لگتا ہے تمہاری ماما کی کال آگئی ہے "زین نے ڈریسر کے سامنے بال بناتے ہوئے بولا

"اتنی صبح صبح" حور کہتے ہوئے اپنے موبائل کی طرف بڑھی مگر ماما کی جگہ خضر کا نمبر دیکھ کر اس کے چہرے پر

ہوائیاں اڑ گئی

"خضر بھائی کو میرا نمبر کس نے دیا"

اس نے جلدی سے کال ڈسکنیکٹ کر کے موبائل off کیا

"کیا ہوا بات نہیں کی ماما سے "

زین نے حور کی طرف آتے ہوئے پوچھا

"ابھی بھوک لگ رہی ہے بعد میں کروں گی بات ناشتہ کر کے سکون سے "حور نے مسکراتے ہوئے نارمل انداز میں کہا اور روم سے چلی گئی اس کے پیچھے زین بھی روم سے نکل گیا

خضر نے موبائل کی طرف دیکھا اس کی کال کاٹ دی گئی تھی اس نے دوبارہ نمبر ٹرائی کیا تو سیل off تھا اس کا موڈ خراب ہو گیا۔۔۔

"شاید زین نے یہ حرکت کی ہو پر یہ بھی ہو سکتا ہے حور نے میری کال کاٹ دی ہو اور موبائل off کر دیا ہو۔۔۔۔۔ وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے کیوں نہیں کر سکتی ہوں زین کے ڈر سے ایسا کر سکتی ہے۔۔۔۔۔ چلو کال نا سہی اب جا کر ہی ملاقات کرنا پڑے گی

زین کے آفس جانے کے بعد وہ سارا دن یہی سوچتی رہی کہ خضر بھائی کو کیسے منع کرے آخر وہ خود کیوں نہیں سمجھ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

"کیا مجھے ان سے بات کرنی چاہیے نہیں نہیں اگر زین کو پتہ چل گیا تو؟ اس کے آگے وہ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنی زندگی میں خوش اور مطمئن تھی اس کے دماغ کے ساتھ ساتھ دل نے بھی زین کو اور اس سے جڑے رشتے کو قبول کر لیا تھا۔۔۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ زین کے اور اس کے درمیان کسی بھی قسم کی تلخ کلامی ہو اب تو ایک نئی وجہ بھی آگئی تھی جو اسے زین سے مزید محبت کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔

زین ہر لحاظ سے بہت اچھا شوہر ثابت ہوا تو لونگ کیسٹرنگ مگر ایک چیز جو اس میں بری تھی وہ اس کا غصہ تھا۔۔۔
خیر پرفیکٹ تو کوئی بھی انسان نہیں ہوتا حور کے سوچوں کا دھارا خضر سے دوبارہ زین کی طرف آگیا

زین آفس سے گھر آیا تو حور ٹیرس میں موجود سوچوں میں گم تھی اسے زین کے آنے کا احساس ہی نہیں ہوا

"کیا سوچا جا رہا ہے"

زین نے حور کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے کان میں سرگوشی کی

"تم کب آئے؟ آج جلدی آگئے آفس سے"

حور اس کے حصار میں آنے سے چونکی یا ڈری نہیں بلکہ اب وہ اس کے لمس کو پہچانتی تھی اور شاید اس کی عادی
بھی ہو گئی تھی

"ہاں آج جلدی آگیا۔۔ تمہارا سیل کیوں آف ہے دوپہر سے؟ کب سے کال ملا رہا تھا"

زین اس کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"بیٹری لو ہو گئی ہو گی چارج پر لگا دیتی ہوں، تم فریش ہو کر آؤ میں چائے لے کر آتی ہوں"

حور بات بناتے ہوئے زین سے الگ ہوئی

"حور کیا ہوا ہے کوئی بات ہے؟ اگر کوئی بات ہے تو تم مجھ سے شیئر کر سکتی ہوں"

حور جانے لگی تو زین نے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر غور سے حور کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا

"نہیں کوئی بات نہیں ہے بس ویسے ہی طبیعت ڈل سی ہو رہی ہے"

اف اک تو اس انسان کی آنکھوں کی جگہ ایکسے فٹ ہے فوراً ہی پتہ لگا لیتا ہے

"چائے رہنے دو چلو باہر چلتے ہیں میں کال بھی اس لئے کر رہا تھا تاکہ تمہیں بتا دو گا ناکالجز سے تمہارا اپائنمنٹ لیا ہے اچھا ہے پر اپر چیک اب ہو جائے گا۔۔۔ پھر وہاں سے اماں کے پاس ہسپتال چلے گئیں، تم اپنی ساس سے مل

لینا اور پھر تمھاری ماما کی طرف چلیں گے، تو پھر میں اپنی ساس سے مل لوں گا۔۔۔ کیا خیال ہے "زین پورا پلان بناتے ہوئے آخر میں حور سے اپنا مشورہ مانگا

"تم میری ماما سے ملو گے"

حور نے حیرت سے پوچھا

"اگر تم ملو انا چاہو تو ضرور"

زین حور کے گال چھوتے ہوئے بولا، وہ اس کو خوش دیکھنا چاہتا تھا اور اس کی خوشی کے لئے اتنا تو کر سکتا تھا

"تم ان سے ملو گے تو مجھے بہت اچھا لگے گا زین"

حور نے خوش ہوتے ہوئے کہا

"تو چلو شاباش جلدی سے ریڈی ہو جاؤ"

زین نے کاوچ پر بیٹھتے ہوئے ٹی وی آن کر لیا

ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد ٹیسٹ لکھے اور چھوٹی عمر اور لیپرگینینسی کی وجہ سے احتیاط بتائی۔۔۔ وہاں سے
زین حور کو نادیدہ بیگم کے پاس لے کر آیا وہ حور کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی بہت ساری دعائیں دی۔۔۔ خوشخبری کا
پتہ چلا تو بہت ساری احتیاط کا کہا اور زین کو اس کا خیال رکھنے کی تلقین کی

اسماء چونکہ اپنے بھائی کے گھر تھی ایڈریس لے کر حور اور زین وہاں پہنچے وہاں بہت خوش دلی سے ان کا استقبال کیا
گیا حور کے ماموں زین سے ان سے بہت اچھے طریقے سے ملے۔۔۔ سیاست اور دوسرے موضوعات پر باتوں
کے ساتھ اچھے ماحول میں کھانا کھایا گیا۔۔۔ اسماء بھی مطمئن ہو گئی آج اسے زین پہلی ملاقات کی بانسبت بہت
اچھا اور سلجھا ہوا لگا، سب سے بڑھ کر اس کی آنکھوں میں حور کے لئے محبت اور کیئر دیکھ کر جو تھوڑے بہت وہم
تھے وہ بھی جاتے رہیں۔۔۔ ایک اچھی شام گزارا کہ وہ لوگ سب کی دعاؤں کے ساتھ اپنے گھر سے روانہ ہوئے

"آج میں بہت خوش ہوں تھینکیو سوچی"

حور نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے زین سے کہا جو پاس ہی بیٹھ اپنے موبائل میں مصروف تھا

"تھینکس کس بات کا سویٹ ہارٹ خوش رہا کرو بس اور احتیاط کرو جس چیز کا ڈاکٹر نے کہا ہے"

زین نے موبائل ایک طرف رکھتے ہوئے

حور سے کہا

"زین تمہیں مجھ سے محبت کب ہوئی"

حور نے اچانک سوال کیا

"جب تمہیں پہلی بار دیکھا شاید تب ہی ہو گئی تھی"

زین نے کچھ سوچتے ہوئے مسکراتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ جواب دیا



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور readingpoint
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

"وہاں پر جب ہسپتال میں تو مجھ سے ٹکرائے تھے۔۔۔ مگر اس کے بعد تو تم جب بھی مجھے ملتے ڈراتے رہتے بلکہ

اچھا خاصا ڈرایا تم نے مجھے۔۔۔ ایسے بھی کوئی محبت کرتا ہے بھلا"

حور نے پہلی ملاقات کے بعد ساری ملاقاتوں کو یاد کرتے ہوئے کہا

"ہسپتال میں ہماری پہلی ملاقات نہیں ہوئی تھی اور اس وقت ہسپتال میں بھی تم مجھ سے ٹکرائی تھی میں تم سے نہیں۔۔۔ میں کوئی ڈراما تھوڑی تھا وہ تو صرف اپنا حق جتنا تھا اور یہ بات صحیح کہی بالکل بد تمیز میں واقعی بہت ہوں" زین نے حور کے گلے میں موجود دوپٹہ اتار کر ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا

"اگر اسپتال میں ہماری پہلی ملاقات نہیں ہوئی تو پھر کہاں ہوئی ہماری پہلی ملاقات"

حور کا دماغ اسی بات پر اٹک گیا تو زین سے پوچھنے لگی

"یہ میں تمہیں نہیں بلکہ تم مجھے سوچ کر بتاؤں گی"

زین برابر میں لیٹتے ہوئے بولا

"مجھے تو یاد پڑتا ہیں ہم پہلی دفعہ اسپتال میں ہی ملے تھے اس سے پہلے کا تو مجھے کچھ یاد نہیں پڑتا"

حور نے سوچتے ہوئے بولا

"دماغ پر زور ڈالو شاید کچھ یاد آجائے"

زین اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں پہ لگاتے ہوئے بولا

"نہیں ہمارا پہلا ٹکراؤ اسپتال میں ہوا تھا اور اس کے بعد تم نے ہمیشہ مجھے ڈرانے کی ٹھانی تھی"

حور نے بات ختم کی

"تو اب ڈر نہیں لگتا تمہیں مجھ سے" زین نے کہنی کے بل بیٹھتے ہوئے حور سے پوچھا

"نہیں اب تو بالکل بھی نہیں لگتا"

حور نے بہادر بنتے ہوئے بولا

"جبکہ لگنا تو چاہیے"

زین اس کے اوپر جھکتے ہوئے بولا اور ایک معصوم سی شرارت کر کے دور ہٹا

"ایسے ہی نہیں میں تمہیں فضول انسان کہتی"

حور نے گھور کر کہا اور آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی میننگ ختم ہوئی تھی تو وہ تینوں اپنے روم میں آئے تھے اسی کے متعلق پوائنٹ ڈسکس کر رہے تھے کہ پی اے کی کال آئی۔۔۔ بلال نے ریسپونس دی

"سر کوئی فیصل نامی بندہ شاہ زین سر سے ملنا چاہتا ہے"

پی اے نے بلال کو بتایا

"ٹھیک ہے اس کو اندر بھیج دو"

بلال نے پی اے کو جواب دے کر فون رکھا

"السلام علیکم سر کیسے ہیں آپ لوگ"

فیصل نے روم میں آتے ہی مہذب انداز اپناتے ہوئے سلام کیا

"تم۔۔۔ تم یہاں کیوں آئے ہو"

زین نے حیرت سے اسے دیکھا اس کی پیشانی پر فیصل کو دیکھ کر بل پڑ گئے

"سر میرا موبائل چوری ہو گیا تھا اس لئے فون پر کانٹیکٹ نہیں کر سکا آپ دونوں سے، یہ دینے آیا ہوں"

فیصل نے ایک اینولپ آگے بڑھاتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے فیصل تم اس وقت جاؤ ہم بعد میں بات کرتے ہیں"

اشعر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اینولپ فیصل سے لیتے ہوئے کہا

"مگر اس میں کیا ہے"

بلال نے تجسس سے پوچھا

"بلال کو صاف محسوس ہو ا زین اور اشعر صاف کچھ چھپا رہے ہیں تھے۔۔۔ اس کے سامنے فیصل سے بات نہیں کرنا چاہ رہے ہیں۔۔۔ کہیں کچھ گڑبڑ تھی

"سریہ اس لڑکے کے کچھ کاغذات رہ گئے ہیں جسے چند گھنٹوں کے لئے۔۔۔" فیصل بلال کو بتانے لگا تھا

"تمہیں سنائی نہیں دے رہا اشعر نے کیا کہا ہے۔۔۔ بعد میں بات ہوگی جاوا بھی"

زین فیصل کی بات کاٹتے ہوئے بولا

"او کے سرمائے کیوں کر رہے ہیں تو اس لئے دینے آیا ہوں کہیں کوئی ضروری کاغذات نہ ہو اور آپ کے کچھ کام آجائیں چلتا ہوں"

فیصل منہ بناتے ہوئے وہاں سے چلا گیا اشعر اور زین نے سکھ کا سانس لیا

"کیا ہو رہا ہے یہ سب اور کیا چھپا رہے ہو تم دونوں مجھ سے"

بلال نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا

"ارے کچھ نہیں یار تھوڑے دن پہلے کام پڑ گیا تھا اس سے اسی سلسلے میں آیا تھا"

اشعر نے بات کو ٹالتے ہوئے کہا

"بات کو ٹالو نہیں اشعر۔۔۔ کونسا کام پڑ گیا تھا فیصل سے جب کہ ہم تینوں ہر وہ کام چھوڑ چکے ہیں۔۔۔ جس کی وجہ

سے ہمیں فیصل کی مدد لینا پڑے، تو اب ایسا کونسا کام پڑ گیا تھا؟؟ تم دونوں مجھ سے کیا چھپا رہے ہو"

اب کے بلال نے زین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

"یار بلال ایسی کوئی بات نہیں ہے تم کیوں بات کی کھال نکال رہے ہو بلا وجہ۔۔۔ ہم دونوں تم سے بھلا کچھ کیوں چھپائیں گے"

زین کی لمبی چوڑی وضاحت بھی بلال کو مطمئن نہ کر سکی

ٹھیک ہے یہ اینولپ مجھے دکھاؤ کیا ہے اس میں"

بلال نے اشعر کے ہاتھ سے اینولپ لیتے ہوئے کہا۔۔ اس کو کھول کر دیکھا تو اس میں کاغذات تھے جس میں ذیشان کا نام لکھا ہوا تھا۔۔ صرف دو سینڈ لگے اس کو ساری کہانی سمجھنے میں

بلال نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا اور اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا

"اس دن جو بھی کچھ ہوا وہ سب کچھ تم دونوں کی کارستانی تھی"

بلال نے حیرت سے پوچھا

دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کوئی کچھ نہیں بولا

"تم لوگوں کو ذرا بھی احساس ہے کہ کتنا بڑا تماشا لگایا ہے تم لوگوں نے" بلال نے اینوولپ پھینکتے ہوئے زین اور اشعر کو جھاڑا اور روم سے باہر نکل گیا

اشعر اور زین ایک دوسرے کو دیکھتے رہ گئے

حور کھانا بنا رہی تھی کہ موبائل پر میسج ٹون ہوئی موبائل ان لاک کیا تو زین کا میسج آیا ہوا تھا

Love u ☘️😊

میج پٹھ کر حور کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی موبائل رکھ کر وہ چولہے کی آنچ ہلکی کرنے لگی دوبارہ میج ٹون بجی

Miss u 😊😊❤️

دوبارہ مسکراتے ہوئے حور نے گلاس میں پانی نکالا تو کال آنے لگی۔۔۔ حور کال ریسیو کر کے نان اسٹاپ شروع ہو گئی

"کیا تمہیں اپنے آفس میں اور کوئی دوسرا کام نہیں ہے بیوی کو تنگ کرنے اور یاد کرنے کے علاوہ"
حور اپنی بات مکمل کر کے پانی پینے لگی

"تم شاید کسی اور کی کال ایکسپکٹ کر رہی تھی۔۔۔۔۔ یہ میں بات کر رہا ہوں خضر"

خضر جو کہ بڑے خوشگوار موڈ میں حور کو کال کر رہا تھا مگر حور کی چہکتی ہوئی آواز اور لہجے میں محبت۔۔۔۔ وہ یقیناً اسے زین سمجھی تھی، یہ سوچ کر خضر کو گھٹن کا احساس ہوا۔۔۔ جسے چھپاتے ہوئے اس نے حور سے اپنا تعارف کرایا

"او! خضر بھائی یہ آپ ہیں۔۔۔ ایم سوری وہ جلدی میں، میں نے نمبر نہیں دیکھا میں سمجھی زین ہے شاید"

حور کو خضر کی آواز سن کر پانی اپنے حلق میں پھنستا ہوا محسوس ہوا وہ بہت دقت کے بعد بولی

"کوئی بات نہیں ہے ہو جاتا ہے ایسا بھی۔۔۔ جب دن رات ایک ہی شخص کا چہرہ آنکھوں کے سامنے رہے تو دماغ میں بھی وہی شخص رہنے لگتا ہے"

خضر بولا

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں خضر بھائی جب ایک ہی انسان کا چہرہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہو تو دل اور دماغ میں وہی شخص بستا ہے اور اسی کے متعلق سوچنا اچھا لگتا ہے"

حور نے خضر کی بات سے مکمل اتفاق کیا

"بالکل ٹھیک کہا تم نے حور۔۔۔ مگر انسان اس وقت اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کرے جب سامنے والا بھی آپ کے لئے ایسے ہی جذبات رکھتا ہوں اور آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہوں"

خضر نے اس کو کچھ جتنا چاہا

"آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں خضر بھائی"

حور کو خضر کی بات نہ سمجھ آئی نہ پسند تھی اس نے صاف لفظوں میں خضر سے پوچھا

"سادہ سی بات ہے اتنی مشکل بھی نہیں جو تمہیں سمجھ میں نہیں آئی، تم نے اس شخص کو دل اور دماغ میں جگہ دی ہے جو تمہارے جذبات کی قدر نہیں کرتا"

خضر بولا

"یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں"

حور کو خضر کی باتیں ناگوار گزری

"جو شخص تمہیں تمہارے گھر والوں سے نہیں ملنے دیتا تمہیں موبائل پر ان سے بات نہیں کرنے دیتا۔۔۔۔۔
تمہارے گھر آؤ تو تمہیں یہ خوف رہتا ہے تمہارے شوہر آگیا تو کیا ہو گا۔۔۔ ظاہری سی بات ہے وہ شخص
تمہارے جذبات اور احساسات کی کیا قدر کرے گا اور کیا تم سے محبت کرے گا"

خضر نے لگی لپٹی رکھے بغیر حور کو واضح جواب دیا

"میرا شوہر مجھ سے محبت بھی کرتا ہے، اسے میرے جذبات اور احساسات کی قدر بھی ہے۔۔۔ مگر میں ہر کسی کو
اس بات کی وضاحت دینا ضروری نہیں سمجھتی"

حور نے برا ماننے ہوئے، مگر دو ٹوک انداز میں خضر سے بات کی

"تو پھر ٹھیک ہے مسز زین! آپ اپنے شوہر سے اجازت لے کر کل اپنے گھر کے قریب ریسٹورینٹ میں اپنے
کزن سے ملنے آجائے گا میں امید کرتا ہوں آپ کا loving husband آپ کے جذبات اور احساسات کی
قدر کرتے ہوئے آپ کو اپنے کزن سے ملنے کی بخوشی اجازت دے دے گا۔۔۔ ظاہری بات ہے پیار کرتا ہے

تم سے انکار تو نہیں کرے گا تمہاری بات کو۔۔۔۔۔ میرا گھر آنا اسے شاید پسند آئے اس لئے میں تمہارا 5 بجے انتظار کروں گا"

اپنی بات کہہ کر خضر نے کال کاٹ دی اور حوروہی کی وہی بیٹھی رہ گئی

"یہ کیا مجھے عجیب کشمکش میں ڈال دیا خضر بھائی نے۔۔۔۔۔ میں باہر جا کر کیسے مل سکتی ہوں خضر بھائی سے کیا کرو اب، منع کردوں انھیں۔۔۔۔۔ ہاں یہی ٹھیک ہے"

اس نے موبائل اٹھایا

"مگر کیا کہوں گی ان سے انہوں نے تو یہی کہنا ہے کہ زین نے اجازت نے دی پھر وہ میری بات کو ویلیو نہیں دیتا۔۔۔۔۔ اف کیا کروں کس مشکل میں ڈال دیا۔۔۔۔۔ کیا زین سے بات کرنی چاہیے مجھے؟ مگر زین سے بات کرنا تو اپنی شامت لانے کے برابر ہے اسے تو کچھ بھی نہیں بتا سکتی میں۔۔۔۔۔ اگر نہیں جاؤ گی تو ہمیشہ کے لئے خضر بھائی کے دل میں یہ بات رہ جائے گی کہ میرا شوہر شکی ہے مجھے ملنے نہیں دیتا اب کیا کرو۔۔۔۔۔ ایک ہی حل ہے اگر میں زین کو نہ بتا دو ایسے بھی زین تو سات بجے گھر آتا ہے جب تک تو میں واپس آ جاؤں گی اور خضر بھائی کو بھی ایک دفعہ روبرو جتنا ضروری ہے کہ میں اپنے شوہر کے ساتھ خوش ہو اور مطمئن بھی۔۔۔۔۔ آدھے گھنٹے کی تو بات

"اور کل حور میں تمہیں تمہارے شوہر کی اصلیت کے ساتھ ساتھ اپنے جذبات کی سچائی سے بھی آگاہ کر دوں گا۔۔۔۔۔"

وہ کہتے ہیں ناکہ محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے۔۔۔ مسٹر شاہ زین تم نے حور کو مجھ سے چھینا ہے اب میری باری ہے تیار رہو۔۔۔ اور حور تم نے صحیح کہا تھا جب انسان کو آنکھوں کے سامنے ایک ہی چہرہ نظر

آئے تو دل اور دماغ میں پھر وہی بستا ہے اب کل کے بعد ہر روز تمہیں صرف خضر مراد کا چہرہ نظر آئے گا میری
محبت تمہیں مجبور کر دیے گی کہ تمہارے دل اور دماغ میں، میں ہی بسو"

خضر نے مسکراتے ہوئے سوچا مگر یہ بھول گیا تھا محبت صرف ایک ہی بار ہوتی ہے اور وہ حور کو زین سے ہو گئی تھی

بلال آفس سے گھر آیا تو فضا کو تیار دیکھا وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

"آج کیا بجلیاں گرانے کا ارادہ ہے"

وہ شوخ لہجہ اپناتے ہوئے بولا

"پہلے کبھی تم پر بجلیاں گری ہیں جو آج گریں گی"

فضابالوں کو برش کرتے ہوئے کہنے لگے

"تمہیں کیا پیہ کب کب اور کتنی بار اس دل پر بجلی گری ہیں"

وہ فضا کے قریب آتے ہوئے بولا

"اچھا۔۔۔ کافی حیرت ہوئی سن کر"

فضا حیرت کا اظہار کرتے ہوئے دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گئی

"اور اگر میں اپنا حال دل سنانے بیٹھ جاؤ تو تمہیں حیرت سے پتھر بن جانا ہے"

بلال نے فضا کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"بلال مجھے تمہارے دل یا حال دل سے کوئی غرض نہیں ہے اور پتھر تو میں اسی دن بن گئی تھی جب میں نے نکاح

نامہ پر سائن کیے تھے"

فضا نے اپنے کندھوں پر سے بلال کے ہاتھوں کو جھٹکتے ہوئے کہا

"فضا کیا ہم پرانی ساری باتوں کو بھول کر نئی زندگی کا آغاز نہیں کر سکتے"

بلال نے پیار سے اس کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے نرم لہجے میں کہا

"ایک مجبور انسان کے منہ سے ایسی باتیں سوٹ نہیں کرتی ہیں"

فضا روم سے جانے لگی

"فضا بس بہت ہو گیا اب ختم کرو یا یہ سب"

بلال نے فضا کو دونوں بازوؤں سے تھامتے ہوئے کہا

"میں بھی یہی کہہ رہی ہوں بہت ہو گیا ہے اب بس کرو بلال۔۔۔ ریڈی ہو کر نیچے آ جاؤ ماموں کے گھر جاتا ہے

آج" فضا نے اپنے بازو بلال کے ہاتھوں سے چھڑاتے ہوئے کہا اور باہر نکل گئی بلال اسے دیکھتا رہ گیا

آج زین کافی لیٹ گھر آیارات کا کھانا کھا کر وہ اپنا لیب ٹاپ سنبھال کر بیٹھ گیا۔۔۔ جب کہ حور شام سے ہی خضر سے ہونے والی بات کا سوچے جارہی تھی دماغ اسی طرف مسلسل لگا ہوا تھا۔۔۔ حور کی گھڑی پر نظر پڑی تو 12 بجنے والے تھے۔۔۔ وہ سونے کی نیت سے آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی

"پپی بر تھ ڈے ٹو یو سویٹ ہارٹ"

تھوڑی دیر بعد حور کو زین کی آواز اپنے کانوں میں سنائی دی۔۔۔ حور نے آنکھیں کھول کر حیرت سے زین کو دیکھا

"تمہیں کیسے میری بر تھ ڈے کا پتہ چلا یقیناً تمہیں ماما نے بتایا ہو گا"

آج شام سے مسلسل ٹینشن میں وہ اپنی بر تھ ڈے کا ہی بھول گئی تھی، سب ٹینشن کو ایک طرف رکھ کر اس پر لعنت بھیج کر وہ اٹھ کر بیٹھ گئی

"ماکیوں بتائے گئیں مجھے پہلے سے ہی پتہ ہے کہ آج کے دن تمہارا برتھ ڈے ہوتا ہے "

زین نے اٹھ کر ڈراز سے چھوٹا سا ہارٹ شیپ ڈبہ نکالا اس میں سے ڈانمنڈ رنگ نکال کر حور کو پہناتے ہوئے کہا

"پھر میری برتھ ڈے کا یقینا تمہیں تمہارے موکلوں نے بتایا ہو گا وادیہ رنگ بہت پیاری ہے تھینک یو "

حور نے رنگ دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا

"اور اس رنگ کے بدلے مجھے کیا ملے گا"

زین نے آنکھوں میں شرارت لیے ہوئے حور سے پوچھا

"جو تمہیں چاہیے تھا وہ تمہیں مل چکا ہے۔ یہ تم مجھے پہلے ہی کہہ چکے ہو۔۔۔۔ اور جو میں تم سے پوچھ رہی ہوں

تم اس بات کا جواب مجھے دو"

حور نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا اور آخری بات پر منہ بنایا

"کیا بات کا جواب چاہئے سویٹ ہارٹ۔۔۔ کیا پوچھنا ہے تمہیں"
زین نے حور کے ہونٹ کے نیچے تل کو انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے پوچھا

"یہی پوچھنا ہے نہ کہ میری برتھ ڈے کا تمہیں کیسے پتہ چلا"
حور کی سوئی ابھی تک وہیں انکی ہوئی تھی

"تمہاری برتھ ڈے کا نہ مجھے کسی میرے جاسوس نے بتایا ہے، نہ موکلوں نے اور نہ ہی تمہاری ماما نے بلکہ یہ بات
تم نے مجھے خود اپنے بچپن میں بتائی تھی اتنی جلدی بھول گئی ہو تم پری"
زین نے قریب آکر اسکے گالوں کو چھوا

حور ایک دم کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹی۔۔۔ پیچھے ہٹنے کی وجہ زین کا اس کے قریب آنا نہیں بلکہ اس کو پری کہہ کر
مخاطب کرنا تھا کتنے سالوں بعد وہ آج کسی کے منہ سے اپنے لیے یہ نام سن رہی تھی

"میں۔۔۔۔ میں پری تو نہیں ہوں"

بچپن کی طرح حور نے آج بھی زین سے حیرت سے کہا۔۔۔ وہ ٹرانس کی کیفیت میں زین کو دیکھنے لگی

"مگر مجھے تو تم پری ہی لگتی ہو"

زین نے مسکرا کر بچپن میں اس سے کہی ہوئی بات کو دوبارہ دہرایا

"شاہ"

حور نے زیر لب بڑا بڑایا

بلال اور فضا اپنے ماموں کے گھر پہنچے آج رات وہ لوگ وہاں کھانے پر مدعو تھے۔۔۔ سب ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے مگر فضا نے نوٹ کیا سلوا (ماموں کی بیٹی) بلال سے ہی باتوں میں لگی ہوئی تھی اور کافی چہک چہک کر باتیں کر رہی تھی فضا کو آج سلوا پہلے سے زیادہ زہر لگی، وہ ہمیشہ سے ہی بلال سے ایسے فری ہونے کی

کوشش کرتی تھی۔۔۔۔۔ یہ الگ بات تھی کہ بلال اس کو لفٹ نہیں کرواتا تھا مگر آج فضا کو جس بات پر غصہ آ رہا تھا وہ یہ کہ بلال ناصر ف سلو کی باتوں کا جواب دے رہا تھا بلکہ مسکرا مسکرا کر خود بھی باتیں کر رہا تھا

"کس بات پر تھوڑا بنا ہوا ہے تمہارا کسی کے گھر آئی ہو تو اپنے چہرے کے زاویے تو ٹھیک رکھو کم سے کم اسمائیل ہی دے دو"

بلال نے فضا کا پھولا ہوا منہ دیکھتے ہوئے سرگوشی کے انداز میں کہا

"کس بات پر اسمائل دو میں۔۔۔ کوئی کامیڈی شو چل رہا ہے یہاں پر۔۔۔ اور تمہارے چہرے پر کیوں بار بار مسکراہٹ آرہی ہے کون سی خوشیاں ملی ہیں تمہیں یہاں آکر۔۔۔ اپنی یہ بتی سی اندر رکھو"

فضا جو کافی دیر سے بھری بیٹھی تھی بلال کے بولنے پر آستہ آواز میں پھٹ پڑی اور بلال فضا کو گھورتا رہ گیا

کھانے کا دور چلا تب بھی سلو ایک ایک ڈش اٹھا کر بلال کو دینے لگی، پھر فضا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے لگا

"سلو اتھیں زیادہ پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ بلال کو جو بھی کچھ چاہیے ہو گا اسے وہ میں دے دوں گی اور اس کی پسند ناپسند کو میں اچھی طرح جانتی ہوں تم آرام سے اپنا کھانا کھاؤ"

فضا مسکراتے ہوئے مگر جتانے والے انداز میں سلو کو دیکھتے ہوئے بولی اور سلو کی بڑھائی ہوئی شامی کباب کی پلیٹ دوسری سائیڈ پر رکھ کر بلال کی پلیٹ دوسری چیزوں سے بھرنے لگی

"مگر مجھے تو شامی کباب کھانے تھے"

بلال ہلکی سے آواز میں منمنایا

"چپ کر کے جو پلیٹ میں بھرا ہے وہ کھاؤ"

وہ ٹیبل کے نیچے اپنا سینڈل والا پاؤں بلال کے پاؤں پر زور سے مارتے ہوئے بولی

بلال نے نظر اٹھا کر سلوا کی دیکھا جس کے تاثرات ایسے تھے کہ وہ ابھی فضا کو کچا چبا جائے گی مگر مجبوری میں صرف مسکرا رہی تھی۔۔۔۔ بلال اپنی پلیٹ کی طرف جھگ گیا

"کیا ہوا آج کھانے میں ممانی نے اتنی بھی مرچے نہیں ڈالی تھی جتنی تمہیں لگ گئی تھی"

بیڈروم میں آتے ہی بلال اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے فضا سے بولا

"کیا کہا تم نے مجھے مرچے لگی تھی۔۔۔۔ بلال مسعود فضا مرچیں لگانے والوں میں سے ہے"

فضا نے بلال کو گھور کر دیکھا

"بجلیاں گرانا، مرچیں لگانا ماشاء اللہ سے ساری کو الٹیں ہیں میری بیگم میں "

بلال نے پر شوخ نظروں سے فضا کو دیکھتے ہوئے کہا

"فی الحال تو میرا آگ لگانے کو دل چاہ رہا تھا اس سلو اکی پیجی کو۔۔۔ کس خوشی میں تم ایسے مسکرا کر اس چڑیل سے باتیں کیے جا رہے تھے"

فضا باقاعدہ کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑنے والے انداز میں بلال سے پوچھنے لگی

"کسی کے گھر گئے تھے یا اب تمہاری طرح منہ بنا کر تو بیٹھنے سے رہا اور سلو ایچاری وہ تو ادب میزبانی نبھا رہی تھی"

بلال کو فضا کا اس طرح جلنا، بہت مزہ دے رہا تھا

"سلو اور پیچاری، ایک نمبر کی چھپوری ہے وہ اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ کھانے کے ڈش بڑھانے کی بجائے تمہیں اپنے ہاتھوں سے کھانا شروع کر دے"

فضا نے جل کر کہا

"اچھا تو اتنی دیر سے تم یہ سوچ سوچ کر جل رہی ہوں"

بلال نے فضا کو اپنے قریب کرتے ہوئے کہا

"میں تو اپنی جوتی کو بھی نہ جلنے دو اس چڑیل سے اور تمہیں بھی زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے دور ہٹو"

فضا بری طرح تپ چکی تھی اس نے بلال کو خود سے دور کرتے ہوئے کہا اور اپنی چادر اور تکیہ لے کر صوفے کے چلے گی

"شاہ"

حور نے حیرت سے پوری آنکھیں کھول کر زین کو پکارا اور زین وہی اپنی آنکھوں میں مخصوص چمک لئے ہوئے مسکرا کر حور کے حیرت زدہ فیس ایکسپریشن انجوائے کر رہا تھا

"پری کا شاہ"

حور کو نرمی سے بانہوں میں لیتے ہوئے کہنے لگا

"تم شاہ ہوں شازین۔۔۔ مجھے یقین نہیں آ رہا میں کیوں نہیں پہچانی تمہیں اف۔۔۔۔۔ تم پہچانتے تھے نا مجھے پہلے سے جانتے تھے نا؟ پھر تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔ میں تمہیں آج تک کتنا فضول انسان سمجھتی رہی لیکن تم تو میری سوچ سے بھی زیادہ فضول نکلے"

حور زین کی بانہوں میں نان اسٹاپ بولنا شروع ہو چکی تھی مگر آخری بات پر الگ ہوتے اس نے ہلکا سا مکہ زین کے سینے پر مارا۔۔۔ جس پر کمرہ، زین کی قمقمے سے گونج اٹھا

"میں نے تو آج یہ بات تمہاری برتھ ڈے پر یہ سوچ کر بتائی تھی تم بدلے میں مجھے ڈھیر سا راپیار کروں گی مگر تم تو

تشدد پر اتر آئی ہوں میری ظالم پری"

زین اپنا سینہ سہلاتے ہوئے بولا

"پیار چاہیے تمہیں۔۔۔ میں تمہیں ڈھیر سارا پیار کروں گی تم یہ سوچ رہے تھے۔۔۔ اب تک مجھے اتنا ڈھیر سارا پریشان کیا۔۔۔ مجھ پر ڈھیر سارا غصہ کیا اور تمہیں مجھ سے پیار چاہیے یہ تو قے کر رہے تھے تم"

حور بیڈ پر پڑا ہوا تکیہ اٹھا کر زین کو مارنے لگی، جسے زین نے پکڑ لیا اور واپس تکیہ بیڈ پر رکھتے ہوئے حور کو اس پر لیٹایا اور اس پر جھکتے ہوئے کہنے لگا

"اور جو ڈھیر سارا پیار کیا ہے اس کا کیا"

زین کے سنجیدگی سے پوچھنے پر حور کی پلکیں ایک دم جھکی اور لب مسکرائے۔۔۔ یہ چہرہ زین کی نظر میں اس دنیا کا سب سے حسین چہرہ تھا

"مجھے ایک بات ہمیشہ کنفیوز کرتی ہے تم واقعی حسین ہو یا صرف شاہ زین کو ہی اتنی حسین لگتی ہو"

وہ حور کی پلکوں پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے حور سے پوچھ رہا تھا

"مجھے پتا ہی نہیں چلا تم کب سے میرے لئے اور اس دل کے لئے اتنی ضروری ہو گئی۔۔۔ جب تم سے جدا ہوا تو ایسا کوئی بھی دن نہیں گزر ا جب میں نے تمہیں یاد نہ کیا ہو۔۔۔ بابا کی ڈیبتھ کے بعد میرا اور اماں کا آزمائش کا دور

شروع ہو گیا، ہم دونوں نے بہت مشکل وقت دیکھا۔۔۔ مگر اپنی پریشانیوں میں الجھ کر بھی ایسا کوئی دن نہیں گزرا جب میں نے تمہیں یاد نہ کیا ہو اور جب اسپتال میں تمہیں اپنے سامنے دیکھا تو ایک لمحے کو تو مجھے یقین نہیں آیا کہ تم میرے سامنے کھڑی ہو میں اس وقت بری طرح شک کی کیفیت میں تھا مجھے یقین نہیں آیا کہ دعائیں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں۔۔۔ مگر پھر خضر تمہارا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گیا، تو میرے اندر بہت کچھ ٹوٹ سا گیا۔۔۔ تم نے مجھے کیوں نہیں پہچانا میرا انتظار کیوں نہیں کیا میں نے کہا تھا نا میرا انتظار کرنا

زین حور کے ہونٹ کے نیچے تل کو انگوٹھی سے سہلاتے ہوئے اس سے شکوہ کر رہا تھا

اور حور کیا بولتی وہ تو یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا زین اس کا شوہر شاہ ہو سکتا ہے اس کے بچپن کا دوست اور اس سے آج اس طرح اپنے محبت کا اقرار کرے گا یہ احساس ہی اسکے لیے نیا اور بہت خوشگوار تھا

"اور فائنلی اس دیو نے اپنی پری کو قید کر لیا کبھی نہ آزاد کرنے کیلئے" سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے آخر میں زین نے شوخ لہجے میں کہاں جس پر حور بھی مسکرا دی

"اور اب اس پری کو بھی اس دیو سے اور اس کے قید خانے دے محبت ہو گئی ہے وہ خود بھی کبھی آزاد نہیں ہونا چاہے گی"

حور نے بہت آہستہ سے کہا۔۔۔ جس پر زین نے سرشاری سے مسکراتے ہوئے ہلکے سے اس کے ماتھے سے اپنا ماتھا ٹکرایا

"آئی لو پوری"

وہ حور کی گردن پر جھگتنا ہوا بول رہا تھا

حور زین کی پناہوں میں اپنے آپ کو خوش نصیب تصور کر رہی تھی اس رات کافی دیر تک انہوں نے ڈھیر ساری اپنے بچپن کی باتیں کی اور اس طرح ایک خوبصورت رات کا اختتام ہوا

"اٹھ جا سوئیٹ ہارٹ صبح ہو گئی ہے کب کی"

زین نے حور کے اوپر سے بلیک نیٹ کھینچتے ہوئے کہا



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور readingpoint
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

"شاہ سونے دو پلیز بلکہ ایسا کرو تم بھی سو جاؤ"

حور ابھی تک نیند میں تھی اور نیند میں ہی اس کو بھی مشورہ دیا۔۔۔ زین سے شاہ تک کا سفر اس نے کل رات کو ہی
طے کر لیا تھا

"میں آفس جانے کے لئے تیار ہو چکا ہوں تم یہ بتاؤ تم اٹھ کر ناشتہ کر رہی ہوں یا نہیں"

زین کا لہجہ نرم تھا لیکن اندازِ اُن کرنے والا تھا حور نے آنکھیں کھولیں

"شاہ تم اتنے ظالم کیسے ہو سکتے ہو مجھے نیند آرہی ہے"

حور نے بیچارگی سے دیکھتے ہوئے کہا

"یہ ڈائلاگ بعد میں بولنا، جلدی سے ناشتے کے لیے ٹیبل پر آؤ پھر میڈیسن بھی لینی ہے تمہیں"

وہ ہاتھ میں گھڑی پہنتے ہوئے مصروف انداز میں کہہ رہا تھا

کیئرنگ تو وہ اس کے لئے پہلے بھی تھا مگر پریگننسی کا سن کروہ مزید بچوں کی طرح اس کی کیئر کرنے لگا تھا۔ ناچار

حور کو منہ بناتے ہوئے اٹھنا پڑا

"میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ ہم بلال اور فضا وہ اپنے گھر پر ڈنر کے لئے انوائٹ کر لیں کھانا باہر سے آرڈر کر لیں

گے کیا خیال ہے تمہارا"

زین نے چائے کا سپ لیتے ہوئے حور سے مشورہ لینا چاہا۔۔۔

حور ناشتہ کرتے ہوئے مسلسل یہی سوچے جارہی تھی خضر کو کیسے منع کرے یا پھر زین کو بتانا ٹھیک رہے گا خضر کے بارے میں۔۔۔ مگر پھر وہی مسئلہ زین کیاری ایکٹ کرے جو بھی تھا وہ اب بھی زین کے غصے سے ڈرتی تھی

"شاہ کو بتانے سے بہتر ہے کہ میں خضر بھائی کو خود ہی فون کر کے منع کر دوں"

"Knock knock

کہاں گم ہو سویٹ ہارٹ"

زین نے حور کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا

"ہاں۔۔۔۔۔ ہاں صحیح کہہ رہے ہو ایسے ہی کر لیتے ہیں"

حور نے غائب دماغی میں جواب دیا

"ٹھیک ہے پھر میں نکلتا ہوں آفس، لیٹ ہو گیا ہوں آج، تم میڈیسن لے لینا یاد سے۔۔۔ خیال رکھنا اپنا "

وہ چائے کا کپ رکھ کر اٹھ کر جانے لگا

"شاہ "

حور نے زین کو پکارا

"ہاں بولو "

زین واپس پلٹا

"تم مجھ سے پیار کرتے ہو "

حور کو خود سمجھ میں نہیں آیا کہ اس نے زین سے پوچھا ہے یا اسے بتایا ہے

"کیا بالکل ابھی ابھی ثبوت چاہیے "وہ شرارت سے بولا

"نہیں آفس جاؤ تم لیٹ ہو رہے ہو"

حور اس کی آنکھوں سے چھلکتی شرارت دیکھ کر بولی

"او کے خیال رکھنا اپنا بھی اور اس کا بھی"

حور کے ماتھے پر وہ اپنے لب پر رکھ کر

وہ تینوں آفس کے کیئیسٹیر یا میس بیٹھے ہوئے کافی پی رہے تھے بلال نے اس دن کے بعد سے اس موضوع پر زین یا اشعر سے کوئی بات نہیں کی تھی بلکہ آفس کے کام کے علاوہ وہ ان دونوں سے کوئی خاص بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔ ابھی بھی ان تینوں کے درمیان خاموشی تھی جسے اشعر کی آواز نے توڑا

"اس دن جو بھی کچھ میں نے اور زین نے کیا وہ تمہارا سوچ کر کیا تھا، تمہیں خوش دیکھنے کے لئے۔۔۔ ہم یہ سوچ رہے تھے کہ تم فضا بھا بھی سے اتنی محبت تو کرتے ہو کہ اگر کبھی تمہیں اس حقیقت کا پتہ بھی چلا کہ ذیشان کو

ہمارے کہنے پر فیصل نے اٹھایا ہے، تم اس بات کو realize کرو گے ہم نے تمہاری خوشی کی خاطر اپنی دوستی
نبھائی مگر اب مجھے لگتا ہے کہ ہم نے واقعی غلط کیا"
اعشر نے سنجیدگی سے بلال سے کہا

"کر لی تم نے بکو اس یا اور بھی کچھ کہنا ہے ابھی"
بلال نے بھی اسی کی طرح سنجیدگی سے اشعر سے پوچھا

"ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے وہ، اب مجھے بھی اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہے نہیں اٹھانا چاہیے تو اس بیچارے ذیشان کو"
زین نے بھی اشعر کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا

"مجھے لگ رہا ہے کہ آج تم دونوں کامیرے ہاتھوں سے پٹنے کا دل چاہ رہا ہے جو فضول میں بکو اس کیے جا رہے ہو"
بلال نے اب زین کو دیکھتے ہوئے کہا

"او بھائی تو پھر صاف بتا کب تک یہ روٹھی ہوئی حسیناؤں کی طرح منہ لٹکا کر رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔۔ یہاں کوئی منانے ونانے والا چکر نہیں ہے خود ہی انسان بن جا"

اشعر نے ساری اخلاقیات ایک طرف کرتے ہوئے بلال کو اصلیت دکھانے میں دیر نہیں کی جس پر بلال اشعر کو گھور تارہ گیا جبکہ زین کی باقاعدہ ہنسی چھوٹ گئی

"قسم سے دودن سے یہ جتنے خخرے دکھا رہا ہے اتنے خخرے تو میں اپنی بیوی کے برداشت نہ کرو"

غلط وقت پر اشعر کی زبان پھسلی جسے وہ دانتوں تلے دبا گیا

"فضول میں نہ ہانکھ کرو اپنی، کوئی ناراض و راض نہیں ہوں میں تم دونوں سے اور نہ ہی کبھی ہو سکتا ہوں۔۔۔
بائے داوے یہ بیوی تمہیں آج کیسے یاد آگئی جو ابھی تک تمہاری زندگی میں میری اطلاع کے مطابق آئی تو نہیں ہے"

بلال نے اشعر کو دیکھتے ہوئے کہا

"بالکل بلال میں بھی یہی بات پوچھنے والا تھا اچھا سوال کیا ہے۔۔۔ بیوی کا یہاں کیا ذکر؟ بے سبب تو ایسے کوئی ذکر بھی نہیں کرتا یقیناً دال میں کچھ کالا ہے "

زین نے بھرپور اداکاری کرتے ہوئے بلال سے کہا

جس پر اشعر کا دل چاہا کہ ایک زوردار مکہ وہ زین کے منہ سے جڑ دے

"ارے یار غلطی ہو گئی معاف کر دو ایسی کوئی بات نہیں چھوڑو اس ٹاپک کو چلو واپس۔۔۔ کچھ ضروری پوائنٹس ڈسکس کرنے ہیں کل کے پروجیکٹ کے لئے "

اشعر نے جلدی سے بات گمانی چاہی

"ہاں مگر تمہاری زندگی سے امپورٹنٹ تو پروجیکٹ نہیں ہے ہمارا۔۔۔ اس کو چھوڑو مجھے اور بلال کو یہ بتاؤ کہ اکیلے میں کسے خیالوں میں سوچ کر مسکریا جاتا ہے "

زین اسے آج کہاں ایسے بخشے والا تھا۔۔ اس نے بھرپور خباثت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اشعر کی ٹانگ کھینچی

"یار یہ دیکھ رہا ہے آج دوسری بار تیرے آگے ہاتھ جوڑے ہیں میرے بھائی، مجھ سے آج تک جو غلطیاں ہوئی ہیں مجھے معاف کر دے پلیز"

اشعر نے دونوں ہاتھ زین کے آگے جوڑتے ہوئے بیچارگی سے کہا

"چلو ابھی نہ سہی پھر کبھی سہی، معاف کیا آج تو"

زین نے مسکراتے ہوئے کہا

اشعر لمبا سانس کھینچ کر ریلیکس ہوا اور گھور کر اپنے سامنے بیٹھے ہوئے اس خطرناک آدمی کو دیکھا جو ابھی بھی اشعر کو دیکھتے ہوئے مسکرائے جا رہا تھا۔۔۔ جبکہ بلال ان دونوں کی گفتگو کو مذاق سمجھتے ہوئے کافی پینے میں مصروف تھا۔۔۔ میج ٹون بجنے پر زین نے ٹیبل پر پڑا ہوا سیل فون اٹھایا اور میج دیکھنے لگا

حور نے بہت سوچتے ہوئے خضر سے نہ ملنے کا فیصلہ کیا اور خضر کو فون کر کے منع کرنے کا سوچا

"ہیلو خضر بھائی"

کال ریسیو ہوتے ہی حور نے کہا

"ہاں بولو حور پھر تم نہیں آرہی ہو کیا"

خضر نے چھوٹے ہی حور سے سوال کیا

"مطلب"

حور گڑبڑا گئی کہ خضر کو کیسے پتہ چلا اس نے پروگرام کینسل کرنے کے لیے کال کی ہے

"مطلب صاف ہے حور تمہارے اس کنزرویٹیو شوہر نے منع کر دیا ہو گا۔۔۔ میں خوب جانتا ہوں ایسے انسانوں کی منشیلیٹی کو"

"نہیں میں نے یہ بتانے کے لئے آپ کو کال کی تھی کہ میں سہی پانچ بجے آپ کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ جاؤ گی "

حور نے خضر کی بات سن کر اس کو جواب دیا

"ٹھیک ہے پھر میں پانچ بجے تمہارا ویٹ کرونگا"

خضر کال ڈسکنیکٹ کر کے مسکراتے لگا

حور خضر کے بتائے ہوئے ریسٹورینٹ میں صحیح وقت پر پہنچ گئی مگر اب گھر سے نکلنے کے بعد اس کو گلٹ فیل ہو رہا

تھا شاید اس نے ٹھیک نہیں کیا مگر اس نے سوچا آج وہ خضر بھائی سے دو ٹوک بات کریں گی۔۔۔ کہ وہ اپنی

زندگی میں خوش ہے اور اسے اپنی زندگی جینے دیں

"حور میں یہاں ہوں"

وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی، خضر کی آواز پر مڑی

"کیسے ہیں آپ"

حور نے سنجیدگی سے پوچھا مسکراہٹ یا خوشی کی اس کے چہرے پر رفق بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔ یہ چیز خضر نے نوٹ کی

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو آؤ بیٹھو"

خضر نے خیریت پوچھنے کے ساتھ ہی چیز پر بیٹھنے کا اشارہ بھی کیا

"میں یہاں پر بیٹھنے نہیں آئی ہوں خضر بھائی میں صرف آپ کو یہ بتانے آئی ہو"

"حور پلیز بیٹھو آرام سے بات کرتے ہیں نا"

حور کی بات مکمل ہونے سے پہلے خضر نے حور کو اپنی مخصوص نرم لہجے میں کہا جیسے وہ ہمیشہ حور سے بات کیا کرتا

تھانا چار ہی سہی حور کو بیٹھنا پڑا

"ویک لگ رہی ہو طبیعت ٹھیک ہے تمہاری"

خضر نے حور کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"ایسے ہی نظر کا دھوکا ہوا ہو گا آپ کو، میں بالکل ٹھیک ہو۔۔۔ طبیعت بھی ٹھیک ہے میری"

حور بس وہاں سے جلدی جانا چاہتی تھی اس کو گھبراہٹ شروع ہو گئی

"میری نظر تمہارے معاملے میں کبھی دھوکا نہیں کھا سکتی۔۔۔ خیر تم کہہ رہی ہو تو ٹھیک کہہ رہی ہو گی"

خضر نے اس کو جتایا

"آپ نے مجھے اس طرح کیوں بلایا ہے خضر بھائی"

حور جلدی سے کام کی بات کر کے وہاں سے نکلنا چاہتی تھی

خضر نے اس کو جواب دینے کے بجائے ویٹر کو اشارہ کیا جو کہ ریڈ فلور کا ایک خوبصورت بو کے اور ایک کیک لے کر آیا

"ہیپی برتھ ڈے حور"

خضر مسکرا کر بولا تو حور کو اپنے ایٹی ٹیوڈ پر افسوس ہونے لگا۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے چھائی ہوئی بیزاری کہیں غائب ہو گئی وہ اس کا کزن تھا جو ہر سال اس کا برتھ ڈے یاد رکھتا تھا، ہمیشہ اس کے کام آتا تھا اور اس کا خیال رکھتا تھا۔۔۔۔۔ آج وہ کیسے اپنی زندگی میں مگن ہو کر اس سے بے رخی برت رہی تھی اسے مزید شرمندگی نے آگھیرا

"آپ کو آج میرا برتھ ڈے یاد تھا" اس نے مسکرا کر خضر سے پوچھا

"اس سے پہلے کیا کبھی بھولا ہوں"

خضر نے نائف حور کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ حور نے کیک کاٹا خضر نے ایک چھوٹا سا ٹکڑا حور کو کھلانے کے لئے آگے بڑھایا، حور نے جھجکتے ہوئے منہ کھولا ہی تھا۔۔۔۔۔ آنے والے نے زور سے خضر کا ہاتھ جھٹکا کیک کا ٹکڑا اچھلتا ہوا دور جا گرا۔۔۔۔۔ اس سے پہلے حور دیکھتی ایک زوردار چائنا حور کے منہ پر پڑا، جس سے حور

کادماغ گھوم گیا دھندلاہٹ آنکھوں سے کم ہوئی۔۔۔ تو سامنے والے کا چہرہ واضح ہوا جسے دیکھ کر اس کو سانپ
سوں گھ گیا۔۔۔ زین آنکھوں میں بے یقینی لیے حور کو غصہ میں گھور رہا تھا
"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس پر ہاتھ اٹھانے کی"

اس سے پہلے خضر زین کی طرف بڑھتا۔۔۔ زین نے خضر کا گریبان پکڑ کر زوردار مکہ خضر کے منہ پر جڑ دیا

سارے لوگ تماشہ دیکھنے میں مصروف تھے ویٹرز قریب آئے مگر زین کے تیور دیکھ کر وہی رک گئے

"یہ تمہارے لئے میری آخری وارننگ ہے میری بیوی سے دور رہنا تم"

زین شہادت کی انگلی اٹھائے خضر کو وان کرتا ہوا حور کی طرف مڑا غصے سے اس کو دیکھا اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے تیز
قدم آگے بڑھانے لگا اور حور کسی پتھر کے مجسمے کی طرح اس کے ساتھ چلنے لگی

زین نے گاڑی کا دروازہ کھول کر حور کو بیٹھنے کے انداز میں اندر پھینکا اور ڈرائیونگ سیٹ پر آکر کارڈرائیونگ کرنے
لگا۔۔۔ پندرہ منٹ کا راستہ پانچ منٹ میں طے کر کے وہ اپارٹمنٹ میں پہنچا، دوبارہ حور کا ہاتھ کھینچ کر اسے گاڑی
سے باہر نکالا، ہاتھ کی گرفت میں سختی اس قدر تھی کہ حور کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس کے ہاتھ کی ہڈی ہی نہ ٹوٹ

"کیا بکواس کی تھی میں نے اس دن تم سے۔۔۔ کہ مجھے جھوٹ اور دھوکہ پسند نہیں ہے بولا تھا کہ نہیں"

"جواب دو"

زین بری طرح دھاڑا اس کی آواز پورے فلیٹ میں گھونجی حوروہ کو اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے

"بولاتھا"

حور نے کانپتی ہوئی آواز نے جواب دیا

"تو کیسے دیا تم نے مجھے دھوکا۔۔ کیوں گئیں اس سے ملنے"

زین نے حور کا منہ جھٹکے سے چھوڑا تو وہ بیڈ پر لیٹنے کے انداز میں گری۔۔ درد اور خوف سے حور کی آنکھیں ایک لمحے کے لیے بند ہوئی، مگر جو آنکھیں کھلیں تو حیرت سے وہی ساکت رہ گئیں۔۔ زین کے ہاتھ میں اس کا بیلٹ تھا، آگے کی سوچ سے حور بری طرح کانپ گئی جیسے ہی زین نے بیلٹ والا ہاتھ اٹھایا

"شاہ پلیر نہیں"

حور آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے زور زور سے رونے لگی

زین کا بیلٹ والا ہاتھ وہی ہوا میں رک گیا۔۔ وہ ابھی بھی لب بچے ہوئے حور وہ زور زور سے روتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔ زین نے غصے میں بیلٹ کھینچ کر دیوار پر دے ماری،، حور اس سے بھی بری طرح ڈر گئی۔۔ وہ لال انکارہ ہوتی آنکھوں سے حور کو گھورتے ہوئے کمرے سے باہر دروازہ بند کر کے چلا گیا، دروازہ بند کرنے کی آواز سے پورے گھر کے درودیوار کانپ گئے اور حور بھی۔۔۔ حور اوندھے منہ ہو کر زور زور سے رونے لگی

"آآآآ"

جب تک تانیہ بھاگتے ہوئے کہ کچن میں پہنچی فضا زمین بوس ہو چکی تھی

"یہ کیا کر رہی تھی تم اوپر چڑھ کے بے وقوف خاتون یہ اسٹول تو پہلے ہی سے ماشاء اللہ ہے اوپر سے تم اس پر چڑھ گئی"

تانیہ نے فضا کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا

"تانیہ میں گری ہوئی ہو تم مجھے اٹھانے کے بجائے باتیں سنارہی ہو۔۔ اللہ جی درد ہو رہا ہے مجھے"

تکلیف کے آثار اسکے چہرے پر نمایاں تھے تانیہ نے اسے سہارا دیتے ہوئے اٹھانا چاہا

"آہ"

پاؤں پر زور پڑتے ہی فضا کی دوبارہ چیخ نکل گئی

"شاید پاؤں میں موج آگئی ہے بہت درد ہو رہا ہے"

جیسے تیسے تانیہ فضا کو کمرے میں لے کر آئی اور خود بھی ہانپ گئی

تھوڑی دیر بعد بلال آفس سے گھر آیا ڈرائنگ روم میں فضا کو صوفے پر لیٹے ہوئے دیکھا

"کیا ہوا سب خیریت ہے"

بلال کو تشویش ہوئی

"آپ کی بیگم اپنے پاؤں پر ظلم ڈھا کر بیٹھی ہوئی ہیں اور تو باقی سب خیریت ہے"

تانیہ نے جواب دیا

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو"

اب بلال فضا کے قریب بیٹھتے ہوئے فضا سے پوچھ رہا تھا

"اسٹول پر چڑھی ہوئی تھی بیلنس نہیں رہا تو گر گئی پاؤں میں موج آگئی ہے شاید بہت درد ہو رہا ہے"

فضا نے روئی شکل بنا کر بلال کو بتایا

"کیا ضرورت تھی بیچارے اسٹول پر چڑھنے کی نازک سا اسٹول۔۔ کہا اس کی اتنی برداشت کہ وہ تمہارا وزن برداشت کرے"

بلال بات کو مذاق کا رنگ دے کر اس کا پاؤں دیکھنے لگا

"ہاتھ ہٹاؤ اپنا میرے پاؤں پر سے۔۔۔۔ کیا بول رہے ہو تم، کیا مجھے کوئی پہلوان سمجھ رکھا ہے تم نے، جو اس طرح بول رہے ہو"

فضا نے اچھا خاصا براہمانتے ہوئے کہا

"اچھا یار sorry دکھاؤ تو اپنا پاؤں ذرا"

بلال نے پاؤں چیک کیا تو واقعی ہلکی سوجن تھی

رات کے کھانے کے بعد جب روم میں جانے کا وقت آیا

"میرے خیال میں بھائی فضا کو یہیں چھوڑ دیں یہ سیڑھیاں کیسے چلے گی"

تانیہ نے فضا کے خیال سے کہا

"کوئی ضرورت نہیں ہے اس کی تم ابو کا خیال رکھو یہی کافی ہے۔۔۔ اپنی بیگم کو میں خود اٹھا کر لے جاؤ گا۔۔۔"

ویسے بھی اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہیے"

وہ الگ بات تھی اتنے دنوں میں فضا کے کمرے میں موجود گی کا وہ عادی ہو گیا تھا۔۔۔ بے شک وہ ابھی تک اس

سے ناراض تھی، صوفے پر سوتی تھی۔۔۔ مگر بلال کے لیے احساس ہی کافی تھا کہ وہ اس کے پاس ہے

"ٹھیک ہے پھر"

تانیہ نے ہنسی دبائی جبکہ فضا نے بلال کو گھور کر دیکھا

جیسے ہی بلال نے فضا کو سہارا دے کر اٹھانا چاہا، جان بوجھ کر آنکھیں باہر نکال کر ایسی شکل بنائی جیسے بہت وزنی چیز اٹھالی ہو۔۔۔ جس پر تانیہ زور سے ہنسنے لگی

"بلال اگر اب تم نے بد تمیزی کی نہ تو میں سچ مچ ناراض ہو جاؤں گی تم سے اور تم اپنے دانت اندر رکھو"

فضا نے دونوں بہن بھائی کو گھر کا

"میں کیا کہہ رہا ہوں، کچھ کہہ رہا ہوں تمہیں۔۔۔ بس مجھے تو اسٹول سے ہمدردی محسوس ہو رہی ہے"

بلال نے فضا کو اٹھا کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا

"اتارو! ابھی کے ابھی اتارو کہیں نہیں جانا مجھے تمہارے ساتھ"

فضا نے برا ماننے ہوئے کہا

"سوچ لو ابھی اتار دوں"

جیسے ہی بلال نے اپنی گرفت ہلکی سی ڈیلی چھوڑی۔۔۔ ویسے ہی فضا نے مضبوطی سے بلال کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بلال کو پکڑ لیا

"تم دنیا کے بد تمیز انسانوں ہو۔۔۔ جس کا ثبوت آج تم مجھے بار بار دے رہے ہو۔۔۔ شاید تم چاہ رہے ہو کہ میرا دوسرا پاؤں بھی ٹوٹ جائے"

بلال پر فضا کو سچ مچ غصہ آنے لگا بلال نے فضا کو بیڈ پر آکر لٹایا

"جبکہ بد تمیزی تو ابھی تک میں نے شروع بھی نہیں ہے تم سے"

وہ فضا کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا اور خود بھی بیڈ کی دوسرے سائیڈ پر آ کے لیٹ گیا

"دماغ پر چوٹ تو نہیں لگی ہوئی ہے، میں صوفے پر لیٹی ہوں روزانہ"

فضا نے بیڈ سے اٹھنا چاہا

"خالا خالو نے جب اتنا بڑا بیڈ دیا ہے، جس پر ہم دونوں آسانی سے آسکتے ہیں تو پھر کیا ضرورت ہے صوفے پہ لیٹنے کی

بلال نے پاکٹ سے موبائل اور والٹ ٹیبیل پر رکھتے ہوئے کہا

"تم کچھ زیادہ ہی فری نہیں ہو رہے ہو بلال"

فضا نے گھورتے ہوئے اس سے کہا

"تو اپنی بیوی سے ہو رہا ہوں نہ۔۔۔ پڑوسی کی بیوی سے تو نہیں"

بلال نے ذرا سا ہاتھ کھینچ کر فضا کو برابر میں لیتا دیا

"مجھے یہاں نہیں لیٹنا بلال"

فضا نے سنجیدگی سے کہا

"کیوں بھروسہ نہیں ہے خود پر"

بلال معصومیت سے بولا

"کیا فضول بول رہے ہو تم۔۔ ایک نمبر کے وہیات انسان ہو تم"

فضا نے دانت پیس کر کہا

"نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے چپ کر کے لیٹ جاؤ اور اتنا بھی وہیات انسان نہیں ہوں جو تمہاری

مجبوری کا فائدہ اٹھاؤ۔۔۔ اس لیے اب اپنی چونچ بند کرو اور چپ کر کے سو جاؤ"

بلال نے سائنڈ پر رکھا ہوا موبائل اٹھا کر کہا جبکہ فضا اس کو گھور کر رہ گئی

شام سے رات ہو گئی حور ایک ہی پوزیشن میں بیڈ پر لیٹی رہی۔۔۔ جب تھک گئی تو خود ہی اٹھ کر بیٹھ گئی
آج اس کی برتھ ڈے کا دن اتنا بھیانک بھی ہو سکتا ہے یہ تو اس میں تصور میں بھی نہیں سوچا تھا کل رات 12 بجے
وہ کتنی خوش تھی زین کی پیارنے اور اظہار نے اسے عرش پر بیٹھا دیا تھا اور آج۔۔۔۔
حور اٹھ کر ڈریسر کے پاس گئی اور آئینے میں خود کو دیکھنے لگی اپنے دائیں گال پر انگلیاں پھیر کر اس کی آنکھوں میں
ایک بار پھر آنسو آگئے۔۔۔۔ زین کی انگلیوں کے نشان کافی ہلکے ہو چکے تھے مگر تکلیف اسے پہلے سے بڑھ کر ہو
رہی تھی

"اف کیا ہو گیا میرے ساتھ۔۔۔ کیوں چلے گی میں خضر بھائی کے بلانے پر"
وہ دوبارہ اس گھڑی کو کوسنے لگی جب اس نے خضر سے ملنے کا فیصلہ کیا تھا
"اور شاہ غصہ کے ساتھ ساتھ کتنی نا اعتباری تھی اس کی آنکھوں میں میرے لیے"

شام والا منظر یاد کر کے اسے ایک بار پھر رونا آنے لگا۔۔۔ زین سے وہ اچھی خاصی ڈر گئی تھی

"جو بھی ہو غلطی میں نے کی ہے مجھے خود اس کے پاس جانا چاہیے اس سے معافی مانگنا چاہیے۔۔۔ اس نے مجھے ماما سے تو ملوادیاتھا اور میں نے بھی تو بس یہی چاہا تھا اس سے۔۔۔ مجھے خضر بھائی کو فون پر ہی منع کر دینا چاہیے تھا بھلے ہی وہ کچھ بھی سوچتے رہتے مگر آج مجھے یوں بیٹھ کر رونا تو نہیں پڑتا"

حور آنسو صاف کرتے ہوئے روم سے نکلی

"شاہ کہاں ہو گا مجھے اسے منانا چاہیے اور وہ مان جائے گا بہت پیار کرتا ہے مجھ سے۔۔۔ میں معافی مانگو گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا، بالکل پہلے کی طرح"

کبھی کبھی ہم جیسا سوچتے ہیں ویسا نہیں ہوتا ہے یا حور نے غلط وقت کا انتخاب کیا یا پھر واقعی آج حور کی برتھ ڈے کا دن اس کے لئے بہت برا ثابت ہونے والا تھا

وہ دوسرے روم کی طرف بڑھی جہاں کا دروازہ بند تھا اس روم میں اس کا شاہ موجود تھا

شام میں زین آفس کے کیفیٹیریا میں اشعر اور بلال کے ساتھ بیٹھا کافی پی رہا تھا جب اسے موبائل پر انٹون نمبر سے میج آیا جس میں ریسٹورنٹ کا ایڈریس تھا

"یہاں تمہارے لئے ایک سرپرائز منتظر ہے"

وہ اجنبی نمبر دے کر انگور کر دیتا لیکن اس کے نیچے حور نام دیکھ کر وہ چونک گیا

زین نے فوراً اس نمبر پر کال ملائی مگر نمبر بند تھا۔۔۔

"یہ نمبر حور نے کب لیا اور کیسا سرپرائز"

وہ سوچ میں پڑ گیا اس نے حور کے نمبر پر کال ملائی بیلز جا رہی تھی مگر وہ کال ریسپونڈ نہیں کر رہی تھی۔۔۔ کچھ سوچتے ہوئے وہ گاڑی کی کیز اٹھا کر بلال اور اشعر کو ضروری کام کا کہہ کر باہر نکل گیا

ریسٹورنٹ پہنچا تو دور سے ہی اسے خضر دکھائی دیا جسے دیکھ کر اس کی ماتھے پر شکنے ابھری، وہ کسی لڑکی کے ساتھ بیٹھا تھا جس کی پشت زین کی طرف تھی جس کی وجہ سے زین اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا۔۔۔ زین نے قدم آگے بڑھائیں تو ٹیبل پر پھول اور کیک نظر آئے، مزید قدم بڑھا کر ان لوگوں کی طرف آیا دل میں آیا ہوا وہم جھٹک دیا مگر وہ حور کو دیکھ کر بے یقینی سی اس کی آنکھوں میں ٹھہر گئی جسے غصے میں بدلنے میں زیادہ ٹائم نہیں لگا۔۔۔ وہ مسکرا کر خضر کے ہاتھ سے شاید کیک کھانے والی تھی یہ دیکھ کر زین کا دل چاہا پورے ریسٹورینٹ میں آگ لگا دے، اس نے پاس آ کر خضر کو ہاتھ زور سے جھٹکا، اس سے پہلے حور اس کی طرف دیکھتی۔۔۔ اس نے ضبط کھوتے ہوئے حور کے گال چاٹا مارا۔۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا حور اس کے ساتھ ایسا کرے گی۔۔۔ اس کے منع کرنے کے باوجود وہ چھپ کر خضر سے ملنے لگی، اس شخص جس سے زین کو سب سے زیادہ خار تھی، اس نے خضر پر بھی اپنا غصہ نکالا۔۔۔ مگر خضر سے زیادہ غصہ اسے حور پر تھا غصے میں ہی وہ سے کھینچتا ہوا کار تک لایا اور ریش ڈرائیونگ کرتا ہوا گھر تک پہنچا

اس وقت وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ اس کی کنڈیشن کیا ہے اسے یاد تھا تو صرف یہ کہ وہ خضر کے ساتھ اس کو بتائے بغیر ریسٹوران میں بیٹھے ہوئے مسکرا کر اس کے ہاتھ سے کیک کھا رہی تھی یہ سوچ کر اس کے دماغ کی نسیں پھٹنے لگی۔۔۔ جب اس نے بیلٹ اٹھا کر مارنے کی نیت سے اوپر ہاتھ کیا تو، حور اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر رونے

لگی حور کو روتا ہوا دیکھ کر اس کا ہاتھ تو وہی تھم گیا مگر غصہ ابھی بھی کسی صورت کم نہیں ہو رہا تھا وہ بیلٹ کو زور سے دیوار پر مار کر باقی کا غصہ دروازے پر نکال کر بیڈروم سے باہر چلا گیا

یہ نہیں تھا کہ وہ خضر کو لے کر حور پر شک کر رہا تھا، وہ جانتا تھا حور اس کو بہت پیار کرتی ہے۔۔۔ کسی انون نمبر سے اس کو مسیح آنا اس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ جان بوجھ کر اس کو یہ منظر دکھایا گیا ہے مگر اصل غصہ اس کو وہاں حور کی موجودگی پر تھا

**

حور نے آگے قدم بڑھا کر روم کا دروازہ کھولا تو بے اختیار اس کا ہاتھ اپنی ناک پر گیا۔۔۔ پورا روم سگریٹ کی اسمیل اور دھوئیں سے بھرا ہوا تھا،،، زین سامنے چیئر پر آنکھیں بند کئے ہوئے سگریٹ پینے میں مصروف تھا۔۔۔ سامنے رکھا ہوا ہے ایش ٹرے سگریٹ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں سے تقریباً بھر چکا تھا حور کو دکھ ہونے لگا

"شاہ"

حور نے ہمت کرتے ہوئے زین کو پکارا

"کیوں آئی ہو یہاں پر جاؤ یہاں سے"

حور کے پکارنے پر زین نے آنکھیں کھول کر حور کو دیکھا اور غرا کر کہا

"شاہ میری بات سن لو پلیز"

حور نے ڈرتے ہوئے قدم آگے بڑھائے اور ہمت کر کے دوبارہ کہا

"سنائی نہیں دے رہا تمہیں،، جاؤ یہاں سے اس وقت"

چب کر کہتے ہوئے زین نے پاس پڑا ہوا ہے آلیش ٹرے کھینچ کر زمین پر مارا جو چھوٹی چھوٹی کرسیوں میں پورے

کمرے میں بکھر گیا ساتھ ہی حور کے قدم بھی وہی رک گئے

حور اس کے کہنے پر کمرے سے گئی تو نہیں مگر بے بسی سے وہ بس اس کو دیکھے جا رہی تھی اور زین بھی آنکھوں میں غصہ لیے ہوئے اسی کو دیکھ رہا تھا

"میں سوری کہنے آئی ہو غلطی ہو گئی مجھ سے مجھے معاف کر دو"

حور نے آگے قدم بڑھاتے ہوئے زین کے سامنے آکر کہا

"میری بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے تمہیں۔۔۔ کہ میں کیا بکواس کر رہا ہوں"

زین ایک دم کرسی سے اٹھتا ہوا اس کے قریب آکر بولا

"شاہ پلیز میں سوری کرتو رہی ہوں نہ تم سے۔۔۔ اس طرح نہیں کرو میرے ساتھ"

حور نے روتے ہوئے زین کے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا

"تمہاری یہ معصوم شکل اور آنسوؤں کی برسات میرے غصے کو کم نہیں کر رہی ہے مزید بڑھا رہی ہے اس لئے آخری بار کہہ رہا ہوں چلی جاؤ یہاں سے"

زین نے حور کے دونوں بازو پکڑ کر خود سے الگ کرتے ہوئے ایک جھٹکے سے حور کو خود سے دور کیا۔۔

حور اپنا بیلنس برقرار نہیں رکھ سکی، اس سے پہلے زین بڑھ کر اس کو دوبارہ تھامتا وہ دور جا کر گری

"حور"

اسماء کی اچانک آنکھ کھلی تو سے سردی میں بھی ٹھنڈے پسینے آرہے تھے اس نے اٹھ کر کھڑکی کے دونوں پہٹ کھولے اور سانس لینے لگی پتہ نہیں کیوں اس کے دل بیٹھا جا رہا تھا وہ پانی پینے کی نیت سے کچن میں گئی پانی پی کر پٹی تو۔۔ خضر کے روم کی لائٹ آن تھی ناک کر کے بیٹڈل گھمایا تو لاک نہیں تھا دروازہ کھل گیا

"ارے چچی آپ خیریت ہے"

خضر نے آسماء کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں خیریت ہے ایسے ہی گھبراہٹ ہو رہی تھیں تو پانی پینے آئی تمہارے روم کی لائٹ جلتی دیکھی۔۔۔۔ کیا ہوا

سوئے نہیں ہے ابھی تک"

آسماء نے خضر سے سوال کیا

"بس ویسے ہی نیند نہیں آرہی تھی" خضر نے بیٹھ کے کراون سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا

"نیند نہ آنے کی کوئی وجہ تو ہوگی نہ"

آسماء نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

"کبھی کبھی ہم کسی چیز کی خواہش کریں اسے پانے کی مسلسل کوشش کریں۔۔۔ مگر پھر بھی اس کی طلب کے باوجود ہمیں وہ نہ مل سکے تو کیا کرنا چاہیے پھر"

خضر غیر ارادی طور پر آسماء سے اپنا آپ شیر کرنے لگا

"بیٹا کوئی بھی چیز پسند آ جانا ایک فطری جذبہ ہے اور پسند آئی ہوئی چیز انسان چاہتا ہے اسکی دسترس میں ہو۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی وہ چیز اگر انسان حاصل نہ کر سکے بیٹا تو کبھی بھی ضد نہیں لگانی چاہیے،، ضد لگانا کوئی اچھی بات نہیں ہوتی۔ اگر وہ چیز اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھی ہے تو وہ تمہیں مل جائے گی نہیں تو صبر کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے"

اسماء نے اپنی طرف سے اس کو سمجھانا چاہا

"رات ہو گئی ہے لائٹ بند کرو گے تو نیند آئے گی اب سو جاؤ"

اسماء لائٹ بند کر کے خضر کے روم سے چلے گئی اور خضر آسماء کی باتوں پر غور کرتا رہا

خضر کو حور شروع سے ہی پسند تھی۔ پسند کب محبت میں بدلی اسے پتہ نہیں چلا جب فاطمہ نے حور کے رشتے کے لئے کہیں اور بات کی۔۔۔۔۔ تو خضر نے حور کی خواہش ظفر مراد کے سامنے کی۔۔۔ حور کو حاصل کرنا اسے آسان لگنے لگا مگر زین کی شکل میں ایک طوفان اس کی زندگی میں آیا جو اسے حور سے چھین کر لے گیا۔۔۔۔۔ مگر اس نے ہمت پھر بھی نہیں ہاری اس نے حور کا پتہ لگا لیا، اس نے کبھی بھی حور کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار نہیں کیا تھا مگر کہیں نہ کہیں اسے گمان تھا کہ اپنی محبت سے وہ حور کو حاصل کر لے گا آج اس نے حور کو پانے کی خواہش میں چھوٹی سی بے ایمانی زین کو میج کر کے کی مگر ریٹورنٹ میں جو تماشہ ہوا اس کے بعد اس کا دل مزید خراب ہو رہا تھا

**

شازیہ بیٹھی ہوئی تھی اشعر اس کے پاس آکر بیٹھا

"اور بھی کیا سوچا جا رہا ہے اکیلے اکیلے"

اشعر ماں کے پاس بیٹھتا ہوا بولا

"ظاہری بات ہے اکیلے اکیلے ہی سوچوں گی تمہارے پاس ٹائم کا

ہی کہاں ہے ماں کے لئے"

شازیہ نے بیٹے کو دیکھتے ہی شکوہ کیا

"اب ایسی بات تو نہ کریں آپ آپ خود ہی تو کہتی تھی کہ میں بچہ رہ جاؤں۔۔۔ کب تک بھائی کما کر بھیجتا رہے گا بلا

"اوہ دِل پر ہی لے لیا کرو اپنی ماں کی باتیں۔۔۔۔۔ ویسے میں سوچ رہی تھی کہ تانیہ کیسی لگتی ہے تمہیں"

شازیہ کا ایک دم تانیہ کا نام لینے پر اشعر کو جھٹکا لگا

"تانیہ۔۔۔۔۔ کون تانیہ"

اشعر نے ماں کے سامنے انجان بننے کی بھرپور ادکاری کی

شازیہ نے اشعر کو یاد دلاتے ہوئے کہا

"اووو اچھا وہ تانیہ۔۔۔ اچھی لڑکی ہے کافی ڈسینٹ سی پر سنیلٹی ہے اور کافی پریٹی بھی"

اشعر کے دل میں لڈو پھونٹنے لگے اور ساتھ ہی وہ شکر ادا کرنے لگا اسے ممی کو خود سے بتانے کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی

"ہاں مجھے بھی اس دن کافی پیاری لگی تھی وہ بچی۔۔۔ سلجھی ہوئی سی لگ رہی تھی۔ آج کل کی لڑکیوں سے بالکل مختلف،، میں سوچ رہی ہوں کیوں نہ اس کے گھر پر رشتہ لے کر جایا جائے۔۔۔ یسٹر کے ساتھ کافی پیاری لگے گی،، میرے فرما پر دار بیٹے کے لئے ایسے ہی کوئی لڑکی ہونا چاہیے"

شازیہ نے اشعر سے رائے لینے چاہیے

"کیا یعشر بھائی کے ساتھ تانیہ "دوسرا جھنکا پہلے سے بھی زیادہ خطرناک تھا
"کیا؟؟ کیا ہو گیا ہے مُمی آپ کو۔۔۔۔۔ آپ کیسے ہیں یعشر بھائی کے لئے تانیہ کو پسند کر سکتی ہیں"
اشعر بالکل سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا

"لو بھلا ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ لڑکی اچھی ہے، ڈینٹ ہے، پر بیٹی بھی ہے"
شازیہ کو بیٹے کی بات پر تعجب ہوا

"تو اچھی لڑکی ہونے کا یہ مطلب تو نہیں کہ یعشر بھائی کے لئے اس کا رشتہ لے کر جایا جائے"
اشعر اب بھی سنجیدہ تھا

"ہیں اب یعشر کا کیا ذکر۔۔۔ کیا برائی نظر آگئی اس میں،، اتنا سلجھا ہوا بچہ ہے میرا۔۔۔ پوری دنیا میں ایسا
فرما بر دار بچہ نہ ملے۔۔۔ ذرا جو اس نے آج کل کے لڑکوں کی طرح منہ پھاڑ کر اپنی پسند کا اظہار کیا ہوں۔۔۔
ماں کے سامنے سیدھے سے بول دیا جو آپ کی پسند ہو وہی میری پسند ہوگی"

شازیہ نے برامانتے ہوئے اشعر کو کہا

"مئی یعشر بھائی سیدھے سادے سلجھے ہوئے اور فرماں بردار بچے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ان کے لئے تانیہ کا رشتہ لیکر جایا جائے"

اب کے اشعر نے جھجکتے ہوئے شازیہ سے کہا

"اوہو تو یہ بات ہے، تو پھر کس کا رشتہ لے کر جایا جائے تانیہ کے لئے"

اب شازیہ کو کچھ سمجھ آنے لگا تو اس نے اشعر سے پوچھا

"تانیہ جیسی ڈیسیٹ اور پریٹی لڑکی کے لئے آپ کو اپنا یہ لال نظر نہیں آ رہا"

اب کیا اشعر نے منہ بسورتے ہوئے شازیہ سے کہا

"اچھا میرے لال تو یہ بات ہے"

شازیہ نے اشعر کے کان کھینچتے ہوئے کہا

"ارے می کیا کر رہے ہیں کیا کان توڑیں گی میرا"

اشعر نے اپنا کام سہلاتے ہوئے کہا موبائل بجنے پر فون اٹھایا

"ہاں بولو خیریت اس وقت کال کی"

موبائل پر رات کے وقت بلال کی کال آئی تو اشعر نے پوچھا

"کیا۔۔۔ کون سے اسپتال میں،، تم پہنچو میں بھی آتا ہوں"

اشعر کال کاٹتے ہو ابا ہر جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا

"خیریت کہاں چل دیئے، کیا ہوا ہے؟ کون ہے اسپتال میں"

شازیہ نے ایک دم سے اشعر سے سوال کیا

"حور بھابی کو زین اسپتال لے کر گیا ہے"

اشعر گاڑی کی کیز اٹھاتے ہوئے کہنے لگا

"اللہ رحم کرے بچی پر کیا ہو گیا اچانک رکو پھر میں بھی چلتی ہوں"

شازیہ نے اٹھتے ہوئے کہا

"مئی اتنی رات کو آپ کیسے جائے گیں۔۔ پہلے مجھے پتہ تو چلے کہ ہوا کیا ہے،، پھر آپ کو لے جاؤں گا۔۔ ابھی

بلال نے سر سری سے بتایا ہے مجھے۔۔ زین اکیلا ہے وہاں، میں جاتا ہوں اس کے پاس"

اشعر باہر نکلتے ہوئے بولا

**

"حور"

اس سے پہلے زین اس کو تھامتھا، حور دور جا کر گر چکی تھی

"حور۔۔۔۔ حور اٹھو لگی تو نہیں تمہیں"

زین تیزی سے اس کی طرف بڑھا حور کو تھامتے ہوئے کہنے لگا

حور کو تکلیف ہو رہی تھی اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔۔ مگر تکلیف سے اس سے کچھ میں بولا
نہیں جارہا تھا آنکھوں سے آنسو نکلتا شروع ہو گئے تھے۔۔ وہ گردن نیچی میں ہلارہی تھی

"یا میرے اللہ، کچھ نہیں ہو گا حور اٹھو پلیز"

اچانک پڑنے والی افتاد پر زین کے ہاتھ پیر پھول گئے اسے خود اس صورتحال سے خوف آنے لگا اس نے حور کو
اٹھایا اور گاڑی تک پہنچا۔۔ حور کو گاڑی میں بٹھایا اور خود گاڑی سٹارٹ کر دی لیکن ڈرائیو کرتے ہوئے اس کے
ہاتھوں میں لرزش واضح تھی۔۔ دماغ سے ہر برے خدشے کو نکال کر وہ گاڑی چلانے لگا،، حور نے اب آواز
سے رونا شروع ہوئی تو اس نے گاڑی کی سپیڈ مزید بڑھادی قریبی ہسپتال میں کارروک دی

وہ دونوں ہاتھوں میں سر تھامے ہوئے شکستہ حال کرسی پر بیٹھا ہوا تھا دل اس کا بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔
ایسا اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔

"اللہ نہ کرے کچھ غلط ہو ورنہ میں کیسے خود سے یا پھر حور سے نظر ملا سکوں گا"

ابھی وہ سوچوں میں گم تھا کہ اس کے موبائل پر بلال کی کال آنے لگے اس نے غائب دماغی کے ساتھ موبائل کو دیکھا اور کال ریسیو کر کے کان پر لگایا

"اور کل کے لئے تیاری کیسی ہے۔۔۔ آئی ویش کے کل والا پروجیکٹ ہم کو ہی ملے گا"

بلال کی آواز موبائل سے ابھری مگر زین نے کوئی جواب نہ دیا

"ہیلو زین کہاں ہو سن رہے ہونا"

جب بلال کو کوئی آواز نہیں آئی تو اس نے زین سے پوچھا

"بلال میں ایسا نہیں چاہتا تھا، قسم سے میں بالکل ایسا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ میں بہت محبت کرتا ہوں حور سے، تم جاننے ہونہ ابھی سے نہیں بہت پہلے سے۔۔۔ تو میں نے کیسے اس کو"

زین کی بے ربط جملے بلال کو سمجھ نہیں آرہے تھے

"زین یہ تم کیا کہہ رہے ہو مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تم ٹھیک ہونا۔۔ کہاں ہیں حور بھابھی"

بلال کو زین کی باتیں سمجھ نہیں آرہی تھی اس کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تو وہ پوچھ بیٹھا

"زین میں کچھ پوچھ رہا ہوں تم سے جواب دو"

بلال زین کے خاموش رہنے پر دوبارہ بولا

"وہ بہت رورہی تھی بلال۔۔۔ اسے بہت تکلیف ہو رہی تھی میں اسے اسپتال لے کر آگیا ہوں"

یہ کہتے ہوئے زین کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے جسے اس نے فوراً صاف کیا

"کیا بول رہے زین کیا ہو احور بھابھی کو؟؟ حور بھابی ٹھیک تو ہیں۔۔۔ کون سے اسپتال کی بات کر رہے ہو کہاں ہو
تم جلدی سے نام بتاؤ مجھے"

بلال نے جلدی سے اپنا والٹ اور کیڑا ٹھائی ایک نظر سوتی ہوئی فضا پر ڈالی اور پھر وہ باہر نکل گیا

اس نے بلال سے بات کر کے موبائل کو جیب میں رکھا سامنے روم سے ڈاکٹر باہر آئیں زین ساکت نگاہوں سے
انہیں دیکھے جا رہا تھا اس نے کوئی بھی بات پوچھنے کی ہمت نہیں کی

"آپ کی مسز زاب ٹھیک ہیں لیکن بلیڈنگ زیادہ ہونے کی وجہ سے ہم آپ کے بچے کو نہیں بچا سکے۔۔ آپ مل سکتے ہیں اپنی وائف سے۔۔ اور یہ کچھ میڈیسن ہیں یہ لے لے گا"

ڈاکٹر زین کی کنڈیشن دیکھتے ہوئے خود سے ہی اس کے پاس آکر اس کو حور کا بتانے لگی اور ہاتھ میں پرچہ تھماتے ہوئے چلی گئی



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور readingpoint
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعے رابطہ کریں

زین کی آنکھیں ایک دفعہ پھر بھینکنے لگی، وہ دوبارہ دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر بیٹھ گیا اندر سے اسے جس بات کا خوف کھائے جارہا تھا وہ حقیقت میں تبدیل ہو گیا

"کس منہ سے میں حور کے پاس جاؤں گا۔۔۔ یا اللہ کیا کروں اب میں۔۔۔ یہ کیا ہو گیا مجھ سے "

اپنے بابا کی ڈیٹھ کے وقت وہ بہت رویا تھا اس کے بعد آزمائشوں کا ایک دور شروع ہو گیا اس کے باوجود اسے یاد نہیں پڑھا اس نے کبھی آنکھوں میں آنسو نکلے ہو مگر آج پھر اس کا دل بری طرح دکھ رہا تھا

"زین کیسی ہے بھابھی کی طبیعت؟ کیا ہوا ہے انھیں۔۔۔ تم ٹھیک ہونا"

بلال بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا زین سر تھامے ہوئے بیٹھا تھا بلال نے زین کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر سوال شروع کر دیئے

زین سر اٹھا کر دیکھا تو اس کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں

"بہت غلط ہو گیا بلال مجھ سے۔۔۔ اب سب واپس کیسے ٹھیک ہو گا۔۔۔ میں کیسے سامنا کروں گا اس کا"

زین کی باتیں بلال کو سمجھ میں نہیں آرہی تھی اور مسلسل پریشان کر رہی تھی

"تم زین پلیز سنہمہالو خود کو اور مجھے بتاؤ تو ہوا کیا ہے"

بلال نے پریشان ہوتے ہوئے زین سے پوچھا

وہ غائب دماغی میں سب بتاتا چلا گیا جسے سن کر بلال نے اپنا سر پکڑ لیا

"یہ کیا حرکت کی ہے زین تم نے۔۔۔ نہ صرف حور بھابھی کے ساتھ تم نے برا کیا ہے بلکہ اپنے ساتھ کتنا برا کیا ہے تم نے۔۔۔ بے شک تمہیں غصہ ہو گا لیکن تم اتنی بڑی بیوقوفی کیسے کر سکتے ہو"

بلال کو اس وقت سچ میں زین پر غصہ آ رہا تھا

"کیا ہوا سب خیریت ہے نا"

اشعر نے آتے ہی ان دونوں کی طرف دیکھ کر سوال کیا

"ہاں خیریت ہے"

بلال نے آنکھ کے اشارے سے اسے کچھ بھی پوچھنے سے باز رکھا

"زین تم جاو بھابی سے مل کر آؤ"

بلال نے زین کو دیکھتے ہوئے کہا

"میں کیسے جاسکتا ہوں اس کے سامنے۔۔۔ کیسے جاؤ"

زین کو سمجھ نہیں آیا وہ یہ بات بلال سے کہہ رہا ہے یا پھر اپنے آپ سے

"زین تم اس وقت بھا بھی کے پاس جاؤ۔۔ وہ اکیلی ہیں اور انھیں تمھاری ضرورت ہے"

بلال نے زین کو سمجھاتے ہوئے کہا

زین حور کے روم کی طرف بڑھا، اشعر نے بلال کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ بلال نے لمبا سانس کھینچ کر اشعر کو سارا قصہ سنایا

زین بہت ساری ہمت جمع کر کے حور کے پاس روم میں داخل ہوا وہ بیٹھ پر آنکھیں موندے ہوئے لیٹی تھی۔۔۔ اس کے قریب آیا کسی احساس کے تحت حور نے اپنی آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا

"حور"

زین کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو رہا تھا، حور نے ایک نظر اس کو دیکھا اور اپنے چہرے کا رخ دوسری طرف پھیر لیا مطلب صاف تھا وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی

زین آگے بڑھ کر پاس رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھا، حور کا اس طرح چہرہ موڑ لینا اس کو تکلیف دے گیا مگر اب اسے برداشت کرنا تھا

"حور"

زین نے حور کے ڈرپ والے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے دوبارہ پکارا۔۔۔ حور نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ کے نیچے سے نکالنا چاہا۔۔۔ رخ حور کا ابھی بھی دوسری طرف ہی تھا

"حور مجھے معاف نہیں کرنا، بالکل بھی معاف نہیں کرنا مجھے۔۔۔ مگر پلیز اس طرح نہیں کرو میرے ساتھ"

زین نے آگے بڑھ کر حور کے کندھے پر اپنا سر رکھ لیا۔۔۔ وہ زین کے آنسو اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی

"پلیز بات کرو مجھ سے، لڑو، شکوہ کرو اس طرح اجنبی رویہ اختیار نہیں کرو۔۔۔ میں نے انجانے میں تمہیں نہیں بلکہ اپنے آپ کو تکلیف دی ہے۔۔۔ مجھے واقعی اس وقت بہت تکلیف ہو رہی ہے پلیز میری طرف دیکھو مجھ سے بات کرو"

زین اسی طرح حور کے کندھے پر اپنا سر رکھے ہوئے کہہ رہا تھا اور حور کا رخ دوسری طرف تھا اس کی بھی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے

دروازے پر کھٹکے کی آواز سے زین پیچھے ہوا نرس نے اندر آکر حور کا چیک اب کیا پین کھر لگا کر واپس چلی گئی۔۔۔
کافی دیر تک روم میں خاموشی رہی جسے حور کی آواز نے توڑا

"میں ماما سے ملنا چاہتی ہوں ماما کو بلا دو"

حور نے بغیر دیکھے زین کو مخاطب کیا
"کیسی طبیعت ہے اب بھابھی کی"

اشعر نے زین سے پوچھا دونوں ہی رات سے اس کے پاس تھے

"ہم ٹھیک ہے ابھی پین کھر لگائے ہے تھوڑی دیر ہوئی ہے اسے سوئے ہوئے۔۔۔ میرے خیال میں تم دونوں
کو نکلنا چاہیے آفس کیلئے"

ذہن نے کرسی سے سرٹکیتے ہوئے کہا تھکن کے آثار اس کے چہرے پر بھی نمایاں تھے

"اور تم"

بلال نے پوچھا

"میں یہیں ہوں حور کے پاس"

زین نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا

"کیا بات کر رہے ہو زین، تم نہیں آؤ گے۔۔۔ آج کا دن کتنی اہمیت کا حامل ہے تمہیں اندازہ ہی نہ اس بات

کا۔۔۔ آج وہ پروجیکٹ ہمیں ملنے والا ہے جس کے لئے ہم نے دن رات محنت کی ہے"

اشعر نے اس کو سمجھانا چاہا

"حور بھی میرے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے اور میں اس کو اس حالت میں چھوڑ کر نہیں جاسکتا ویسے بھی دونوں

ہو گے وہاں پر"

زین نے آنکھیں کھول کر اشعر کو دیکھتے ہوئے کہا

"مگر تمہاری موجودگی وہاں پر معنی رکھتی ہے میرے خیال سے تمہیں چلنا چاہیے میں نے تانیہ کو بلالیا ہے، جب تک بھابھی کے پاس وہ ہوگی اور ویسے بھی بھابھی ابھی سو رہی ہیں جب تک تو تم واپس آ جاؤ گے۔۔۔ اور تم نے ان کی امی کو بھی تو بلایا ہے یہاں پر فون کر کے،، تھوڑی دیر کی بات ہے زین تمہیں چلنا چاہیے"

بلال نے لمبی چوڑی وضاحت دے کر اس کو سمجھایا

ابھی وہ تین باتیں کر رہے تھے کہ تانیہ اسپتال میں پہنچی اشعر اور زین کو سلام کر کر وہ حور کے پاس رکھی ہوئی کر سی پر بیٹھ گئی

زین ناچاہتے ہوئے بھی بلال اور اشعر کے زور دینے پر ان کے ساتھ چلا گیا۔۔ ابھی تانیہ کو آئے ہوئے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ایک پریشان چہرے کے ساتھ ایک خاتون روم کے اندر آئی ان کے پیچھے ایک نوجوان بھی تھا، تانیہ دونوں کو دیکھ کر چونکی

"حور میری بچی کیسے ہو گیا یہ سب"

وہ حور کی طرف بڑھی تو تانیہ کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ وہ حور کی امی ہیں

میٹنگ کے دوران سارا وقت اس کا دھیان حور کی طرف ہی لگا رہا سب کچھ اشعر اور بلال نے ہی مینڈل کیا ابھی وہ لوگ فارغ ہوئے تھے کہ بلال کے نمبر پر تانیہ کی کال آئی

"ہاں تانیہ بولو سب خیریت ہے"

بلال نے کال ریسیو کرتے ہوئے کہا

"کیا۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے، تم اسے ایسا کرو گھر چلی جاؤ" بلال نے فون رکھا

"کیا ہوا ہے بلال تانیہ کیا کہہ رہی ہے"

زین جو اس کے چہرے سے بات کا اندازہ لگانا چاہ رہا تھا، بلال کے کال کاٹتے ہی اس نے بلال سے پوچھا

"تانیہ بتا رہی تھی کہ بھابھی کی امی اور ان کے کزن آئے تھے،، بھابی کے ہوش میں آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی وہ ان کو اپنے ساتھ لے گئیں ہیں"

بلال نے زین کو بتایا

زین نے بے یقینی سے بلال کو دیکھا

"حور ان کے ساتھ چلی گئی مجھے چھوڑ کر"

وہ زیر لب بڑبڑایا

"یار تمہیں ایسا کیوں سوچ رہے ہو،، تم اس وقت اور بھابھی کی کنڈیشن بھی تو دیکھو ایسے وقت میں انھوں نے اپنی امی کی کتنی ضرورت ہوگی وہ تمہیں کیوں چھوڑ کر جانے لگیں بھلا۔۔ دیکھو زین یہ حادثہ تم دونوں کے لیے بڑا ہے تم بھابھی کو تھوڑا مینٹلی ریسٹ 2۔۔۔ خود کو ریلیکس کرو اپنی حالت دیکھو کتنے بیمار لگ رہے ہوں کل سے"

اشعر نے زین کو تحمل سے سمجھایا

"صحیح بول رہا ہے اشعر زین اس وقت بھابی کو تھوڑا سا وقت دو،، جو بھی کچھ ہوا بے شک ہو تم دونوں کے لئے
شاک سے کم نہیں تھا بھابی اپنی امی کے پاس رہے گی تو تھوڑا ان کی طبیعت بھی سنبھلے گی اور تم بھی گھر جا کر
تھوڑی دیر ریٹ کرو"

بلال کے سمجھانے پر زین چپ ہو گیا

اشعر ہی زین کو گھر چھوڑ کر آیا

"حوریٹا بتاؤ تو مجھے کیا ہوا تھا یہ سب اتنے اچانک سے کیسے ہو گیا"

اسماء کافی دیر سے حور سے وجہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہی تھی جس کی وجہ سے وہ اسپتال سے آئی تھی مگر وہ
مسلل چپ تھی بالآخر بولی

"مجھے اس ٹاپک پر بات نہیں کرنی ہے ماما پلیرز"

حور نے بیزارى سے جواب دیا

"صحیح ہے نہیں کرتی ہوں میں اس ٹاپک پر بات بس مجھے یہ بتاؤ تمہارے اور زین کے بیچ میں سب ٹھیک ہے
نا۔۔۔ وہ تمہیں اسپتال میں ایسے چھوڑ کر چلے گیا ایسے کیسے کر سکتا ہے وہ"

آسمان نے زین کی آنکھوں میں حور کے لیے محبت چھلکتی ہوئی دیکھی تھی لیکن اتنے بڑے حادثے پر وہ حور کو اس
طرح چھوڑ کر چلا گیا تو ان کا دماغ یہ قبول نہیں کر رہا تھا اور دوسرا حور کے ہی مسلسل کہنے پر آسمان اسے اپنے ساتھ
لے کر آئی تھی اس وجہ سے اسے دال میں کچھ کالا لگ رہا تھا

"ماما وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔ پلیرز میں تھوڑی ریٹ کرنا چاہتی ہوں"

حور کی طبیعت میں چڑچڑاپن دیکھ کر آسمان نے اپنے موبائل کی رنگ ٹون of کر دی تاکہ اس کے آرام میں خلل
نہ پڑے بنا کچھ کہے روم سے باہر چلی گئی

"کیسی طبیعت ہے اب حور کی اور کیا بتا رہی ہے وہ"

ظفر مراد نے آسماء کو کمرے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ کر پوچھا خضر اور فاطمہ بھی وہی صوفوں پر برجمان تھے

"طبیعت بہتر ہے اس کی۔۔۔ مگر ابھی کچھ بتانا نہیں رہی کہہ رہی ہے ریٹ کرنے دیں۔۔۔ اللہ جانے کیا بات ہوئی ہوگی"

آسماء نے پریشانی سے کہا

"مجھے تو وہ لڑکا شروع دن سے ہی پسند نہیں آیا۔۔۔ انتہا کا بد تمیز اور منہ پھٹ،، اب اس معاملے کو میں ایسے نہیں جانے دوں گا میرے بھائی کی بیٹی ہے کوئی لاوارث نہیں۔۔۔ اسے ابھی آرام کرنے دو اگر کچھ نہیں بتا رہی تو زبردستی بھی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

ظفر مراد اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے اٹھ گئے

"بیٹیوں کی شروع سے ہی تربیت کی جاتی ہے،، انھیں بتایا جاتا ہے کہ شوہر کا گھر ہی اب ان کا اصل گھر ہے تمہیں حور کو یہاں پر ہر گز نہیں لانا چاہیے تھا"

فاطمہ جو کافی دیر سے چپ بیٹھی ہوئی تھی شوہر کے جاتے کے بعد فوراً نحوست سے بولی سب سے زیادہ حور کا اس گھر میں آنا انہیں ہی ناگوار گزارا تھا

"یہ کیسی بات کر رہی ہیں امی وہ کسی غیر کے گھر میں نہیں آئی ہے یہ حور کا اپنا گھر ہے"

آسماء کے کچھ بولنے سے پہلے خضر نے فوراً اپنی ماں سے کہا

"یہ گھر حور کا نہ پہلے تھا، نہ ہے اور نہ آگے کبھی ہو سکتا ہے یہ بات تم اپنے دماغ میں اچھی طرح بٹھالو خضر۔۔"

شادی کے بعد شوہر کا گھر ہی لڑکی کا گھر ہوتا ہے حور اب شادی شدہ ہے اور زین کا گھر ہی اب حور کا گھر ہے"

فاطمہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے اسماء پر سرسری نظر ڈال کر وہاں سے چلی گئی

خضر فاطمہ کو جانتا ہوا دیکھتا رہ گیا،، اسماء خضر سے نظریں چرانے لگی

"آپ پریشان مت ہوں چچی حور کا بہت خیال رکھیے گا۔۔ ادھر ادھر کی باتوں پر دھیان مت دیں"

خضر نے رسائیت سے آسماء کو کہا

زین موبائل پر مصروف تھا جب حور برابر میں آکر دھب سے بیٹھیں

"حور دھیان سے یار کل بھی میں نے تمہیں منع کیا تھا کتنی احتیاط بتائی ہے ڈاکٹر نے تمہیں"

زین نے گھورتے ہوئے حور کو کہا۔۔۔ حور زین کی بات سن کر ہنسنے لگی

"اس میں ہنسنے والی کون سی بات ہے،، اس دن اماں ابھی تمہیں کتنی نصیحتیں کر رہی تھی مگر اب لگتا ہے سب کچھ

تمہارے سر پر سے گزر گیا" زین نے افسوس سے کہا

"مجھے ہنسی اس بات پر آرہی ہے تم اس وقت نصیحتیں کرتے ہوئے بالکل کوئی دادی اماں ٹائپ خاتون لگ رہے ہو"

حور زین کو دوبارہ دیکھ کر ہنسنے لگی

"بوکس قسم کا جوک تھا بالکل بھی ہنسی نہیں آئی مجھے "

زین نے دوبارہ موبائل دیکھتے ہوئے کہا

"کیا مسئلہ ہے زین،، رکھو اس موبائل کو سائیڈ پر۔۔۔ ابھی اگر میرے ہاتھ میں میرا موبائل ہوتا تو تمہارے شکوے شروع ہو جاتے کہ میں تمہیں ٹائم نہیں دیتی ہوں اور مجھے نصیحتوں کی نہیں تمہاری ضرورت ہے اس وقت "

حور نے منہ بناتے ہوئے کہا

"اوکے سویٹ ہارٹ رکھ دیا موبائل سائیڈ پر اب بولو"

زین موبائل رکھتے ہوئے حور کا سر اپنے سینے پر رکھ لیا

"ویسے دیکھ کیا ہے تھے موبائل میں"

حور نے منہ اونچا کر کے زین کے سینے پر تھوڑی ٹکاتے ہوئے کہا

"میں اچھے اچھے babies کے نام دیکھ رہا تھا ہمارے بے بی کے لیے"

زین نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ حور بھی مسکرانے لگی

سوچیں تھیں کہ دماغ سے چمٹ کے ہی رہ گئی تھی۔۔۔ باوجود تھکن کے وہ کافی دیر سے بیڈ پر لیٹ کر سونے کی کوشش کر رہا تھا کافی دیر گزر گئی مگر نیند آ بھی نہیں اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔ شاید کسی کمی کا احساس ہو رہا تھا ان تین مہینوں میں وہ اس کے وجود کا اتنا عادی ہو گیا تھا کہ اب وہ اس کے بغیر اس کو نیند نہیں آ رہی تھی۔۔۔ اسماء کے موبائل پر زین نے کافی ساری کالز کی مگر مسلسل بیل جاتی رہی اسماء نے یا حور نے اس کی کال ریسیو نہیں کی،،، زین نے دوبارہ موبائل نکالا اور حور کی تصویریں دیکھنے لگا

"تمہارے اس طرح روٹھ کر گھر سے جانے سے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا پری پلیز واپس آ جاؤ"

کافی دیر تک وہ حور کی تصویروں سے باتیں کرتا رہا نہ جانے کب اس کی آنکھ لگی اسے پتہ نہیں چلا

شاید نئی جگہ ہونے کی وجہ سے اس کو نیند نہیں آرہی تھی کافی دیر کروٹیں بدلنے کے بعد وہ بیٹھ روم کی کھڑکی کے پاس آکر کھڑی ہو گئی اور لان میں دیکھنے لگی۔۔۔ اسے شاید تکیہ پر سر رکھ کر سونے کی بجائے زین کے سینے پر سر رکھ کے سونے کی عادت ہو گئی تھی

"فضول عادتیں پڑ گئی ہیں مجھے بھی"

حور نے سر جھٹکتے ہوئے سوچا

"یہ ویلیو ہے میری اس کی زندگی میں ذرا سی ناراضگی برداشت نہیں کی، میرے سوتے ہی فوراً آفس چلا گیا مجھ سے بڑھ کر آفس ہے،، میری تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے پلٹ کر ایک دفعہ نہیں پوچھا۔۔۔ انسان آنہیں سکتا فون تو کر سکتا ہے مگر میرا بھی فون تو گھر پر ہے تو کیا ہوا ماما کا نمبر تو اس کے پاس ہے نا،، یہی سوچ رہا ہو گا چلی گئی ہے تو

چلی جائے مجھے کیا ضرورت۔۔۔ اور اس فضول انسان کے بارے میں مجھے بھی سوچنے کی کیا ضرورت ہے، کھڑکی کے پٹ بند کرتے ہوئے دوبارہ وہ بیٹھ پر آ کے لیٹ گئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔ جب اسے تنکیہ پر سر رکھ کر آرام نہیں ملا تو غصے میں آ کر تنکیہ بھی سر کے نیچے سے نکال کر دور پھینک دیا آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے منہ ہی منہ میں بڑا بڑی "فضول انسان"

ان تین مہینوں میں وہ۔۔۔ فضول انسان سے زین بنا،،،،، زین سے شاہ،،،،، اور اب شاہ سے دوبارہ فضول انسان بن چکا تھا

صبح کا وقت تھا کوئی حور کو زور زور سے پکار رہا تھا تو ظفر مراد کی آنکھ کھلی وہ حال میں آئے

"تم میرے گھر کے اندر کیا کر رہے ہو؟ کس نے اندر آنے دیا تمہیں"

ظفر مراد زین کو اپنے گھر میں موجود دیکھ کر غصے سے چیخے

"میں یہاں پر کسی کے منہ لگنے نہیں آیا ہوں، بلکہ اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں حور کو بلائیں آپ"

زین نے بیزاری چھپائے بغیر تیز آواز میں ظفر مراد سے کہا

اتنے میں خضر فاطمہ اور آسماء بھی شور کی آواز سے اپنے اپنے کمروں سے باہر نکل آئے

وہ رات کو کافی دیر سے سوئی تھی اسے محسوس ہوا کہ زین خواب میں اس کو آواز دے رہا ہے۔۔۔ مگر جب اس کا ذہن اچھی طرح بیدار ہوا تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ خواب نہیں دیکھ رہی ہے زین شاید یہاں پر موجود ہے کیونکہ دوسری آوازیں بھی اس کے ساتھ آرہی ہیں۔ وہ اٹھ کر بیٹھی پاس پڑا ہوا دوپٹہ اوٹھ کر کمرے سے نکل کر ہال کی طرف بڑھی

"حور اب تمہارے ساتھ واپس نہیں جائے گی اور تم نکلو اسی وقت میرے گھر سے"

ظفر مراد گرج دار آواز میں بولے

"حور بیوی ہے میری،، وہ میرے ساتھ ہی جائے گی اور دیکھتا ہوں کون روک سکتا ہے اس لے جانے سے"

زین نے ظفر مراد کو جواب دیا، اسی وقت زین کی نظر ہال میں آتی ہوئی حور پر پڑی

"چلو حور اپنے گھر میں تمہیں لینے آیا ہوں"

زین حور کی طرف بڑھا اور دونوں بازوؤں سے حور کو تھامتے ہوئے کہنے لگا

"مگر مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا"

حور نے زین کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

ایک لمحے کو زین نے بے یقینی سے حور کو دیکھا مگر اگلے ہی لمحے دوبارہ بولا

"حور پلیز اس طرح نہیں کرو میرے ساتھ یہ ہمارا آپس کا معاملہ ہے ہم گھر جا کر اس پر بات کرتے ہیں"

اس نے حور کو بہلاتے ہوئے تحمل سے کہا

"میں نے تم سے کہا ہے نا زین مجھے کہیں نہیں جانا"

حور نے اپنے ہاتھ چھڑاتے ہوئے زین سے کہا

"تم نے سنا نہیں وہ کیا کہہ رہی ہے نہیں جانا چاہتی وہ تمہارے ساتھ"

آب کے خضر قدم بڑھاتا ہوا زین کے سامنے آیا

"میں تم سے نہیں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں اور تم ہمارے ہر معاملے سے دور رہو"

زین کو خضر کی مداخلت اس وقت زہر لگی اس لئے وہ شہادت کی انگلی اٹھاتے ہوئے وان کرنے کے انداز میں بولا
"ہاھاہا بیوی کوئی اپنی بیوی کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرتا ہے اور اب یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے بلکہ بات اب
اس گھر میں آگئی ہے" خضر کے بولنے کی دیر تھی زین نے آگے بڑھ کر خضر کا گریبان پکڑا

"میں تمہیں کب سے برداشت کر رہا ہوں،، اگر تم اب دوبارہ میرے اور حور کے درمیان میں بولے تو میں
تمہیں یہی زندہ گاڑھ دوں گا "

زین نے غرا کر خضر سے کہا

"میرے ہی گھر میں کھڑے ہو کر مجھے ہی زندہ گاڑھنے کی دھمکی دے رہے ہو تم"

خضر بھی زین کا گریبان پکڑ چکا تھا

اس سے پہلے دونوں میں ہاتھ پائی شروع ہوتی ماحول کی سنگینی دیکھتے ہوئے ظفر مراد نے آگے بڑھ کر خضر کو اپنی
طرف کھینچا حور آگے بڑھی زین کے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کی طرف دھکیلا

"بس یہی سب کچھ تو آتا ہے نہ تمہیں غصہ، دھونس، رعب، زبردستی اور آتا ہی کیا ہے تمہیں اس کے علاوہ"

حور نے تیز آواز میں زین سے کہا

"حور تم مزید تماشہ بنائے بغیر میرے ساتھ ابھی اور اسی وقت یہاں سے چل رہی ہو جو بھی بات ہے وہ ہم گھر جا
کے کلیئر کر لیں گے "

زین نے سنجیدہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے اس سے کہا

"نہیں جا رہی ہوں میں تمہارے ساتھ، کیا کر لو گے بتاؤ؟ جب تم چاہو زبردستی گن پوائنٹ پر نکاح کر لو۔۔۔۔۔"

جب تم چاہو زبردستی سے اپنی بات منوالو، ایسا نہیں چلے گا سنا تم نے "

حور کو بھی غصہ آنے لگا اور اب وہ بھی اپنی پر آگئی تھی

"جو بھی کچھ ہو اوہ بہت برا ہوا، میں اس کے لئے شرمندہ ہوں مگر مجھے بھی تو اپنی غلطی کی سزا ملی ہے نا۔۔۔ تو اب

مزید سزائیوں دے رہی ہو مجھے"

حور کو غصے میں دیکھ کر زین نے نرم پڑھتے ہوئے اس سے کہا

"ہر بار تمہاری اجارہ داری نہیں چلے گی زین تم جاؤ اس وقت یہاں سے"

حور نے چہرے کا رخ دوسری طرف پھیرتے ہوئے زین سے کہا۔۔۔ کیونکہ وہ مزید زین کو دیکھتی تو وہ شاید ہار

جاتی اور وہ اس وقت یہ نہیں چاہتی تھی

"ہاں تم پر چلے گی میری اجارہ داری، بیوی ہو تم میری حق رکھتا ہوں میں تم پر"

یہ کہتے ہوئے زین حور کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف قدم بڑھانے لگا

"ہاتھ چھوڑو میرا زین"

وہ زین کے ساتھ کھینچت ہوئی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ حور کے بولنے پر بھی زین کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا اور وہ آگے قدم بڑھائے جا رہا تھا

دوسری طرف فاطمہ نے خضر کو روکے رکھا تھا۔۔۔۔۔ ظفر مراد جو کہ پولیس کو کال کر رہے تھے آسماء کے روکنے پر رے کے دوسرے پل آسماء زین کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی

"حور کا ہاتھ چھوڑ دو زین"

اسماء نے زین سے نرم لہجے میں کہا زین نے ایک نظر آسماء کو دیکھا

"حور تمہاری بیوی ہے بیٹا اور اس پر تمہارا ہی حق ہے مگر اس کی کنڈیشن دیکھو ابھی پلینز تم اس کو میرے پاس چھوڑ دو، اسے تمہارے پاس ہی آنا ہے مگر تم ابھی میری بات مان لو۔۔۔۔۔ بیٹا پلینز اگر مجھے اپنی ماں کی جگہ سمجھتے ہو تو اس وقت تم یہاں سے چلے جاؤ اس طرح سے صرف بات بڑھے گی اور دل مزید برے ہوں گے"

آسماء کے منت بھرے لہجے کے آگے وہ کچھ نہ بولا حور کا ہاتھ چھوڑ کر ایک نظر آسماء پر ڈالی اور باہر نکل گیا

زین کے جانے کے بعد کمرے میں ایک منٹ کے لیے خاموشی چھا گئی جسے ظفر مراد کی آواز میں توڑا

"صبح اس انسان کی شکل دیکھ کر بی بی ہائی ہو گیا میرا میڈیسن دیجیے مجھے آکر"

وہ فاطمہ سے کہتے ہوئے روم سے باہر چلے گئے

اس کے بعد خضر بھی اپنے روم میں چلا گیا

"بس لگتا ہے اب روز روز یہی تماشے دیکھنے کو ملیں گے صبح صبح"

فاطمہ بھی دونوں ماں بیٹیوں کو دیکھتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

اسماء اور حور ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں

"بتاؤ حور یہ سب کیا تماشا لگا ہوا ہے"

روم میں آتے ہی اسماء نے حور سے پوچھا

"کس بارے میں بات کر رہی ہیں آپ میں سمجھی نہیں"

حور نے اسماء سے نظریں چراتے ہوئے کہا

"اگر کچھ سمجھی نہیں تو پھر نظریں کیوں چرا رہی ہوں" اسماء نے حور کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

"بتاؤ مجھے کیا بات ہوئی ہے تمہارے اور زین کے درمیان" اسماء نے دوبارہ پوچھا

"اما ایسی کوئی بات نہیں ہوئی ہے آپ پریشان مت ہوں"

حور نے کاوچ پر بیٹھتے ہوئے کہا

"اگر کوئی بات نہیں ہوئی ہو تو پھر زین کے ساتھ جانے سے کیوں انکار کر رہی تھی"

اسماء بولی

"ماما پلیز ہم اس بارے میں بعد میں بات کرتے ہیں"

کب سے ضبط کیے ہوئے آنسوؤں کو ایک بار پھر نکلنے سے باز رکھتے ہوئے، حور نے بولا

وہ زین کا امیج ماما کے سامنے خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ فی الحال زین کے ساتھ جانا بھی نہیں چاہتی تھی، اپنے غصے کی وجہ سے وہ کتنا بڑا نقصان کر بیٹھا تھا اپنا بھی اور اس کا بھی

"ٹھیک ہے تم مجھے کچھ بھی نہیں بتاؤ میں خود زین سے پوچھ لوں گی" اسماء حور سے کہتے ہوئے روم سے باہر نکل گئی

"آج امی آئی تھی کہہ رہی تھی کافی دن ہو گئے چکر لگائے ہوئے تو سوچ رہی ہوں ایک دو دن جا کر انکے پاس رہ
آؤ"

فضا نے بلال سے کہا جو کہ بڑے انہماک سے بیڈ پر بیٹھا ہوا ٹی وی دیکھ رہا تھا

"ہہم سمجھدار ہوتی جا رہی ہو تم۔۔۔ اچھا لگایہ چینج تم میں"

بلال نے مسکرا کر فضا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"اس میں سمجھداری کہاں سے آگئی بھلا"

فضا نے بلال سے سوال کیا

"سمجھو اربوبیاں ہی تو شوہر سے اجازت لے کر میکے جاتی ہیں"

بلال نے نظریں ٹی وی اسکرین پر مرکوز کرتے ہوئے جواب دیا

"تمہیں یہ کس نے کہا کہ میں تم سے اجازت مانگ رہی ہوں۔۔۔ میں تمہیں آگاہ کر رہی ہوں،، کہ میں کل امی کی طرف جاؤنگی رکنے کے لئے"

فضا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا اور بیڈ پر میں لیٹ گئی،، پاؤں کی چوٹ ٹھیک ہونے کے بعد بھی اب وہ بیڈ پر ہی سو رہی تھی

"روکنے کی کیا ضرورت ہے صبح میں چلی جانارات کو میں لے آؤں گا"

بلال نے ٹی وی بند کرتے ہوئے کہا

"وہ کس خوشی میں"

فضا بولی

"وہ اس خوشی میں کہ روزانہ آنکھ کھلنے پر اب میں تمہارا چہرہ دیکھنے کا عادی ہو گیا ہوں اس لئے No رکنا و کنارات کو"

بلال نے فضا پر جھگٹے ہوئے کہا

"بلال پلیز"

وہ اس طرح بلال کے اپنے اوپر جھگٹے سے گھبرا گئی

"اور کب تک سزا دینے کا ارادہ ہے کافی نہیں اتنا"

بلال نے شکایتی نظروں سے فضا کو دیکھتے ہوئے کہا

"تم پیچھے ہٹ رہے ہو یا میں صوفے پر جاؤ"

فضا نے اٹھتے ہوئے کہا

"چپ کر کے لیٹی رہو یہی پر، اگر میں تمہیں ٹائم دے رہا ہوں تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ہر بار تمہاری ہی چلی

گئی۔۔۔ جس دن میں اپنی پہ آگیا تو اچھی طرح بتاؤں گا تمہیں"

بلال فضا سے بولتا ہوا روم سے باہر چلا گیا

تانیہ ابھی کلاس انٹینڈ کر کے فری ہوئی تھی کہ اس کے موبائل پر کال آنے لگی

"ہیلو"

تانہ نے کال ریسیو کرتے ہوئے کہا

"کیسی ہیں آپ تانیہ"

نرم لہجے میں پوچھا گیا

"آپ کون بات کر رہے ہیں اور میرا نام کیسے جانتے ہیں"

تانہ اس کی آواز کو پہچاننے کی کوشش کرنے لگی

"میں اشعر بات کر رہا ہوں۔۔۔ بلال کا دوست"

اشعر نے اپنا تعارف کروایا

"آپ خیریت۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے،، میرا نمبر آپ کے پاس کیسے آیا"

تانہ تھوڑا بہت پہچان تو گئی تھی مگر جو سوال پریشان کر رہا تھا اس نے اس کا جواب چاہا

"آپ ساری باتیں فون پر ہی پوچھنا چاہتی ہیں"

اشعر بولا

"کیا مطلب فون پر۔۔۔ کہاں ہیں آپ ابھی"

تانہ نے حیرت سے پوچھا

"میں آپکی یونیورسٹی کے باہر آپ کا ویٹ کر رہا ہوں"

اشعر بولا

"مگر کیوں؟؟ میں اس طرح کیسے۔۔۔ سوری میرا مطلب ہے"

تانیہ سچ میں گڑبڑا گئی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا وہ اس کی بات کا کیا جواب دے، کیونکہ وہ جب بھی ملتا تھا ہمیشہ اس کے کام ہی آیا تھا

"دیکھئے تانیہ مجھے خود بھی اس طرح مناسب نہیں لگ رہا، مگر جو بات میں آپ سے کرنا چاہتا ہوں وہ کال پر بھی نہیں ہو سکتی، اگر آپ مجھے قابل بھروسہ سمجھتی ہیں تو آپ یونیورسٹی کے باہر آجائے۔۔۔ میں آپ کا ویٹ کر رہا ہوں"

اپنی بات ختم کر کے اشعر نے کال کاٹ دی

اور تانیہ کشمکش میں پڑ گئی کہ اب کیا کرے کیا نہیں کرے پھر کچھ سوچتے اس نے قدم باہر کی طرف بڑھائے
اشعر چونکہ شازیہ کو اپنی پسند سے آگاہ کر چکا تھا مگر وہ چاہتا تھا ایک بار تانیہ سے بھی اس کی مرضی معلوم کرے،
پھر ہی شازیہ کو تانیہ کے گھر رشتے کے لئے بھیجے۔۔۔ دل کے کونے میں کہیں اس بات کا اس کو یقین تھا کہ تانیہ
کبھی بھی منع نہیں کرے گی، مگر پھر بھی وہ اپنی زندگی میں تانیہ کو اس کی مرضی جانے بغیر شامل نہیں کرنا چاہتا
تھا۔۔۔ اپنی سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا تانیہ اسے باہر کی جانب آتی ہوئی دکھائی دی اشعر نے گاڑی سے اتر کر ہاتھ

ہلایا، دور ہونے کی وجہ سے وہ یہاں وہاں دیکھ رہی تھی اشعر کہ ہاتھ ہلانے پر وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی۔۔۔ اشعر نے گاڑی کا دروازہ کھولا تانیہ اندر بیٹھی، تو اس نے خود بھی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کر دی ریسٹورنٹ کے پرسکون ماحول میں اشعر اور تانیہ بیٹھے ہوئے تھے تانیہ کبھی اپنے اسکارف کو ٹھیک کر رہی تھی جو پہلے سے ہی ٹھیک تھا تو کبھی ڈوپٹے کو،، کبھی اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑنے لگتی پھر کچھ نہیں ہوا تو گھڑی میں ٹائم دیکھنے لگی۔۔۔ اشعر اس کو غور سے دیکھ رہا تھا اور اس کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہا تھا

"آپ ریلیکس ہیں تانیہ"

اشعر نے تانیہ سے پوچھا

"جی میں ٹھیک ہوں لیکن آپ مجھے یہاں پر کیوں لے کر آئے ہیں"

تانیہ نے اشعر سے سوال کیا

"بتایا تو تھا آپ کو کہ ایک ضروری بات کرنی ہے آپ سے" اشعر نے تانیہ کو دیکھتے ہوئے یاد دلایا

"تو پھر کریں نا ضروری بات"

تانیه نے باہر کے دروازے کو دیکھنا شروع کر دیا جیسے ہی بات ختم ہو یہاں سے فوراً نکل جائے
در اصل اب وہ اشعر کے ساتھ یہاں آنے کے بعد دوسو سو میں گھر گئی تھی وہ سوچ رہی تھی کہ پتا نہیں اشعر اس
کو کیسی لڑکی سمجھ رہا ہو گا کہ اس کے ایک دفعہ بولنے پر اس کے ساتھ آگئی

"او کے ضروری بات بعد میں پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ کیسے ہیں"

وہ آنکھوں اور لہجے میں نرمی کا تاثر دیتے ہوئے تانیه سے پوچھ رہا تھا

"اپنے فون پر پوچھا تو تھا"

تانیه نے بولا

"مگر آپ نے اس وقت بھی نہیں بتایا تھا"

اشعر نے اس کو یاد دلایا، وہ اب اس کو پر شوخ نظروں سے دیکھ رہا تھا

"آپ کے سامنے ہی بیٹھی ہو کیسی لگ رہی ہوں"

تانیہ اس کی نظروں سے زور ہو کر لہجے میں بیزاری لاتے ہوئے بولی

"بہت پیاری ہمیشہ کی طرح"

اشعر نے بے ساختہ بولا

"جی کیا مطلب ہے آپ کا"

تانیہ نے پوری آنکھیں کھول کر اشعر کو دیکھتے ہوئے بولا

"آپ کی بات کا جواب دے رہا ہوں آپ نے خود ہی تو پوچھا کیسی لگ رہی ہوں"

اشعر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"آپ مجھے یہ بات کرنے کے لئے یہاں لے کر آئے تھے"

تانیہ کو جیسے اس کی سوچ پردکھ ہوا شکل سے تو کتنی ڈیسنٹ لگتا تھا حرکتیں ایک دم سے چھچھوری

"جی یہ بات بھی بتانی تھی کہ آپ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں اور یہ بات بھی پوچھنی تھی کہ میری می آپ کے گھر آنا
چاہ رہی ہیں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں"

اشعر نے اپنی طرف سے مہذب طریقہ اپناتے ہوئے بات کا آغاز کیا

"آپ کی مدر ہمارے گھر کیوں آنا چاہتی ہیں"

تانیہ کو کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے گھبراہٹ میں اشعر سے پوچھا

"جی گھر میں میلاد ہے تو اس کو بلاوہ دینے آرہی ہیں"

اشعر کو تانیہ کی عقل پر ماتم کرنے کا دل چاہا

"تومیلاد کی بلا وادینے کے لئے آپ کی مدر کو ہمارے گھر آنا تھا تو آپ یہ بات فون پر کہہ دیتے"
تانیہ کو خود بھی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ اوپر سے مزید بے تکی سوال کر کے خود بھی پریشان ہو گئی

اشعر نے تانیہ کہ گھبراہٹ زدہ چہرے کو دیکھا پاس پڑی بوتل میں سے پانی نکال کر اس کی طرف بڑھایا وہ ایک سانس میں پورا گلاس پانی پی گئی جب وہ گلاس ٹیبل پر رکھنے لگی تو اشعر نے اس کا ہاتھ تھام لیا

"مجھ سے بڑے بڑے ڈائلاگ بالکل نہیں بولے جائیں گے۔۔۔ کہ میں آپ کے عشق میں جی نہیں سکتا، نہ ہی آپ کے لئے چاند تارے توڑ کر لانے کی باتیں کر سکتا ہو۔۔۔۔۔ تانیہ میں جب بھی اپنے لیے لائف پارٹنر کے متعلق سوچا ہے تو ہمیشہ آپ کا خاکہ میری نظروں کے سامنے آیا ہے،، اچھی لگتی ہیں آپ مجھے۔۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے ہم دونوں ایک دوسرے کو اچھے سے انڈر سٹینڈ کر سکتے ہیں اور ایک اچھی لائف ایک دوسرے کے ساتھ گزار سکتے ہیں۔۔۔۔۔ میں اپنی مدد کو اپنا پرپوزل لے کر آپ کے گھر بھیج دو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں"

بالآخر اشعر نے بڑی ہمت کر کے تانیہ کو اپنے دل کی بات کہہ دی

تانیہ کی زبان کو بریک لگ چکا تھا وہ کیا بولتی اشعر کے ہاتھ کے نیچے اس کا ہاتھ دبا ہوا تھا جو ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا
جسے اشعر نے محسوس کر کے اپنا ہاتھ ہٹایا

"بولیے تانیہ میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں"

اشعر نے بغور اس کو دیکھتے ہوئے کہا

"کیا جواب دوں"

وہ اب بھی کنفیوز ہو رہی تھی

"یعنی میں آپ کی خاموشی کو پھر انکار سمجھوں"

اشعر نے سنجیدگی سے پوچھا

"میں نے ایسا تو نہیں کہا"

تانیہ نے جلدی سے بولا

اشعر کے چہرے پر اس کی بات سے مسکراہٹ بکھر گئی اور تانیہ نے اپنے بے ساختہ بولنے پر شرمندہ ہو کر نظر جھکا لیں

"یعنی آپ کی خاموشی کو میں اقرار سمجھو"

اشعر نے ٹیبل پر رکھا ہوا تانیہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

تانیہ کا ہاتھ اب کانپ نہیں رہا تھا مگر آنکھیں ہنوز حیا سے جھگی ہوئی تھی اور لبوں پر شرمیلی سی مسکان تھی

"تانیہ گھر چلو"

بلال کی آواز پر دونوں چونکے سامنے کھڑا ہوا بلال سنجیدہ تاثر لیے ہوئے انھی کو دیکھ رہا تھا وہ کب آیا ان دونوں میں سے کسی نے نہیں دیکھا



"بھائی"

تانیہ نے مری ہوئی آواز میں کہا اور شرمندگی سے سر جھکا لیا

اشعر نے اپنا ہاتھ تانیہ کے ہاتھ پر سے ہٹایا اور سیریس ہو کر کھڑا ہو گیا

"بلال میری پوری بات سنو"

اشعر نے بلال سے بات کرنا چاہا بلال نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا اور دوبارہ تانیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"میں باہر ویٹ کر رہا ہوں"

یہ کہہ کر وہ رکا نہیں تانیہ نے ایک نظر اشعر کو دیکھا اور بلال کے پیچھے چلی گئی بلال کے جانے کے بعد اشعر وہی کرسی پر بیٹھ گیا

"ارے ایک ساتھ ہی آگئے تم دونوں چلو یہ تو اچھا ہوا جلدی سے ٹیبل پر آ جاؤ کھانا ریڈی ہے"

فضا نے بلال اور تانیہ کو ایک ساتھ آتے ہوئے دیکھ کر کہا

"میرا کھانا اوپر بیڈ روم میں ہی لے کر آ جاؤ"

بلال سنجیدہ لہجے میں بولتا ہوا وہاں سے چلے گیا

تانیہ نے افسوس بھری نظر بھائی پر ڈالی
"مجھے بھوک نہیں ہے فضا تم لوگ کھانا کھاؤ تھوڑی دیر ریٹ کرو گی بس "

تانیہ فضا سے بولتی ہوئی روم میں چلی گئی

"آج جلدی کیسے آگئے آفس سے تم" فضا روم میں کھانا لاتی ہوئی بلال سے پوچھنے لگی

"کیوں اگر تمہیں اتنا ہی برا لگ رہا ہو تو واپس چلا جاتا ہوں"

بلال بگڑتا ہوا بولا

"ارے ایسا کیا کہہ دیا میں نے جو بھتے سے ہی اکھڑے چلے جا رہے ہو"

فضا نے کھانے کی ٹرے بلال کے سامنے رکھتے ہوئے کہا

"یہ کیسا کھانا بنایا ہے نمک کتنا تیز کر دیا ہے اس سے تو بہتر ہے بندہ زہر کھالے"

بلال نے جھنجھلاتے ہوئے غصے میں کہا

"اوہیلو، کسی اور بات کا غصہ ہے نا تو اسے کھانے پر نکالنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ کھانا بالکل پرفیکٹ بنا ہے کیونکہ وہ میں نے بنایا ہے تمہیں اگر کھانا نہیں کھانا تو باہر جا کر ہو اکھاؤں ماموں کی وجہ سے ہمیشہ نمک مرچ کم رکھتی ہوں کھانے میں،، ای بڑے کے کھانے میں نمک تیز ہے"

بلال کا بولنا عذاب ہو گیا تھا فضا اب نان اسٹاپ شروع ہو چکی تھی اور آخری جملہ بلال کی نقل اتارتے ہوئے کہا

"فضا تم ذرا اپنی زبان کو بریک لگاؤ اور جاتے ہوئے بیڈروم کا دروازہ بند کر دو"

بلال نے اب کے تھل سے فضا سے بولا، اشارہ صاف تھا کہ وہ ابھی اس وقت یہاں سے چلی جائے

"بتاؤ بھلا باہر سے لڑ کر آنا ہے اور گھر والوں پر غصہ نکالنا ہے۔۔ اگر اتنا ہی غصہ ہے تو بندہ اپنا سر دیوار پر مار لے"

فضا بڑھاتی ہوئی برتن اٹھانے لگی

"میرے خیال میں تم یہاں بیٹھو میں باہر چلا جاتا ہوں"

بلال نے تب کر بولا

"جالتور ہی ہوں برتن نہیں اٹھاؤ کیا۔۔ رات کو تو بڑے ڈائلا گز بولے جاتے ہیں صبح صبح آنکھوں کے سامنے چہرہ نظر آنا چاہیے اور دوپہر ہونے تک وہی چہرہ بیوی کی جگہ ڈائن کا چہرہ لگنے لگتا ہے"

فضا بڑھاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی

"بتاؤ ایسا کیا کر دیا، غصہ دیکھو نواب زادے کا جیسے کھانے کی جگہ میرا کلیجہ چبانا ہو۔۔ اب آئے ذرا بات کرنے یا منانے سر پھاڑ دینے میں نے اس مجازی خدا کا"

کمرے میں بیٹھ کر، سیڑھیوں سے اترتی ہوئی فضا کی آواز وہ باسانی سن سکتا تھا۔۔۔۔۔ بلال نے جھٹکا

دو پہر میں وہ آفس کے ہی کسی کام سے واپس آ رہا تھا جب اسے ریسٹورینٹ کے سامنے اشعر کی گاڑی کا پارکنگ میں نظر آئی، پہلے تو اس نے انور کر کے جانے کا ارادہ کیا مگر پھر تجسس کے تحت اس نے وہی اپنی کار روک دی اور ریسٹورنٹ کے اندر چلا گیا۔۔۔ نظر دوڑانے پر اس کی نظر اشعر پر پڑی مگر ساتھ بیٹھی ہوئی ہستی کو دیکھ کر اس کو شدید جھٹکا لگا، وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ اس کی اپنی بہن تانیہ تھی

ان ڈیڑھ دو سالوں میں اشعر پر اتنا اعتماد ہو گیا تھا کہ وہ اس میں اور زین میں کوئی فرق نہیں رکھتا تھا اور وہ اس کی بہن کو ریسٹورینٹ کی زینت بنا رہا تھا یہ دیکھ کر بلال کو شدید غصہ آیا اس سے پہلے وہ اپنا ضبط کھوتا اس نے تانیہ کو وہاں سے چلنے کے لئے کہا اور تانیہ سے بھی راستے میں کوئی بات نہیں کی آخر اس کی بہن نے بھی تو اس کی عزت کا خیال نہیں کیا تھا۔۔۔ گھر آ کر سارا غصہ کو فضا پر نکال چکا تھا مگر فضا بھی اپنے نام کی ہی ایک تھی،،، اس نے ایک کی جگہ بلال کو چار سنا کر روم سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔ سوچوں کا محور موبائل کی نیل نے توڑا اسکرین پر اشعر کا نام جگمگا رہا تھا بلال نے کال کاٹ کر موبائل بند کر دیا

**

"گیٹ کھولو"

زین نے چوکیدار سے کہا

"بڑے صاحب کا حکم ہے کہ آپ کو اندر نہ آنے دیا جائے"

اس سے پہلے زین کچھ بولتا

"گیٹ کھولے اور گاڑی کو اندر آنے دیں خان بابا"

اسمٰء نے زین کی گاڑی دیکھتے ہوئے چوکیدار سے کہا

"مگر بی بی جی وہ صاحب نے"

اس دن چوکیدار کو سختی سے منع کر دیا گیا تھا اس لئے وہ پریشان ہو کر بولنے لگا

"آپ سے میں کہہ رہی ہوں خان بابا گیٹ کھولے"

آسماء نے دوبارہ کہا تو اس نے گیٹ کھول دیا گاڑی اندر آئی

"کیسے ہو بیٹا آپ"

گاڑی سے اترتا ہوا دیکھ کر آسماء نے زین سے پوچھا

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں"

زین نے اسماء سے پوچھا

"اللہ کا احسان ہے بیٹا آواز اندر چل کے بات کرتے ہیں"

زین اسماء کے ساتھ اندر آنے لگا

"حور کی طبیعت کیسی ہے اب"

زین نے جھجھکتے ہوئے اسماء سے پوچھا

آج صبح اسماء کی کال زین کے پاس آئی تھی اور اس نے زین کو دوپہر میں آنے کو کہا تھا

"بہت سے چڑچڑی ہو گئی ہے تین دنوں سے۔۔۔ جب کہ کبھی کسی بات پر ناراض ہونا، غصہ ہونا یا ضد کرنا تو پہلے آتا ہی نہیں تھا شاید طبیعت کی وجہ سے ایسی ہو رہی ہو"

اسماء نے اپنے روم کی طرف بڑھتے ہوئے زین کو جواب دیا

دوپہر کا وقت تھا تو خضر اور ظفر تو آفس میں تھے مگر فاطمہ گھر پر اپنے کمرے میں موجود تھی۔۔۔ کوئی تلخی نہ ہو اس احساس کے تحت اسماء زین کو اپنے اور حور کے مشترکہ بیڈ روم میں لے آئی جہاں حور سو رہی تھی

"بیٹا آپ بیٹھو میں ابھی آتی ہوں"

وہ زین کو کہتے ہوئے روم سے باہر نکل گئی

زین سوتی ہوئی حور کے پاس بڑھا وہ تین دن بعد اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ زرد رنگ کے کپڑوں میں اس کی رنگت بھی زہ لگ رہی تھی اور پہلے کی بانسبت تھوڑی ویک بھی لگ رہی تھی سوتے میں بھی اس کے نقوش تنے ہوئے تھے جیسے نیند میں بھی وہ کسی بات پر خفا ہو۔۔۔۔۔ زین بیڈ پر اس کے قریب جا کر بیٹھا اور اپنا انگوٹھا حور کے ہونٹوں پر پھرنے لگا۔۔۔۔۔ نیند میں ہلکی سی شکنیں اس کے ماتھے پر ابھریں،،، زین نے اسکی ایک ہاتھ کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر،،، جھک کر دوسرے ہاتھ سے اس کے گلے میں پڑا ہوا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا،،، مزید اس کی گردن پر جھک کر خود کو سراب کرنے لگا،،،،، حور ہلکا سا کسمائی اور ہاتھ کی انگلیاں آزاد کروانی چاہتی۔۔۔۔۔ جنھیں زین نے مزید جکڑ لیا، اب نیند میں اس کے قرب سے حور کو اپنا پن محسوس ہونے لگا اور اس کے تنے ہوئے نقوش نارمل ہونے لگے۔۔۔۔۔ شاید یہی لمس تھا جو وہ کافی دنوں سے محسوس نہیں کر رہی تھی،،،،، حور نے دوسرا ہاتھ زین کے شولڈر پر رکھا کسی احساس کے تحت حور نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔ تو زین کو اپنے اوپر جھکا ہوا پایا

"تم۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو"

حور کے ایک دم اٹھنے سے زین کے کام میں خلل پڑا

"پیار کر رہا تھا" زین نے معصومیت سے جواب دیا۔۔۔ حور کے نارمل نقوش زین کے معصومیت سے جواب دینے پر دوبارہ تن گئے

"تم اندر کیسے آئے" حور نے غصے سے کہا

"اصل وجہ بتاؤں تمہیں غصہ کس بات پر آرہا ہے؟؟؟ میرا تمہارے روم میں آنے پر یا پھر اتنے دنوں بعد پیار کرنے پر"

زین نے آنکھوں میں شرارت لیے ہوئے مسکرا کے پوچھا

"تم ایک فضول انسان ہو اور میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتی"

حور کو اس شخص کی ڈھٹائی پر غصہ آنے لگا۔۔۔ یعنی وہ اتنا سیریس ناراض تھی مگر اس انسان کو اس کی ناراضگی کی کوئی پروا ہی نہیں تھی

"میں ایک معصوم اور شریف شوہر ہوں جو اپنی کیوٹ سی پیاری سی وائف کو ہمیشہ اپنے منہ لگانا چاہوں گا"

زین نے حور کے ہونٹوں کو فوٹک کرتے ہوئے کہا اور ایک منٹ لگائے بغیر سوچا ہوا کام انجام دیا،،، حور نے دونوں ہاتھ زین کے سینے پر رکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہا، مگر پہلے کبھی اس کی چلی ہے جواب چلتی۔۔۔۔۔ زین پیچھے ہٹ کر بیٹھا تو حور اس کو گھور کر اس کو دیکھنے لگی۔۔۔ وہ ابھی بھی حور کو دیکھ کر ڈھٹائی سے مسکرا رہا تھا،،

"تمہیں اچھی طرح اندازہ ہے کہ تم میرے ساتھ جاو گی تو زیادہ دیر مجھ سے ناراض نہیں رہ سکو گے اس وجہ سے تم یہاں پر رکی ہوئی ہونا"

زین نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں پر لگایا

"اتنی زیادہ خوش فہمی پالنا بھی کوئی اچھی بات نہیں ہوتی مسٹر شاہ زین۔۔۔۔۔ تم نے جو میرے ساتھ کیا اس کو

بھولنے میں کتنا نام لگے گا یہ مجھے بھی نہیں پتہ اور جب تک میں واپس گھر نہیں آؤں گی"

حور نے آگے بڑھ کر بیڈ سے اپنا دوپٹہ اٹھایا اور پیر پٹختی ہوئی روم سے باہر چلی گئی

تھوڑی دیر بعد اسماء روم میں آئی

"سوری بیٹا میں نے خود آپ کو اس وقت بات کرنے کے لئے بلایا تھا اور بھائی کی کال آگئی تو ان سے بات کرنے میں لگ گئی آپ نے مائنڈ تو نہیں کیا"

آسماء نے سارے کمرے میں نظر دوڑا کر حور کو تلاشنا چاہا

"ارے نہیں آنٹی میں نے بالکل بھی مائنڈ نہیں کیا میں بھی دراصل افس سے آیا تھا اب چلوں گا"

زین نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

"بیٹا حور سے ہوئی آپ کی ملاقات"

آسماء نے جیسے کچھ پوچھنا چاہا

"جو تھوڑی دیر پہلے ہی جاگ تھی ابھی باہر گئی ہے"

زین نے مہذب انداز میں جواب دیا

"بیٹا اس دن حور آپ کے ساتھ گھر کیوں نہیں گئی واپس۔۔ کیا آپ دونوں کی بیچ میں کوئی ایسی بات ہوئی ہے جس سے میں لاعلم ہوں اور جو مجھے پتہ ہونا چاہیے"

اسماء نے بہت دنوں سے دل میں اٹھتا ہوا سوال آخر کار زین سے پوچھ ہی لیا

"آئی ایشوز تو ہر ریلیشن شپ میں آتے ہیں۔۔ بس میرا یہ ماننا ہے کہ انہیں انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیے،، غلطی مجھ سے ہوئی ہے جس کی بنا پر حور مجھ سے ناراض ہے مگر وہ مان جائے گی،، مجھے یقین ہے میں اس کو منالوں گا"

زین نے اسماء کا چہرہ جانچتے ہوئے اندازہ لگایا کہ انھیں حور نے کچھ بھی نہیں بتایا

"فی الحال تو میں چلتا ہوں آئی اپنا اور حور کا بہت خیال رکھیے گا"

زین اسماء سے مل کر کمرے سے باہر نکل گیا

حور منہ پھلا کر لان میں بیٹھی ہوئی تھی سامنے سے اسے خضر اتا ہوا دکھائی دیا،،

ریسٹورینٹ والے واقعے کے بعد سے وہ خضر کا سامنا کرتے ہوئے کتراتے تھے،، خضر نے بھی اس کا کترانا محسوس کیا اور اسی وجہ سے وہ خود سے حور سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ حور واپس اس گھر میں آگئی ہے،، اب انتظار تھا تو صرف اس بات کا کہ وہ ہمیشہ کے لئے اس گھر میں واپس آجائے "کیسی ہو حور؟ اس وقت یہاں پر کیا کر رہی ہو،،،،، طبیعت کیسی ہے تمہاری اب "

خضر نے حور کو لان میں دیکھا تو اس کے پاس آکر پوچھا

"میں ٹھیک ہوں طبیعت بھی ٹھیک ہے اور یہ آپ کے ہاتھ میں کیا ہے"

حور نے خضر کے ہاتھ میں آئس کریم دیکھی تو پوچھا

"آئس کریم ہے ردانے منگوائی تھیں" خضر نے بتایا

"میرا آئس کریم کھانے کا دل چاہ رہا ہے خضر بھائی کیا یہ میں لے سکتی ہو"

حور نے خضر سے پوچھا

"ہاں کیوں نہیں مگر تمہاری ابھی طبیعت ٹھیک نہیں ہے جب تمہاری طبیعت ٹھیک ہو جائے گی تو بہت ساری آسکریم کھلاؤنگا،، ابھی احتیاط کرو ورنہ مزید طبیعت خراب ہو سکتی ہے"

خضر حور کی فکر کرتے ہوئے بولا

"یہ بولیں کہ آپ یہ رد کیلئے لائے ہیں اور مجھے نہیں دینا چاہتے"

حور نے چڑچڑے پن سے کہا جو کہ کبھی بھی اس کی شخصیت کا خاصہ نہیں رہا

"کیسی باتیں کر رہی حور پہلے کبھی تمہیں کسی چیز کے لئے منع کیا یہ لو آسکریم"

خضر نے آسکریم حور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

حور نے آسکریم تھام کر وہی کھانا شروع کر دی۔۔۔۔۔ اسے پتہ تھا ابھی زین واپس جانے کے لیے باہر نکلے گا یا تو وہ اس کا ضبط آزمانا چاہتی تھی یا غصہ دیکھنا چاہتی تھی یا پھر تھوڑی دیر پہلے ہونے والی حرکت کا بدلہ لینا چاہتی تھی اسے خود بھی سمجھ میں نہیں آیا

زین واپس جانے کے لئے اپنی گاڑی کی طرف بڑھتا تو اسکی نظر لان میں حور اور خضر پر پڑی،،،، ایک پل کے لئے اس کے ماتھے کی رگیں تنی مگر پھر دوسرے ہی پل اس نے خود کو نارمل کیا کیونکہ مزید غصے سے اب کام خراب ہو

سکتا تھا۔۔ مگر کچھ نہ کچھ بند و بست تو کر کے جانا ہی تھا، یہی سوچتا ہوا وہ لان کی طرف بڑھا
"یہ کس بے وقوف نے آنسکریم دی ہے کھانے کے لئے اور تم کھا بھی رہی ہو،، پتہ بھی ہے نہ تمہاری طبیعت
ٹھیک نہیں ہے"

زین آنکھوں سے گلاسز اتار کر شرٹ میں اٹکاتا ہوا ان دونوں کے قریب آیا اور حور کے ہاتھ سے آنسکریم لے کر
دور اچھالی

"یہ کیا بد تمیزی ہے شاہ"

حور نے زین کو دیکھتے ہوئے ناگواری سے کہا

"اسے بد تمیزی نہیں سویٹ ہارٹ کیئر کہتے ہیں،، تمہیں پتہ ہے نہ تمہاری طبیعت خراب ہوتی ہے تو میری جان پر
بن آتی ہے۔۔۔۔۔ اپنے شاہ پر رحم کرو اور اب جلدی جلدی سے اپنی طبیعت ٹھیک کر لو میں مزید تمہاری
طبیعت خرابی بالکل افورڈ نہیں کر سکتا"

وہ حور کے چہرے پر آئی ہوئی لٹیں پیچھے کرتے ہوئے کہنے لگا

"ایک منٹ تم یہاں کیسے آئے؟ تمہیں اندر کس نے آنے دیا"

خضر زین کو اپنے گھر میں موجود دیکھ کر چونکا اور غصے سے کہنے لگا

"آخر تمہیں یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی خضر کہ جب میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں تم مجھے کسی دوسرے کانچ میں مداخلت کرنا سخت زہر لگتا ہے،، اچھی عادت نہیں ہے یہ تمہاری، پلیز بدلو اس کو اور رہی بات میرے یہاں پر آنے کی توجہ تک میری بیوی اس گھر میں موجود ہے تو کسی کا باپ بھی مجھے یہاں آنے سے نہیں روک سکتا"

زین نے دوستانہ انداز میں کہتے ہوئے آخر میں خضر کو باور کرایا

"حور اب تمہارے ساتھ واپس نہیں جانے والی، یہ بات اس نے خود اپنے منہ سے اس دن کہی تھی شاید تم بھول رہے ہو"

خضر نے اس کو جتانے والے انداز میں تین دن پہلے کا واقعہ یاد دلایا

"اس کا کہنا یا نہ کہنا میرے لیے معنی نہیں رکھتا۔۔۔ اگر میں چاہوں تو اس وقت بھی حور کو اپنے ساتھ لے جاسکتا ہوں کون روکے گا مجھے تم؟؟ اگر میں ابھی حور کو اپنے ساتھ واپس لے جاؤ تو وہ خود بھی مجھے ایسا کرنے سے نہیں روک سکتی"

زین نے چیلنجنگ انداز اختیار کرتے ہوئے کہا

"شاہ تم"

حور نے کچھ بولنا چاہا تو زین نے اپنی شہادت کی انگلی حور کے ہونٹوں پر رکھ کر اس کو کچھ بھی بولنے سے باز رکھا

"شش شاہ کی جان اب میری سنو۔۔۔۔۔ جلدی سے اپنی طبیعت ٹھیک کرو مزید تمہیں یہاں پر برداشت نہیں کرنے والا میں،،، ابھی تھوڑی دیر پہلے اندر بتایا تھا نہ تمہیں کہ کتنا مس کر رہا ہوں اندازہ نہیں ہوا تمہیں"

زین حور کے گالوں کو اپنی انگلیوں سے چھوتے ہوئے گردن تک لایا

حور زین کی حرکت پر بدک کر پیچھے ہٹی اور گھور کر زین کو دیکھنے لگی جبکہ دوسری طرف خضر لب بیچ کر رہ گیا

"حور سے زیادہ پیار جتانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ جو اس دن تم نے ریسٹورنٹ میں اس کے ساتھ کیا تھا وہ تماشہ دنیائے دیکھا تھا اور مجھے بھی ابھی تک یاد ہے "

"کیا ہے نا خضر میں اپنی بیوی کے معاملے میں بہت زیادہ ڈچی ہو،،، اسے اگر ہوا بھی چھو کر گزر جائے نا تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔۔ اور تمہیں تو میں صرف اس لیے بخش دیتا ہوں کہ تم اس کے کزن ہو،، یقین جانو تم خوش قسمت ہو کہ اس دن ریسٹورنٹ سے اپنے پیروں پر چل کر گھر گئے اور یاد تو تم ابھی بھی بہت کچھ رکھنے والے ہو"

یہ کہتے ہوئے زین نے اچانک حور کو اپنی طرف کھینچا اور ایک سیکنڈ بھی لگائے بغیر وہ حور کے چودہ طباق روشن کر چکا تھا۔۔۔ حیرت اور بے یقینی سے حور کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور دوسری طرف 14 طباق تو خضر کے بھی روشن ہو چکے تھے مگر وہ صرف سرخ چہرے کے ساتھ مٹھیاں بیچ کر رہ گیا

"آئس کریم کا ٹیسٹ بالکل اچھا نہیں تھا خیر رات میں کال کروں گا پک کر لینا"

آئس کریم کا ٹیسٹ اپنے ہونٹوں پر محسوس کرتے ہوئے وہ حور کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے بولا

حورا بھی بھی آنکھیں پھاڑے ہوئے زین کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی زین نے اس کو دیکھ کر شرارت سے اپنی ایک آنکھ دبائی اور مسکرا دیا اور جانے سے پہلے سے خضر کی طرف مڑا

"جب تک یہ یہاں پر موجود ہے تو اپنی بہن کا خیال رکھنا"

وہ جاتے جاتے بھی خضر کو مزید سلگانہ نہیں بھولا

زین کے جاتے ہی حور نے بھی خضر کو دیکھے بناء اندر کی طرف دوڑ لگا دی اسے اب زین کی دماغی حالت پر شبہ ہونے لگا

"اف میرے خدا یہ شخص تو میرے جانے کے بعد فل ٹائم بے ہودگی پر اتر آیا ہے،، تو بہ ہے خضر بھائی کے سامنے ہی۔۔۔۔۔" آگے کا منظر سوچ کر حور کا چہرہ شرمندگی سے سرخ ہو گیا

"اف کیا سوچ رہے ہوں گے خضر بھائی بھی، ان کے سامنے جاتے ہوئے کتنی شرم آئے گی۔۔۔۔۔ بلکہ سامنا ہی نہیں کروں گی اب میں ان کا"
اور شاید یہی اس کا شوہر بھی چاہتا تھا

زین صبح آفس پہنچا تو ماحول میں عجیب سے تناؤ کا احساس ہوا۔ بلال اور اشعر دونوں ہی چپ تھے دونوں ہی اس کی بات کا جواب سرسری انداز میں دے رہے تھے اور ایک دوسرے کو بالکل بھی مخاطب نہیں کر رہے تھے

"کیا پر اہلم ہے تم دونوں کے ساتھ"

کافی دیر دیکھنے کے بعد آخر کار زین نے دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"کوئی پر اہلم نہیں ہے یہ فائل صدیقی صاحب کو دینے جا رہا ہوں تاکہ شام تک اس کی ڈیٹیلز مل جائیں"

فائل لے کر بلال روم سے باہر چلا گیا

"کیا بات ہوئی ہے اشعر! تم دونوں کے درمیان"

زین نے اشعر سے پوچھا

"بس یار جو نہیں ہونا چاہیے تھا وہ ہو گیا"

اشعر نے مایوس لہجے میں کہا

"یہ پہیلیاں کم بوجھاؤ اور کام کی بات پر آؤ فوراً"

زین نے سگریٹ ہونٹوں میں دباتے ہوئے کہا

"ہونا کیا تھا کل اس سالے کو پتہ چل گیا کہ میں اسے سالانہ کارادہ رکھتا ہوں۔۔۔ تب سے خونخوار نظروں

سے مجھ معصوم کو گھورے جا رہا ہے"

اشعر کے لہجے سے ابھی بھی مایوسی کم نہیں ہوئی تھی

"اور تمہارے اس کارنامے کا اس کو معلوم کیسے ہوا"

زین نے لاسٹر جلاتے ہوئے کہا

"اپنی ہونے والی شریک حیات سے اس کی مرضی اور رائے جاننے کے لیے اس کو ملنے گیا تھا پتہ نہیں یہ وہاں

کہاں سے ٹپک پڑا"

اشعر نے ٹھنڈی آہ بھری

"بابا ہا تو یہ بات ہے "

زین نے ہنستے ہوئے کہا

"تم ہنس رہے ہوں ظالم انسان یہاں میری بیٹھ بچی ہوئی ہے"

اشعر نے تپتے ہوئے کہا

"شکر کرو بیٹا اس نے تمہاری بجائی نہیں صرف گھورنے پر ہی انحصار کیا ہے بائی داوے آپ کی ہونے والی
شریک حیات کا کیا خیال ہے آپ کے بارے میں"
زین نے مسکراتے ہوئے سگریٹ کا دھواں منہ سے چھوڑا

"شکر ہے یا راس کے خیالات میرے بارے میں نیک ہیں۔۔۔۔۔ اپنے کھڑوس بھائی کی طرح نہیں"
اشعر نے تانیہ کا چہرہ یاد کرتے ہوئے مسکرا کر کہا

"ہہم تو یہ معاملہ ہے سارا"
زین نے اشعر کو دیکھتے ہوئے کہا

"ہاں یہ بات ہے ساری جبھی تو مجھ سے صحیح طرح ادا اس بھی نہیں ہوا جا رہا"

اشعر کے لہجے میں ایک امید تھی جیسے وہ بلال کو منالے گا

"بھائی پانی"

بلال کے آفس سے آتے ہی تانیہ ہمت کر کے پانی کا گلاس بلال کے سامنے لے کر آئی۔۔۔ کل جب بلال اس کو گھر لے کر آیا تھا تو وہ اس کے بعد سے کمرے سے نہیں نکلی تھی فضا کے پوچھنے پر بھی طبیعت خرابی کا بہانہ بنا دیا مگر اس طرح چپ رہنے کا مطلب اپنے آپ کو مجرم ثابت کرنا تھا۔۔۔ اس لیے اس نے بلال سے بات کرنے کا سوچا

"بھائی آپ پلیز میری بات سنیں"

بلال اٹھ کر جانے لگا تو ایک دم تانیہ سامنے آکر بولی

"کوشش کرو کہ اپنی شکل مجھے نہیں دکھاؤ"

بلال تانیہ کو بول کر ٹھہرا نہیں کمرے سے باہر نکلنے لگا مگر سامنے کھڑی فضا کو دیکھ کر ایک لمحے ٹھنکا پھر وہاں سے چلا گیا

فضانہ سچھی سے بلال کو دیکھنے لگی کمرے میں آئی تو تانیہ کو روتے ہوئے دیکھا

"تانیہ کیا ہوا ہے"

فضانہ تانیہ کو گلے لگاتے ہوئے پوچھا

"بھائی مجھ سے ناراض ہیں فضانہ مجھ سے بات تو دور کی بات میری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہ رہے ہیں،، جب کہ میری کوئی غلطی نہیں تھی"

فضا کے گلے لگتے ہی تانیہ نے رونے میں مزید شدت آگئی

"بات کیا ہوئی ہے تم دونوں بہن بھائیوں کے درمیان مجھے کچھ بتاؤ تو سہی "

فضا کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا تانیہ نے کل والا سارا واقعہ فضا کو سنایا

"ہہم تو یہ بات ہے" فضا نے سن کر کچھ سوچتے ہوئے کہا

"میری بس یہ غلطی تھی فضا میں اس وقت اشعر کے کہنے پر ان کے ساتھ چلی گئی۔۔۔ مگر اس سے پہلے یا اس وقت بھی میں نے کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے بھائی کا سر جھکے "

تانیہ نے روتے ہوئے کہا

"افوہ یہ رونا بند کرو اپنا میں تمہیں جانتی نہیں کیا جو مجھے وضاحتیں دے رہی ہو اور اپنے اس سڑے ہوئے بھائی کے رویہ کو سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ اس کا بس چلے وہ تو ہواؤں کی بات تو کا بھی برامان جائے تم اس سمت کیوں چل رہی ہو"

فضا نے بلال کی نکل اتارتے ہوئے کہا

"ویسے ایک بات ہے تانیہ اشعر بھائی ہے تو بڑے ڈیشنگ بہت زیادہ پیارے لگو گے تم دونوں ایک ساتھ"

فضا نے خوش ہوتے ہوئے تانیہ سے کہا

"نہیں فضا ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا میں بھائی کو مزید ناراض نہیں کر سکتی اور اشعر کو خود ہی منع کر دوں گی کہ وہ اپنی مدر کو ہمارے گھر نہ بھیجیں"

تانیہ نے افسردگی سے کہا

"تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا اگر کوئی بھی ایسی بیوقوفی کی ناتم نے تو سچ مچ پٹو گی میرے ہاتھوں سے اور تمہارے اس سڑے ہوئے بھائی کو آنے دو، آج دو دو ہاتھ کرتی ہوں اس سے میں۔۔۔۔ سمجھتا کیا ہے وہ خود کو،، اپنی اسٹوری میں تو خود ولن بنا ہی اور اب بہن کی اسٹوری میں بھی وہی کردار ادا کر رہا ہے"

فضا نے غصہ میں بھناتے ہوئے کہا

"نہیں فضا تم بھائی سے کچھ نہیں کہو گی اس معاملے میں۔۔۔ اس معاملے کو زیادہ بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے، بات یہی ختم ہو جائے گی یہی بہتر ہے"

تانیہ نے اٹھتے ہوئے کہا

"میری بات غور سے سنو تانیہ اگر تم نے اشعر بھائی کو فون کر کے کچھ بھی بولا تو تم اشعر بھائی کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھ بھی زیادتی کرو گی اور رہی بات تمہارے بھائی کی تو تم اس کی فکر نہیں کرو مجھ پر بھروسہ رکھو میں تمہارے ساتھ کبھی بھی زیادتی نہیں ہونے دوں گی"

فضا سنجیدہ لہجے میں اس کو یقین دلایا

"مگر فضا تم نہیں جانتی وہ بھائی"

"ارے چھوڑو اس وقت بھائی وہاں کو،، بھوک لگ رہی ہے کھانا کھاؤ چلو میرے ساتھ۔۔۔ ماموں کو بھی دوا دینی ہے پھر"

فضانے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا

"ابو مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے"

خضر نے اسٹیڈی میں آتے ہوئے ظفر مراد سے کہا

"ہاں بولو میں سن رہا ہوں"

انھوں نے مصروف انداز میں جواب دیا

"آپ نے تو اسے بڑے دعوے سے کہا تھا کہ آپ زین سے سب کچھ واپس چھین لیں گے حور اور ساری رقم جو

اس نے ہم سے چھینی ہے وہ سب واپس لے لیں گے"

خضر نے ظفر مراد کو یاد دلاتے ہوئے کہا

"وہ سب مجھے یاد ہے آگے بولو"

ظفر مراد نے خضر سے بولا

"تو پھر اس معاملے کو اتنا تول کیوں دے رہے ہیں،، جو بھی کچھ کرنا ہے کر کر کے فارغ کریں وہ زین روزیہاں پر آجاتا ہے مجھ سے بالکل برداشت نہیں ہوتا"

خضر کو آج شام والا منظر یاد آیا تو اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی

"کوئی تول نہیں دیا میں نے اس معاملے کو بہت سمجھ داری سے قدم اٹھانا پڑتا ہے ایسے معاملوں میں جلد بازی میں صرف نقصان کے علاوہ کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا ہے۔۔۔۔۔ میں نے کہا تھا نہ حور اور پیسہ سب واپس اس گھر میں آئے گے حور آگئی ہے اور اب بس پیسہ واپس لانا ہے اپنا،،،، اس پر حور کے سائن ہونے کے بعد ہی ہمیں اگلا قدم اٹھانا ہے" ظفر مراد نے پیپر خضر کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا

"کیا ہے ان پیپر ز میں"

خضر نے ظفر مراد سے پوچھا

"یہ تم خود ہی دیکھ لو"

ظفر مراد نے پیپر ز خضر کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا خضر نے ایک نظر پیپر ز کو دیکھا اور پھر ظفر مراد کو

"کیا حوران پیپر ز پر سائن کرے گی" خضر نے ظفر مراد سے سوال کیا

"ان پیپر ز پر حور سے کیسے سائن کروانا ہے یہ تمہارا کام ہے جب وہ زین سے خلع لے گی، اس کے بعد ہی ہم زین پر کیس کریں گے کہ زبردستی گن پوائنٹ پر نکاح کرنا گن پوائنٹ پر رقم چھیننا اور حور کی گواہی سے ہی ہم اپنی رقم نکلا سکتے ہیں اس کو سلاخوں کے پیچھے کر سکتے ہیں"

ظفر مراد نے سوچا ہو اہلان خضر کو بتایا دروازے پر دستک کی آواز پر ان دونوں کی نظریں اسماء پر پڑی جو ہاتھ میں چائے کے کپ لیے ہوئے اندر آرہی تھی

"خضر بیٹا آپ کے پاس کوئی پین کالر ہے"

انہوں نے نرم لہجے میں چائے کے کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے خضر سے پوچھا

"خیریت چچی کیا ہوا"

خضر نے آسمان سے پوچھا

"میڈیسن باکس میں میرے پاس پین کلر موجود نہیں ہے شام سے ہی سر میں ہلکا ہلکا درد ہو رہا تھا اب کافی بڑھ گیا ہے"

انہوں نے چائے کے کپ دونوں کو تھامتے ہوئے کہا

"آپ روم میں چلیے میں آپ کو دے دیتا ہوں"

خضر نے ان کو نارمل انداز سے بات کرتے ہوئے دیکھ کر یہ اندازہ لگایا کہ انہوں نے کچھ بھی نہیں سنا خضر نے شکر ادا کیا



اسماء کا موبائل جو کافی دیر سے حور کو نیند میں ڈسٹرب کر رہا تھا آخر کار بیزار آ کر بند آنکھوں سے ہی حور نے کال ریسیو کر لی اور بیزار سے گویا ہوئی ہے

"ہیلو کون بول رہا ہے"

نیند میں ڈوبی ہوئی آواز میں حور نے پوچھا

"میں یہاں تمہاری یاد میں تارے گن رہا ہوں اور تم مزے سے نیندیں پوری کر رہی ہوں۔۔۔ چلو ویسے یہ بھی اچھا ہے اپنی نیندیں میکے میں ہی پوری کر کے آنا میرے پاس"

زین کی آواز موبائل سے ابھری تو حور کی آنکھیں پوری کھل گئی

"کس نے کہا تمہیں اس وقت تارے گننے کو ہمیشہ مجھے نیند میں ڈسٹر ب کرنا بس"

حور نے کروٹ بدلتے ہوئے کہا

"یہ تو الزام ہے سویٹ ہارٹ صرف آج دوپہر اور ابھی نیند میں ڈسٹر ب کیا اس سے پہلے تو ہمیشہ اپنے دل کو مار کر تمہاری نیند کا احترام کیا ہے"

زین کی بے تکی باتوں سے اس سے بالکل نیند نہیں آنی تھی

"تم نے فون کس لئے کیا ہے شاہ"

حور نے زین سے پوچھا

"تمہیں بتا ہے دو دن سے سعیدہ کام کرنے کے لئے نہیں آرہی، گھر کتنا گندا پڑا ہے"

زین نے حور کی معلومات میں اضافہ کیا

"او تو اب وجہ سمجھ آئی تم بار بار بھی کیوں چاہ رہے ہو میں گھر واپس آ جاؤ۔۔۔ تمہیں گھر کی فکر ہے گھر کی صفائی کی۔۔۔ تم نے مجھے گھر کی چھپکلی سمجھ رکھا ہے"

حور نے پتے ہوئے کہا

"سوٹ ہارٹ خود کو چھپکلی تو نا کہو۔۔۔ تم تو میرے گھر کی اور اس دل کی ملکہ ہو،، صرف تمہاری حکمرانی ہے اس دل پر اور صرف مجھے گھر کی ہی نہیں اپنی بھی فکر ہے تمہیں پتہ ہے نامیرا گزارہ بہت مشکل ہے تمہارے بناء۔۔۔ یو نو اکیلے اتنے بڑے بیڈ پر سونا کتنا برا لگ رہا ہے"

زین نے ٹیرس کا دروازہ بند کر کے روم میں آتے ہوئے کہا

"تم فضول حرکتوں کے ساتھ ساتھ فضول باتوں میں بھی ماسٹر ہو۔۔۔ اور یہ آج دوپہر میں تم نے خضر بھائی کے سامنے کیا یہودہ حرکت کی تھی،،، تمہیں ذرا شرم نہیں آئی"

حور نے اس کو غلطی کا احساس دلانا چاہا

"او کم ان یار تمہارے خضر بھائی کون سے دودھ پیتے بچے ہیں،،، اسے پتہ نہیں ہے کیا، میاں بیوی کاریلیشن،، زیادہ نہیں سوچو تم بھی"

زین نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا

"بے شک وہ دودھ پیتے بچے نہیں ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم ہر کسی کے سامنے شروع ہو جاؤ۔۔۔ کیا سوچ رہے ہو گے وہ کتنا برا لگا ہو گا انھیں"

حور نے زین کو شرمندہ کرنا چاہا

"اکیلے میں تم نے کہاں موقع دیا کرے سے باہر ہی نکل گئی اور کچھ برا نہیں لگا ہو گا اسے ورنہ وہ آنکھیں بند کر لیتا
اپنی۔۔۔ ویسے تمہیں تو برا نہیں لگنا"
زین اب شرارت سے حور سے پوچھ رہا تھا

"تم سدھرنے والی یا بات ماننے والی شے نہیں ہوں۔۔۔ کبھی تو سیریز لیا کرو مجھے"
حور نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

"ایک تمہیں ہی تو سیریس لیا ہوا ہے سویٹ ہارٹ اب تم بھی میرے لئے بالکل سیریس ہو جاؤ اور بند کرو یہ خضر
نامہ۔۔۔۔۔ پری سے کہو کہ وہ شاہ کے پاس آجائے اس کا شاہ اپنی پری کو بہت مس کر رہا ہے"
زین نے آنکھیں بند کرتے ہوئے ایک جذب سے کہا جیسے وہ واقعی اس کو مس کر رہا ہو

"اور پھر شاہ نے اگر دوبارہ پری کو ڈرایا یا غصہ کیا تو"
حور نے زین سے کہا

"اب بالکل بھی غصہ نہیں ہو گا پر اس"

زین نے ہار مانتے ہوئے کہا

"اور جو شاہ کے غصے میں پری کا نقصان ہوا ہے اس کا کیا"

حور کو نئے سرے سے دکھ نے آگھیرا

"اس دن صرف تمہارا نقصان نہیں ہوا حور میں نے بھی اپنا بچہ کھو یا تھا اس دن صرف تم نے تکلیف برداشت

نہیں کی ہے میں بھی بہت تڑپا ہوں مگر پلیرز حوریوں دور رہ کر سزا نہیں دو واپس گھر آ جاؤ"

زین نے بیڈ سے اٹھ کر بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا

"نہیں مجھے واپس فی الحال نہیں آنا تمہیں یاد ہے نا میں نے لاسٹ ٹائم تمہیں کہا تھا کہ آئندہ اگر تم نے غصہ کیا تو میں بہت برا ناراض ہو گئی تم سے، نہ صرف غصہ بلکہ تمہارے غصے کی وجہ سے ہم اپنے آنے والی خوشی سے بھی محروم ہو گئے۔۔۔ تمہاری طرح میرا بھی اتنا بڑا ظرف نہیں ہے میں تمہیں فوری طور پر سب بھول سکو "

حور اس کے ساتھ جانا تو چاہتی تھی لیکن اس کا احساس دلانا بھی ضروری تھا کہ اس کے غصے کی وجہ سے ان دونوں نے کیا کچھ کھویا ہے اس نے سوچا کہ وہ زین سے دور رہے گی تبھی زین کو اس کی غلطی کا احساس ہو گا اور اس کے غصے میں بھی کمی آئے گی یہی سوچتے ہوئے زین کو انکار کیا

"بس حور بہت ہو گیا ہے اب،، کہہ تو دیا ہے نایار شرمندہ ہوں۔۔۔ اب کیا چاہتی ہوں میں کل تمہیں لینے آ رہا ہوں "

زین نے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا

"میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤ گی شاہ "

حور بھی اپنی ضد پر اڑی رہی

"تمہاری نہ پہلے کبھی چلی ہے نہ اب چلے گی اور یہ تم خود بھی اچھی طرح جانتی ہوں۔۔۔ کان کھول کر سن لو تم کل میرے ساتھ واپس آرہی ہو جو بھی خمرے دکھانے ہیں یہاں آ کر دکھاؤ تاکہ تمہارا اچھی طرح علاج کروں میں،، کل کوئی تماشا لگائے بغیر ریڈی رہنا "

زین نے غصے میں کہتے ہوئے فون رکھا

"نہیں یہ میری سوچ ہے، یہ انسان نہیں سدھر سکتا۔۔۔ اب پتہ نہیں کل کتنا بڑا تماشا ہوگا"

حور نے سوچتے ہوئے دوبارہ آنکھیں بند کر لی

"زبردستی ہی صحیح، گھر تو وہ اسے آج بھی لے کر آ سکتا تھا۔۔۔۔۔ وہ بے شک اس سے ناراض سہی زین کے زبردستی کرنے پر واپس آ بھی جانتی۔۔۔۔۔ مگر زین چاہتا تھا وہ اپنی خوشی اور پوری دلی آمادگی کے ساتھ واپس آئے۔۔۔ یہی سوچ کروہ بیڈ کر آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا

"کیا ہوا تم نے کھانا نہیں کھانا"

فضا کھانا رکھ کر جانے لگی تو بلال نے پوچھا

"نہیں میں نے اور تانیہ نے کھانا کھا لیا ہے"

فضا بولتے ہوئے وہاں سے چلی گئی

"مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے بلال"

کھانے سے فارغ ہو کر بلال روم میں آیا تو فضا نے بلال سے کہا

"زہے نصیب تو آپ کو خیال آ ہی گیا کہ شوہر کو بھی منہ لگا لیا جائے"

پورے دن کے بعد ابھی اس کا موڈ اچھا ہوا تھا اس لئے بلال نے چمک کر کہا

"پہلی بات تو یہ بلال کہ تم اپنے دماغ میں یہ بیٹھالو کہ تم کوئی منہ لگانے والی چیز نہیں ہو اور دوسری بات یہ کہ مجھے تم سے ہمارے متعلق کوئی بات نہیں کرنی ہے بلکہ تانیہ اور اشعر بھائی کے متعلق بات کرنی ہے"

فضانے بلال کو تپاتے ہوئے سیریس انداز میں بات کی

"منہ تم مجھے تین بار قبول کر کے ساری زندگی کے لئے لگا چکی ہوں پہلی بات تو یہ ہے اور رہی دوسری بات،، تو میں تم سے یہ کسی دوسرے سے اس متعلق کوئی بھی بات نہیں کرنا چاہتا نہیں سننا چاہتا ہوں"

تھوڑی دیر پہلے اچھا ہونے والا موڈ اب بلال کا خراب ہو چکا تھا

"کیوں؟؟؟ آخر کیوں نہیں بات کرنا چاہتے تم اس موضوع پر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ"

فضانے اس کے خراب موڈ کی پروا کیے بغیر اپنی بات جاری رکھی

"تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے فضا؟؟ تم دوسروں کے معاملوں میں الجھنے کی بجائے اپنے مسئلے حل کرو،، پھر بعد میں کسی اور کا مقدمہ لڑو"

بلال نے فضا کو جتنی ہوئی نظروں سے دیکھ کر جواب دیا

"پہلی بات تو یہ اپنے دماغ میں بٹھالو بلال مسعود کہ مسئلہ کا شکار میں نہیں ہمیشہ سے تم رہے ہو دوسری بات یہ کہ تانیہ میرے لئے کوئی غیر نہیں ہے وہ میری نند بعد میں، میری بہن پہلے ہے اور میں اس کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دو گئی سنا تم نے۔۔۔ تمہارے اندر خود فیملنگز نہیں ہیں احساس سے عاری انسان ہو تم تو دوسروں کو اپنی طرح سمجھنا چھوڑ دو"

فضا کی تقریر ختم نہیں ہوئی تھی لیکن وہ سانس لینے کے لئے رکی

"پہلی بات تو یہ مسز بلال تانیہ میری بہن ہے اور مجھے بہت عزیز ہے اس کے لیے جو بھی میں سوچوں گا یا فیصلہ کروں گا وہ اس کے بھلے کے لئے ہی ہو گا، تو تمہیں اپنی اس ننھی سی جان کو ہلکان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ بے شک میں ماضی میں مسلوں کا شکار رہا ہوں مگر ابھی اس وقت میرا سب سے بڑا مسئلہ تمہارا گریز ہے جو تم نے بلا وجہ میں برتا ہوا ہے"

بلال نے فضا کو باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا

"اور تیسری اور آخری بات یہ ہے کہ میں احساسات سے عاری انسان بالکل نہیں ہوں مگر اپنی فیملنگز کو شادی سے پہلے شو کر کے محبت جھاڑنے کا فن مجھے نہیں آتا۔۔۔ میری نظر میں ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے جو کہ اپنے وقت پر ہی اچھا لگتا ہے"

وہ کہتے ہوئے فضا کی گردن کی طرف جھکا فضا کرٹ کھا کر پیچھے ہٹی

"اب کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ"

بلال نے ناگواری سے پوچھا

"کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں میرے قریب آنے کی یا مجھے چھونے کی۔۔۔ ابھی تم پر بہت حساب نکلتے ہیں"

فضا بلال سے بولتے ہوئے روم سے باہر چلی گئی

"اشعر اپنے روم میں بیٹھا ہوا یہی سوچ رہا تھا کہ بلال سے کیسے بات کی جائے، جو غلط فہمی اس کے دل میں پیدا ہو گئی ہے اسے کیسے دور کیا جائے، وہ اپنی سوچوں میں گم تھا کہ موبائل کی بیل بجی وہ چونکا کال تانیہ کے نمبر سے آ رہی تھی

"ہیلو تانیہ کیسی ہیں آپ"

اشعر کال ریسیو کرتے ہوئے بولا

"جو صورتحال کل سے چل رہی ہے تو کیسا ہونا چاہیے تھا مجھے"

تانیہ نے الٹا اس سے سوال کیا

"میں سمجھ سکتا ہوں تانیہ جو بھی ہوا ہو غلط ہو اس طرح نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔۔ مجھے ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ کل بلال اس طرح دیکھ کر بدگمان ہو جائے گا میں کبھی بھی آپ کو وہاں لے کر نہیں جاتا۔۔۔ میں نے آپ کو کال بھی اس وجہ سے نہیں کی کہ میرے کال کرنے سے آپ کو مزید کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔۔۔ لیکن

آپ پلیز ٹینشن نہیں لیں سب ٹھیک ہو جائے گا، میں بلال کو ہینڈل کر لوں گا اور منالوں کا اسے، مجھے یقین ہے وہ مان جائے گا"

اشعر نے تانیہ کو حوصلہ دیتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ سب ٹھیک کر لے گا

"بھائی نہیں مانیں گے اشعر میں جانتی ہوں وہ بہت ہرٹ ہوئے ہیں میری وجہ سے،، میں انہیں مزید ہرٹ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ پلیز میں نے کال اسی وجہ سے کی ہے اس قصے کو یہیں ختم سمجھ یہ رکو ایسٹ ہے میری،،،، آپ پلیز بھائی سے کچھ نہیں کہے گے"

یہ کہہ کر تانیہ کال ڈسکنیکٹ کر چکی تھی اور اشعر موبائل ہاتھ میں لے کر بیٹھارہ گیا
زین آفس پہنچا تو اشعر پہلے ہی موجود تھا کل کی بانسبت وہ کافی سیریس لگ رہا تھا

"کیا ہو گیا ہے منہ کیوں لٹکا ہوا ہے تمہارا صبح صبح" زین نے اشعر کے اترے ہوئے چہرے دیکھ کر پوچھا

"کچھ خاص نہیں بس ایسے ہی"

اشعر نے زبردستی کا مسکرا کر جواب دیا

"اشعر جب سے ہم تینوں میں دوستی ہوئی ہے وہ دوستی اتنی گہری ہے کہ ہم تینوں اپنی پرسنل پرابلمز باسانی بغیر ہچکچائے ایک دوسرے سے شیئر کر لیتے ہیں کیا مجھے دوبارہ اپنا سوال دہرانے کی ضرورت پڑے گی "

زین نے دوبارہ اس سے سیریز ہونے کی وجہ دریافت کرنی چاہیے

"کل تانیہ کا فون آیا تھا اس نے منع کر دیا ہے کہ ممی کو اس کے گھر نہیں بھیجوں۔۔۔۔۔ اس کی آواز اور باتوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کافی ڈسٹرب ہے،، ای تھنک بلال اس سے سخت خفا ہے وہ مزید سے خفا نہیں کر سکتی اس لیے سب کچھ ختم کرنے کا کہہ رہی ہے "

اشعر نے مایوس لہجے میں کہا

"بلال کا دماغ تو میں ٹھیک کر دوں گا تم فی الحال ان دونوں بہن بھائیوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور تانیہ میڈم وہ اتنی بڑی نہیں ہوئی ہیں کہ ان کے بھائی زندہ ہے اور وہ اپنے فیصلے خود کرے۔۔۔۔۔ اگر تم نے آئشی سے بات کر لی ہے تو ایک دو دن کے لیے کوئی بہانہ بنا کے روک دو "

زین نے کچھ سوچتے ہوئے اشعر سے کہا

تھوڑی دیر بعد بلال بھی افس آگیا سلام دعا کے بعد پھر ان تینوں کی کوئی خاص بات نہیں ہوئی

**

"کیا میں اندر آ جاؤ حور"

خضر نے بیڈ روم کے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت لیتے ہوئے کہا

"خضر بھائی آپ آئیے پلیز"

وہ جو کہ اپنے کپڑے درڈروب سے نکال رہی تھی جھجکتے ہوئے بولی اسے کل والا منظر بھلائے نہیں بھول رہا تھا
اس لیے نظر مسلسل جھکی ہوئی تھی

"کیسی طبیعت ہے تمہاری"

خضر جھکی نظروں کی وجہ تو جانتا تھا مگر کب تک اس سے بات نہیں کرتا اس لئے کچھ سوچ تو اس کے روم میں اس کے پاس آیا

"جی اب کافی بہتر ہے پہلے سے"

وہ ایک ڈریس نکال کر آئرن اسٹینڈ کے پاس جاتے ہوئے کہنے لگی

"مگر مجھے تو کوئی خاص طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔۔۔ گھر میں بند رہو گی تو مزید طبیعت خراب ہو گی چلو
کہی باہر چلتے ہیں تمہاری طبیعت تو اچھا اثر پڑے گا"
خضر نے اچانک باہر جانے کا پروگرام بنایا

"باہر؟؟؟ نہیں باہر جانے کو تو بالکل بھی موڈ نہیں ہو رہا ہے میرا"

اس نے بے ساختہ انکار کرتے ہوئے کہا وہ پہلے بھی کبھی اس کے ساتھ اکیلے اس طرح نہیں گئی تھی، اب تو شادی شدہ تھی تو کیسے جاسکتی تھی

"کیوں کیا وجہ ہے جو تمہارا باہر جانے کا موڈ نہیں ہو رہا؟؟ میں تمہارے خیال سے آیا ہوں حور،، کہ تمہیں باہر لے کر جاؤں گا اور تمہاری طبیعت پر اچھا اثر پڑے گا موڈ بھی فریش ہو جائے گا۔۔ مگر اب تم نے احساس کرنا ہی چھوڑ دیا ہے دوسروں کا ایک انسان کے پیچھے خوار ہوتے ہوئے "خضر نے برا ماننے ہوئے کہا

"ایسی بات نہیں ہے خضر بھائی، احساس کی کیوں بات کر رہے ہیں سبھی لوگوں کا احساس ہے مجھے " حور کو سمجھ میں نہیں آیا انہیں کیسے منع کریں

"اگر اتنا ہی احساس ہے تو دس منٹ میں گاڑی میں آویں ویٹ کر رہا ہوں "خضر کہتے ہوئے روم سے باہر نکل گیا اور وہ بے دلی سے کپڑے پر لیس کرنے لگی

"ارے واہ بھی آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں ہمارے گھر میں"

فضا نے باہر کا دروازہ کھولا تو سامنے زین کو کھڑے دیکھتے ہوئے خوش دلی سے کہا

"اتنے بڑے لوگ بھی نہیں ہیں کہ بہنوں سے نہ ملنے آسکے، کیا حال ہیں"

زین نے قدم بڑھاتے ہوئے فضا سے حال پوچھا

"ایک دم فٹ آپ سنائے بیگم کیسی ہیں آپ کی"

فضا نے ڈرائنگ روم میں اندر آتے ہوئے زین سے پوچھا

"وہ بھی ٹھیک ہے میکے میں ہے۔۔۔ آجکل میں آجائے گی"

زین نے صوفے پر بیٹھے ہوئے جواب دیا

"میں اور تانیہ سوچ رہے تھے حور بھابھی سے ملنے کے لئے،، چلیں یہ بھی اچھا ہے اگر وہ گھر آجائیں گی تو ہم دونوں وہی آکر مل لیں گے"

فضا نے اپنا پلان بتایا

"کیوں نہیں بالکل ضرور آنا اور میاں جی کہاں ہیں تمہارے آفس سے تو نکل گئے تھے"

زین نے بلال کا پوچھا

اوپر روم میں ہیں۔۔۔ میں بلا کر آتی ہوں "

فضا اٹھنے لگی

"نہیں رہنے دو اسے آج میں اس سے ملنے نہیں آیا تانیہ کہاں ہے"

زین نے فضا کو اٹھتے دیکھ کر تانیہ کا پوچھا

"وہ اپنے نوٹس بنارہی تھی چلیں میں اس کو بلاتی ہوں اور چائے لے کر آتی ہوں"

فضا دوبارہ اٹھنے لگیں

"چائے رہنے دو فضا۔۔۔ تانیہ سے کہو مجھے اس سے بہت ضروری بات کرنی ہے مگر گھر پر نہیں، اس سے کہو میں ویٹ کر رہا ہوں اور بلال کو بھی بتا دینا کہ میں تانیہ کو لے کر باہر جا رہا ہوں"

زین نے فضا سے کہا

"ٹھیک ہے میں تانیہ کو بولتی ہوں اور آج رات کا کھانا اپ یہی کھائیں گے،،، بھابھی کا بہانہ بنا کر انکار کرنے کی ضرورت بالکل بھی نہیں ہے"

فضا بولتے ہوئے روم سے نکل گئی

"ردا بھی ہمارے ساتھ آ جاتی تو کتنا اچھا ہوتا"

حور کو یوں خضر کے ساتھ اکیلے جانا مناسب نہیں لگا اس لیے بولی

"میں نے اسے آفر کی تھی مگر وہ اسے فرینڈ کی طرف جانا تھا"

خضر نے گاڑی سگنل پر روکتے ہوئے کہا

مگر حور جو کسی گاڑی کو دیکھ رہی تھی اس کے تعقب میں دیکھتے ہوئے خضر چونکا،،، وہ گاڑی زین کی تھی جس میں زین کے ساتھ وہی لڑکی تھی جو اس دن ہسپتال میں حور کے پاس بھی بیٹھی ہوئی تھی

"کیا دیکھ رہی ہوں" خضر نے حور سے پوچھا

"وہ تانیہ ہے شاید اسکا راف میں شاہ کے ساتھ"

حور نے تانیہ کو پہچانتے ہوئے اپنی ہی خیال میں گم ہو کر کہا

"نام تو مجھے نہیں معلوم ہے ہاں مگر میں نے اس لڑکی کو اور زین کو ایک ساتھ کئی دفعہ دیکھا ہے۔۔۔۔۔ یہ وہی ہے جو دن اسپتال میں بھی وہاں موجود تھی"

حور نے بے یقینی سے خضر کو دیکھا اور دیکھتی رہے گی

"کئی دفعہ ایک ساتھ"

حور کا دماغ اس بات پر اٹک گیا

"کہاں کھو گئی ہو" خضر نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا

"کہیں نہیں ہاں یہ وہی ہے اسپتال والی شاہ کے فرینڈ بلال بھائی کی بہن"

حور کی نظر زین کی گاڑی پر پڑی جو کہ اب مخالف سمت پر نکل گئی تھی

"ہم لوگ یہاں کیوں آئے ہیں زین بھائی"

تانیہ نے ہوٹل میں اندر آتے ہوئے پوچھا

"کیوں میرے ساتھ آنے میں مسئلہ ہے تمہیں کوئی"

زین نے آبرو اچکا کر اس سے پوچھا

"نہیں وہ بات نہیں ہے، میں اس لئے نہیں کہہ رہی،، آپ تو میرے لئے بالکل بلال بھائی جیسے ہیں"

تانیہ نے جلدی سے کہا کہیں زین کو برا نہ لگ جائے

"میں بلال کی جیسا نہیں بلال کی طرح ہوں تمہارا تانیہ رانیہ آپی کا بھائی چلو بیٹھو"

زین نے چیئر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کو کہا

تھوڑی دیر خاموشی کے بعد زین نے تانیہ سے پوچھا

اشعر کو کیوں منع کیا تم نے فون کر کے "

زین کے پوچھنے پر تانیہ ایک دم گڑبڑا گئی اور نظریں جھکا گئی

"میرا تمہیں یہاں لانے کا یہی مقصد تھا تا کہ ہم اس موضوع پر آسانی سے بات کر لیں۔۔۔ دیکھو تم میری چھوٹی بہن ہو، میں کبھی تمہارا برا نہیں چاہوں گا اور نہ تمہارے ساتھ برا ہونے دوں گا، اشعر ہر لحاظ سے اچھا اور سب لکھا ہوا لڑکا ہے، تم یہ بالکل بھی نہیں سمجھنا کہ میں اس کی دوستی ہی خاطر تمہیں یہاں لے کر آیا ہوں تاکہ اس کی تعریف کر کے اسکے نمبر بڑھاؤ۔۔۔ بلال اور اشعر ان دونوں سے پہلے میرے لیے تم اہمیت رکھتی ہوں، اگر اشعر میں مجھے کوئی برائی نظر آتی تو میں اس کے قدم بہت پہلے ہی روک دیتا جب مجھے اندازہ ہوا کہ وہ تمہیں پسند کرتا ہے۔۔۔ وہ ہر لحاظ سے تمہارے لئے پرفیکٹ ہے جو بے وقوفی تم نے فون پر منع کر کے کی ہے پلیز آگے سے میری ریکوریٹ ہے کہ تم کوئی بھی الٹا کام نہیں کروں گی، نہ انکار کروں گی"

زین نے تانیہ کو نرم لہجے میں سمجھاتے ہوئے کہا

"آپ کو نہیں پتہ بلال بھائی مجھ سے بہت ناراض ہیں وہ میری شکل تک دیکھنا نہیں چاہتے ہیں،، میں اپنے ساتھ ان کا یہ رویہ برداشت نہیں کر سکتی تکلیف ہو رہی ہے مجھے"

تانیہ نے روتے ہوئے کہا

"اس گدھے کو میں سمجھا لوں گا اسکی فکر تم نہیں کرو وہ خوشی خوشی مان جائے گا تم رونا بند کرو پلیز"

زین نے ٹشو تانیہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جس سے تھام کر وہ آنسو صاف کرنے لگی

دور سے دو آنکھیں بے یقینی سے منظر دیکھ رہی تھی

"ویسے تمہارا شاہ بھی بہت اچھا کھلاڑی ہے رولانے کے بعد آنسو صاف کرنے کا فن اچھی طرح جانتا ہے"

خضر کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ حال کی دنیا میں واپس لوٹی

"چلیں خضر بھائی گھر چلیں"

حور نے بے دلی سے خضر سے کہا۔۔ اس کے کہنے پر ہی خضر نے گاڑی زین کی گاڑی کی طرف موڑی تھی

"ایسے نہیں ہم باہر پہلے ڈنر کریں گے تم اپنا موڈ ٹھیک کر لو اور چلو آؤ گاڑی میں آ کے بیٹھو"

"نہیں مجھے کوئی خاص بھوک نہیں لگ رہی آپ گھر چلیں"

حور کو وہاں مزید روکنے کا دل نہیں چاہا

"گھر چلیں گے لیکن ڈنر کرنے کے بعد" خضر نے گاڑی سٹارٹ کر دی

"کہہ تو رہی ہو نہیں کرنا مجھے ڈنر سمجھ میں کیوں نہیں آرہا ہے آپ کو" حور کے لہجے میں بیزاری دیکھ کر اس نے

گاڑی گھر کی طرف موڑ لی

ویسے بھی آج اس نے ہاتھ میں آئے ہوئے موقع کو گنوانے کی بجائے اس موقع کا فائدہ اٹھانا ضروری سمجھا
"کہاں پر ہے سب لوگ"

بلال نے کچن میں آتے ہوئے فضا سے سوال کیا

"ماموں جان بیڈ پر لیٹے ہوئے غالباً وی دیکھ رہے ہیں ثانیہ اپنے سسرال میں موجود ہے،، رانیہ آپنی بھی اپنے
شوہر اور بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں مصروف ہیں،، میں تمہارے سامنے کچن میں کھانا بنا رہی ہوں"
فضا نے مصروف انداز میں مگر تفصیل سے ایک ایک بندے کا بلال کو بتایا

"تم کبھی بھی میری کسی بات کا سیدھے انداز میں جواب نہیں دینا"

بلال نے فضا کو گھورتے ہوئے کہا

"تو تم بھی سیدھے انداز میں جس کا پوچھنا چاہ رہے ہو ڈائریکٹ اسی کو پوچھو۔۔۔ تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ سب
کہاں پر ہیں،، تو میں نے سب کا بتا دیا"

فضا نے مسکراتے ہوئے بلال سے کہا مگر یہ مسکراہٹ دل جلانے والی مسکراہٹ سے کم نہیں تھی، جسے دیکھ کر ایک پل بلال نے گھور کر فضا کو دیکھا مگر پھر اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آنے لگی جسے وہ چھپا گیا

"پوری فلم ہو تم" بلال سیلڈ کی پلیٹ میں سے کھیر اٹھا کر کھاتے ہوئے بولا

"بالکل وہ بھی تین گھنٹے کی ایکشن سے بھرپور"

فضا نے آنکھیں سیٹھرا کر اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا

"اور اگر میرا رومنٹک فلم دیکھنے کا دل چاہے تو"

بلال میں بخور اس کے سر اُپے کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا

"ہا ہا ہا رومنٹک فلم وہ بھی کچن میں" فضا نے ہنستے ہوئے کہا

"بیڈروم کوئی ہمارا دوسرے ملک میں تھوڑی ہے جو جانے میں ٹائم لگے "

بلال نے قریب آکر اس کا بازو کھینچتے ہوئے کہا

"بلال ابھی زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے کھانا بنانے دو، ماموں کے پاس بیٹھو وہ اکیلے ہیں "

فضا نے اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا

"اوکے ابھی فری نہیں ہوتا مگر رات کو تو فری ہونے کی اجازت ہے نا مجھے "

بلال نے لو دیتی ہوئی نگاہوں سے دیکھ کر اس سے پوچھا

"بلال پلیز جاو کچن سے "

فضا نے دوبارہ کہا

"تمہاری طرح تمہاری آنا بھی عزیز ہے لیکن ضروری نہیں کہ ہر بار میں اس کا بھرم رکھو ویسے ہو تم بہت ظالم بیوی"

بلال نے فضا کو دیکھتے ہوئے کہا اور ایک اور کھیر اٹھا کر منہ میں ڈالا

"شاید ظالم ہوں مگر تم سے کم اور اگر اب تم نے دوبارہ کھیر اٹھایا تو میں تمہیں کچن سے دھکے دے کر نکال دوں گی سیٹنگ خراب نہیں کرو"

فضا نے وان کرتے ہوئے بلال کو کہا

"کیوں کیا کوئی مہمان آرہا ہے"

بلال نے پوچھا

"ہاں زین بھائی آئے تھے شام میں وہی تانیہ کو لے کر باہر گئے ہیں،، کہہ رہے تھے ضروری بات کرنی ہے تو میں نے انہیں کہہ دیا کہ رات کا ڈنر ہمارے ساتھ ہی کریے گا" فضا بلال کو تفصیل سے بتانے لگی

"ہم ٹھیک ہے میں ابو کے پاس جا کر بیٹھتا ہوں"

بلال بچن سے باہر نکل گیا

خضر اور حور گھر پہنچے تو خلاف توقع فاطمہ اور اسماء ایک ساتھ بیٹھی ہوئی ان دونوں کا انتظار کر رہی تھی

"کہاں سے آرہی ہو حور اس وقت کوئی فکر کوئی احساس ہے تمہیں کتنی دیر ہو گئی ہے"

آسماء نے حور کو گھر میں داخل ہوتا دیکھ کر سنا شروع کر دی

"کیا ہو گی چچی حور میرے ساتھ گئی تھی بلکہ میں خود اس کو لے کر گیا تھا تاکہ اس کی طبیعت بہل جائے" خضر جو

کہ حور کے پیچھے ہی آرہا تھا آسماء کو دیکھ کر بولا

"کون سے ایسے غم لگے ہوئے ہیں اسے جو گھر میں اس کی طبیعت بہلنے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے۔۔۔ بی بی یہ گھر بسانے والی لڑکیوں کے طور طریقے نہیں ہوتے ہیں کب تک تمہارا یہاں پڑے رہنے کا ارادہ ہے اور تم خضر میں نے پہلے بھی کہا تھا اپنی راہیں درست سمت پر کر لو تمہیں سمجھ میں نہیں آتی ماں کی بات" فاطمہ نے حور کو کھری کھری سنائیں اور ساتھ ہی بیٹے کو بھی جھاڑا

"کیا شور مچا رکھا ہے آپ لوگوں نے اس گھر میں،، ایسا کیا ہو گیا جو اتنا ہنگامہ ہو رہا ہے"

ظفر مراد اپنے بیڈ روم سے آوازیں سن کر باہر آئے

"ابو میں حور کو تھوڑی دیر کے لیے باہر لے کر چلا گیا تھا تاکہ اس کی طبیعت بہل جائے شاید امی اور چاچی کو یہ بات ناگوار گزری ہے" ایک نظر اس نے حور کی آنکھوں میں آنسو دیکھتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا

"اگر وہ حور کو باہر لے کر گیا تھا تو اس میں ایسی کون سی آفت ٹوٹ پڑی ہے جو آپ دونوں نے شور مچانا شروع کر دیا ہے"

ظفر مراد خضر کو جاتا دیکھ کر فاطمہ آسمان کی طرف رخ موڑتے ہوئے بولے

"کوئی اچھی لڑکیوں کے لچھن نہیں ہوتے شادی شدہ ہو کر بھی کزنز کے ساتھ اکیلے سیر سپاٹوں کے لئے نکل جائیں پیچھے کوئی فکر ہی نہ ہو "

فاطمہ نے حور کو گھورتے ہوئے بولا

"حور اندر جو بیٹا آپ "

ظفر مراد نے حور کو دیکھ کر بولا وہ آنسو صاف کرتی ہوئی فوراً اندر چلی گئی

"اور آپ دونوں یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں حور مجھ پر بھاری نہیں ہے اور اگر خضر اسے باہر لے کر جانا چاہے یا وہ خود خضر کے ساتھ جانا چاہے تو آپ دونوں میں سے کسی کو مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ جو بھی کچھ ہو رہا ہے میری آنکھیں کھلی ہوئی ہے اور سارے فیصلوں کا حق بھی میں رکھتا ہوں لہذا آئندہ اس گھر میں اس طرح کے ڈراموں سے گریز کریے گا "

ظفر مراد یہ کہہ کر وہاں سے چلے گئے اور ان کے پیچھے فاطمہ بھی،، آسمان وہی صوفے پر بیٹھ کر کچھ سوچنے لگی

"تانیہ اور شاہ۔۔۔۔۔ نہیں میں کیا سوچ رہی ہوں شاہ ایسا نہیں ہے مجھے بالکل ایسا نہیں سوچنا چاہیے اس کے بارے میں۔۔۔۔۔ مگر خضر بھائی تو کہہ رہے تھے کہ انہوں نے بہت بار ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھا ہے۔۔۔۔۔ اس کے آگے سوچیں حور کا دل ڈوبنے کے لئے کافی تھی

"شاہ نے تو کہا تھا کہ مجھے لینے آئے گا پھر اب تو رات ہو گئی ہے آیا کیوں نہیں اب تک۔۔۔۔۔ کال کر کے پوچھتی ہوں" اس نے اسماء کا موبائل اٹھایا اور زین کے نمبر اس پر کال ملائی مگر بیل جاتی رہی وہ حور کی کال ریسیو نہیں کر رہا تھا حور کا دل اور بھی ڈوبنے لگا اتنے میں اسماء روم میں آئی

"امی مجھے خضر بھائی لے کر گئے تھے میں نے انہیں منع بھی کیا تھا، مگر وہ بہت اصرار کر رہے تھے تو میں انکار نہیں کر سکی" حور نے اسماء کو بتانا چاہا

"رہنے دو، جاو جا کر کھانا کھاؤ آرام کرنا ہے مجھے"

انہوں نے حور کو وضاحت دینے سے منع کیا اور وہاں سے جانے کے لئے کہا خود بیڈ پر لیٹ گئی

زین تانیہ کو گھر چھوڑنے آیا تو فضا اور بلال نے اسے کھانے پر روک لیا۔۔۔ کھانے سے فارغ ہو کر مسعود انکل اور بلال کے ساتھ باتوں میں ٹائم اندازہ نہیں ہوا ہے وہاں سے اٹھا تو گھڑی 11 بج رہی تھی۔۔۔ ٹائم دیکھ کر اس نے حور کو کل لانے کا سوچا کیونکہ سارا دن آفس میں بھی کافی ٹف گزرا تھا یہی سوچ کر وہ گاڑی گھر کی طرف لے گیا۔ گھر پہنچ کر چیخ کیا اور بیڈ پر لیٹا تو موبائل پر نظر پڑی تو call missed شو ہو رہی تھی جسے دیکھ کر زین کے لبوں پر مسکراہٹ آئی اور وہ کال ملانے لگا

اسماء کب کی سوچکی کی تھی، پر نیند حور کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی یہ سوچ کر اس کا دل براہور ہاتھا کہ زین نے کہا تھا کہ وہ آج سے لینے آئے گا تو وہ کیوں نہیں آیا اور اس نے کال بھی ریسو نہیں کی بھلا مجھ سے بڑھ کر بھی کوئی مصروفیت ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔ حور کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر آگیا جب زین روتی ہوئی تانیہ کو لٹو دینے لگا سوچوں کا ارتکاز موبائل کی بیل نے توڑا۔۔۔ اسماء کی نیند نہ خراب ہو حور میں پہلی بیل پر کال ریسو کر لی

"بڑی بے صبری سے انتظار کیا جا رہا تھا سویٹ ہارٹ "

فور کال ریسو کرنے پر زین کی چپکتی ہوئی آواز حور کے کانوں سے ٹکرائی

"تو اب جا کر فرصت ملی ہے تمہیں کہ بیوی کو کال کر لو" حور نے اس کی بات کو اگنور کر کے طنز کیا

"ہا ہا ہا نہ حال نہ خیریت فل بیویوں والا اسٹائل۔۔۔ ایسے ہی تھوڑی نہ پیار آتا ہے تم پر "

زین کے لہجے میں شوخی کا عنصر نمایاں تھا

"آئے کیوں نہیں آج تم لینے "

حور نے دماغ میں اٹھتا ہوا سوال پوچھا

"انتظار کیا میرا"

زین نے الٹا اس سے سوال کیا

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے"

حور نے جواب دیا

یعنی انتظار کیا تھا مگر اقرار کبھی نہیں کرنا ہے"

زین نے مسکراتے ہوئے کہا،، حور خاموش رہی

"یار آج کا دن کافی ٹف گزرا پورا دن بڑی رہا ابھی آدھے گھنٹے پہلے ہی گھر آیا ہوں"

زین اپنی رو میں بولتا چلا جا رہا تھا اور اسے خبر نہیں تھی کہ حور کے دل پر کیا گزر رہی ہے



اسلام علیکم!
ہمیں اپنے Blog kitabdost
<http://kitabdostpk.blogspot.be>
اور readingpoint
<http://readingpointpk.blogspot.be>
کے لیے لکھاریوں کی ضرورت ہے جو ہمارے لیے ناولز
لکھ سکیں جو خواتین و حضرات شوقین ہیں وہ
ہمیں اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ قسط وار ناول)
اس میل آئی ڈی پہ سینڈ کر سکتے ہیں
maisrasultan@gmail.com
فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعہ رابطہ کریں

"کیا تم اب فری ہو کر گھر پر آئے ہو،،، یعنی اتنی دیر تک تم۔۔۔"

حور کے دل کو کچھ ہوا وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی

"کل آؤنگا جان تمہارے پاس شام تک ریڈی رہنا میرا کونسا دل لگ رہا ہے تمہارے بغیر"

زین نے آنکھیں موندتے ہوئے حور سے کہا

"بھاڑ میں گئی جان۔۔۔ کل بھی آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جہاں آج سارا دن بزی رہے ہو کل بھی وہی چلے جانا میری بلا سے" حور نے آنکھوں میں آئی ہوئی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا

"اف اتنا غصہ سویٹ ہارٹ ایک دم پھلجھڑی لگ رہی ہو گی اس وقت۔۔۔ اوکے میں آ رہا ہوں لینے کے لئے مشکل سے ادھا گھنٹہ لگے گا پہنچنے میں"

زین اس کی بات پر آنکھیں کھولتے ہوئے کہا حور کا بگڑا ہوا موڈ دیکھ کر اسی وقت اسکو لے کر آنے کا ارادہ کیا

"کہانا اب مت آنا نہ ابھی، نہ کل اور نہ کبھی"

حور کو دوبارہ رونا آنے لگا

"کیا ہو گیا ہے یار حور بزی تھا، اس وجہ سے نہیں آسکا تھا۔۔۔ ابھی آتورہا ہوں نالینے"

زین کو حیرت ہوئی حور کی آواز سے وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ رو رہی ہے

"کہا بڑی تھے تم اب تک،، اپنی اس حسین مصروفیات کے بارے میں بتاؤ مجھے۔۔ کیا کر رہے تھے اتنی دیر تک "

اسماء کی سونے کی وجہ سے حور نے ہلکی آواز میں مگر غصے میں زین سے پوچھا

"حسین مصروفیت؟؟ کیا مطلب ہے تمہاری بات کا۔۔ واقعی میرے سر پر سے گزر رہی ہیں اس وقت تمہاری باتیں "

زین کو واقعی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے

"ہاں تم اتنے ہی تونا سمجھ ہو کہ تم کو میری باتیں ہی سمجھ میں نہیں آرہی اور تمہارے سر پر سے گزر رہی ہیں "

حور نے سر جھٹکتے ہوئے کہا

"حور تمہیں جو کہنا ہے وہ ڈائریکٹ کہو اس طرح پہیلیاں مت بچھاو۔۔۔ میں پہلے ہی بہت تھکا ہوا ہوں پلیز "

زین نے چڑتے ہوئے کہا

"آج تانیہ کے ساتھ کیا کر رہے تھے باہر تم"

حور نے ہلکی آواز میں لیکن غصے میں کہا

"یہاں تانیہ کا کیا ذکر؟ ہاں لے کر گیا تھا اس کو باہر کچھ ضروری کام تھا۔۔۔ مگر تم اتنا بائپر کس بات پر ہو رہی ہوں"

زین کو اب بھی حور کے غصے کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی

"واقعی۔۔۔ صرف آج سے ضروری کام تھا؟ جہاں تک مجھے علم ہے اس سے پہلے بھی تمہیں ضروری کام پڑتے رہے ہیں تانیہ سے۔۔۔ آج تو میں نے تمہیں دیکھا ہے تو اقرار کرنا پڑا تمہیں"

اب کے حور کی بات سن کر زین کا دماغ بھک سے اڑ گیا

"کیا بات کر رہی ہو تم۔۔۔ کیا مطلب سمجھو میں تمہاری اس بکو اس کا"

اب کے زین نے غصے میں کہا

"اب تو میری ساری باتیں بکو اس ہی لگیں گی تمہیں" حور نے دوبارہ آنسو پونچھتے ہوئے کہا

"حور یہ بہت اچھا ہے تمہارے لئے کہ تم اس وقت میرے سامنے نہیں ہو۔۔۔۔۔ مگر میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ

یہ فطور تمہارے دماغ میں خود آیا ہے یا کسی نے بھرا ہے۔۔۔۔۔ صرف اس بات کا جواب دو مجھے"

زین کو اب واقعی غصہ پر کنٹرول نہیں ہو رہا تھا

"میں تمہارے آگے تمہاری کسی بھی بات کا جواب دہ نہیں ہوں"

حور کو بھی غصہ آنے لگا یعنی چوری اوپر سے سینہ زوری

"آ رہا ہوں میں کل تم اب جواب بھی دوں گی اور تمہاری اس قینچی جیسی زبان کا علاج بھی کرتا ہوں میں"

زین نے غرا کر کہا کال کاٹ کر موبائل بیڈ پر اچھالا
"بلال مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے" اشعر ابھی آفس نہیں پہنچا تھا زین نے موقع دے کر بلال سے کہا

"پہلے یہ بتاؤ کہ بھابھی کی طبیعت کیسی اور کب واپس لے کر آرہے انھیں"

بلال نے زین سے حور کے بارے میں پوچھا

"آج اس کی طبیعت درست کرنے ہی جا رہا ہوں"

زین بڑبڑایا

"کیا مطلب"

بلال نے چوتکتے ہوئے پوچھا

"مطلب ٹھیک ہے طبیعت اب پہلے سے،، باقی کی گھر آکر ہو جائے گی،،، آج شام میں جاؤں گا اس کو لینے کے لئے "زین نے بلال کی بات کا جواب دیا اسے حور کی رات والی بات کو سوچ کر ابھی تک غصہ آرہا تھا

"کیا ابھی تک ناراضگی ختم نہیں ہوئی حور بھابھی کی تم سے "

بلال نے زین کو سوچوں میں گم دیکھ کر اس سے سوال کیا

"کبھی کبھی ناراضگی دور کرنے کے لیے مقابل کا دماغ درست کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔۔۔ آج اس کا دماغ درست ہو جائے گا تو ناراضگی بھی خود بخود ختم ہو جائے گی"

زین نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا

"زین پلیز اب کوئی غصے میں الٹی سیدھی حرکت کر کے مزید اپنے لئے پرا بلمز نہ بڑھانا۔۔۔ اپنے غصے کو تھوڑا سا کنٹرول کرو،، یہ تم دونوں کے لئے اس رشتے کے لئے بہتر ہے "

بلال نے زین کو اپنی طرف سے مخلصانہ مشورہ دیا

"ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو تم"

زین نے سر جھٹک کر کہا اب اس سے کیا شیئر کرتا کہ اس کی بیوی کیا کیا سوچ کر بیٹھی ہوئی ہے

"یار ویسے ایک بات تو ہے، ان بیویوں کے چکر بھی سمجھ میں نہیں آتے بندہ پاگل ہو جائے کہ ان کا منہ کس بات پر بنا ہوا ہے اور کب ٹھیک ہونا ہے کس طرح ٹھیک ہونا ہے "

بلال نے فضا کو یاد کر کے اپنا دکھڑا رویا

"خیر میری اور تمہاری سچویشن تو بالکل ہی مختلف ہے مگر سیانے یہ بھی کہتے ہیں کہ گھی جب سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو انگلی ٹیڑھی کرنی چاہیے "

زین نے بلال کو مشورہ دیا

"تمہاری بات کا مطلب "

بلال نے نا سمجھی سے کہا

"مطلب یہ کہ تمہارا کچھ بھی نہیں ہو سکتا تم جیسا بے وقوف deserve کرتا ہے کہ اسے منہ نہ لگایا جائے "

زین نے الٹا بلال کی کلاس لی

"کیوں کیا یو تونی کی ہے میں نے ذرا آج تم مجھے بتاؤ " بلال نے زین سے پوچھا

"دیکھو بلال جو گزر گیا ہے اس بات کو جانے دو مگر تم جواب بے وقوفی کر رہے ہوں پلیر اس معاملے کو تھوڑا
ٹھنڈے دماغ سے سوچو "زین اسے ٹریک پر لایا

"کس معاملے کی بات کر رہے ہو تم "

بلال سمجھ تو گیا تھا مگر انجان بن کر پوچھنے لگا

"تم جانتے ہو میں کس معاملے میں بات کرو مگر پھر بھی بتا دیتا ہوں۔۔ اشعر اور تانیہ کے سلسلے میں بات کر رہا
ہوں میں تم سے "زین نے بات کا آغاز کیا

"اس ٹاپک میں ایسا کچھ خاص نہیں ہے جس پر بات کی جاسکے "

بلال نے زین کو جواب دیا

"کیوں بلال! تمہیں اشعر پسند نہیں ہے تانیہ کے لحاظ سے؟ چلو مجھے بتاؤ اس میں برائی کیا ہے،، وہ تانیہ کو پسند کرتا
ہے اس سے شادی کا خواہشمند ہے۔۔ دو سال سے اس کی اور ہماری دوستی ہے ہم دونوں ہی اس کی عادت اور
نیچر سے اچھی طرح واقف ہیں،، تم نے اس میں کون سی ایسی غیر اخلاقی حرکت دیکھی ہے جو وہ تمہیں تانیہ کے

لحاظ سے ناپسند ہے۔۔۔ دیکھو بلال تم بھی جانتے ہو میں تانیہ کو اپنی بہن سمجھتا ہوں اور ایک بھائی ہونے کے ناطے مجھے تو تانیہ کے لحاظ سے اشعر میں کوئی برائی نظر نہیں آتی"

زین نے اپنی طرف سے بلال کو سمجھانے کی کوشش کی

"تم نے ٹھیک کہا زین وہ بہت کم عرصے میں ہمارا بہت گہرا دوست بن گیا ہے اور مجھے وہ تمہاری ہی طرح عزیز ہے لیکن وہ اس طرح میری بہن کے ساتھ ڈیننگ کپل کی طرح ریسٹورینٹ میں بیٹھا مسکرا کر باتیں کر رہا تھا۔۔۔ شادی بہت مقدس بندھن ہے،، اگر وہ تانیہ سے شادی کا خواہشمند تھا تو اسے چاہیے تھا شریفانہ طریقہ سے رشتہ بھیجتا۔۔۔ نہ کہ اس کو ریسٹورینٹ میں لے کر گھومتا

"بلال اشعر تانیہ کو اس لئے وہاں لے کر گیا تھا تاکہ وہ روبرو اس کی مرضی جان سکے اور تانیہ کی رضامندی جان کر ہی وہ انٹی کو تم لوگوں کے گھر تانیہ کے رشتے کے لئے بھیجتا"

زین نے بلال کو نرمی سے سمجھانا چاہا زین کی بات سے بلال کے متنے ہوئے اعصاب تھوڑے ڈھیلے ہوئے اس سے پہلے وہ مزید کچھ بولتا اشعر روم میں آیا

"السلام علیکم"

اس نے سب سے پہلے زین سے مصافحہ کیا اور پھر بلال کی طرف ہاتھ آگے بڑھایا بلال نے ایک نظر اس کو دیکھا
اس کا ہاتھ دور جھٹکا

"تانیہ میری بہن ہی نہیں میری بیٹی بھی ہے،، اگر شادی کے بعد اس کے ساتھ کوئی جھگڑا کیا یا اس کا دل دکھایا تو
میں تمہارا گلا دبا دوں گا"

یہ بولتے ہیں بلال نے اشعر کو گلے لگا لیا۔۔ جس پر اشعر نے بے یقینی سے سامنے کھڑے مسکراتے ہوئے زین کو
دیکھا۔۔۔ زین کے موبائل پر کال آرہی تھی زین موبائل پر نام دیکھا اور کال کنکٹ کر کے باہر نکل گیا

تانیہ یہاں آویہاں بیٹھو میرے پاس "افس سے گھر آنے کے بعد بلال نے تانیہ کو بلایا

وہ فضا کے پاس سے اٹھ کر صوفے پر بلال کے پاس بیٹھ گئی

"بھائی میں جانتی ہوں میری وجہ سے آپ بہت ہرٹ ہوئے ہیں لیکن میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا بالکل بھی نہیں تھا پلیز آپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ اب دوبارہ کبھی غلطی نہیں ہو گئی آپ کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گی پلیز مجھ سے بات کرنا، میری طرف دیکھنا مت چھوڑیں"

تانیہ نے روتے ہوئے بلال سے کہا بلال نے اس کو گلے لگایا

"تانی میری گڑیا چپ ہو جاؤ نہیں ہوں میں تم سے ناراض۔۔۔ بس تھوڑا غصہ آیا تھا یہی سوچ کر کہ اس پوری دنیا میں تمہیں ایک وہی گھامڑا انسان ملا ہے،، مگر پھر یہ سوچ کے مطمئن ہو گیا وہ گھامڑا ضرور ہے مگر دل کا برا نہیں ہے میری گڑیا کو خوش رکھے گا"

بلال کے بولنے پر تانیہ نے سراٹھا کر بے یقینی سے بلال کو دیکھا بلال نے مسکراتے ہوئے تانیہ کے آنسو صاف کیے اور فضا ان دونوں کو دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔۔۔ بلال کی نظر فضا پر پڑی تو اس کی مسکراہٹ معدوم ہو گئی

"میڈم اب آپ بھی راہ راست پر آجائے شرافت سے"

بلال نے فضا کو کہا تو فضا نے گھور کر بلال کو دیکھا

شام میں زین ظفر مراد کے گھر حور کو لینے پہنچا اور عبداللہ (نوکر) سے حور کو بلانے کے لئے کہا

"بڑے صاحب حور بی بی کے شوہر آئے ہیں وہ حور بی بی کو بلانے کا کہہ رہے تھے میں نے انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا"

خضر بھی وہی موجود تھا، ظفر مراد اور خضر نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا

"ٹھیک ہے عبداللہ تم حور کو بھیجو اور خضر تم پیپر زلے کر ڈرائنگ روم میں آؤ"

ظفر مراد نے کمرے سے نکلتے ہوئے جواب دیا

"حور بی بی آپ کے شوہر آئے ہوئے ہیں بڑے صاحب نے آپ کو ڈرائنگ روم میں آنے کے لیے کہا ہے"
عبداللہ نے حور کو ظفر مراد کا پیغام دیا

"تم جاو حور آرہی ہے"

اسماء نے عبداللہ کو جواب دیا اور حور کو چلنے کے لئے کہا خود بھی کھڑی ہو گئی

"تم سے بڑھ کر ڈھیٹ شخص میں نے آج تک دنیا کے تخت و تاج پر نہیں دیکھا۔۔۔ نہیں جانا چاہتی ہے اب حور تمہارے ساتھ واپس، تو پھر کیوں بار بار یہاں پر آ جاتے ہو" ظفر مراد نے کمرے میں آتے ہوئے زین کو دیکھ کر ناگواری سے کہا

"حیرت ہے اپنے بیٹے کو نہیں دیکھا آپ نے۔۔ ڈھیٹ پن کا اگر کوئی ایوارڈ دیا جائے تو آپ کا بیٹا اس کا مستحق ہوگا، جب سے حور میری بیوی بنی ہے وہ تو کسی جو تک کی طرح ہماری زندگی سے چپک گیا ہے"

زین نے ساری تمیز بلائے طاق رکھتے ہوئے ظفر مراد کو جواب دیا

"حور تمہاری بیوی بعد میں بنی ہے پہلے وہ اس کی کزن تھی"

ظفر مراد جتنا تے ہوئے بولے

"لیکن اب وہ میری بیوی پہلے ہے یہ آپ اپنے بیٹے کو اچھی طرح ذہن نشین کرادیئے گا کیونکہ میرے سمجھانے کا اسٹائل شاید آپ کو پسند نہ آئے"

زین نے ابرو اچکا کر ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا

اتنے میں روم میں خضر اور اس کے پیچھے اسماء اور حور بھی داخل ہوئے

"حور ابھی کے ابھی میرے ساتھ گھر چلو"

زین نے کمرے میں آتی ہوئی حور کو دیکھ کر کہا اس کے لہجے میں بلا کی سنجیدگی تھی ساتھ ہی زین کا موبائل بجنے لگا جس پر اس نے توجہ نہیں دی

"حور اب کہیں بھی نہیں جائے گی حور بیٹا یہاں اور ان پیپرز پر سائن کرو اور اس کی خوشی فہمی کو ہمیشہ کے لئے ختم کرو"

ظفر مراد نے خضر کے ہاتھ سے پیپر ز لیتے ہوئے حور کو مخاطب کیا

"کیا ہے ان کے پیپر ز میں"

زین کا ماتھا ٹھنکا، حور سے پہلے زین نے ظفر مراد سے سوال کیا

"یہ خلع کے پیپر ز ہیں اور وہ تمہارے ساتھ مزید کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی ہے"

ظفر مراد نے زین کے ساتھ ساتھ حور کے اوپر بھی بم پھوڑا

ظفر مراد کی بات سن کر جتنی بے یقینی سے زین حور کو دیکھ رہا تھا اتنی ہی بے یقینی سے حور ظفر مراد کو دیکھ رہی تھی مانا کہ وہ زین سے ناراض تھی مگر اس کو چھوڑنے کا تصور تو وہ خواب میں بھی نہیں کر سکتی تھی زین کے موبائل کی بیل نے کمرے کی خاموشی کو توڑا تو زین ہوش میں آیا

زین پھرتی سے ظفر مراد کی طرف بڑھا ایک لمحہ لگائے بغیر اس نے پیپر ظفر مراد کے ہاتھ سے لے کر اس کے پرزے پرزے کر دیے یہ سب اتنی جلدی ہوا کہ ظفر مراد اور خضر دونوں ہی ہکا بکارہ گئے

"میں کوئی اب بارہ سال کا بچہ نہیں ہوں جس سے تم آسانی سے اس کا حق چھین سکو۔۔۔ اگر تم نے یا تمہاری اولاد نے کچھ بھی میرے یا حور کے ساتھ غلط کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا میں تمہاری اور تمہارے اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا،،، اسے خالی خولی دھمکی ہر گز نہیں سمجھنا"

ہاتھ میں پیپر کے پرزے ظفر مراد کی طرف ہوا میں اچھالتا ہوا زین نے اپنا رخ حور کی طرف موڑا

"چلو گھر حور"

زین نے تیز لہجے میں حور سے کہا

"حور تمہارے ساتھ نہیں جائے گی۔۔۔ حور میں نے تمہیں باپ کی طرح پالا ہے اب وقت آ گیا ہے کہ تم اس کا صلہ دو، اس شخص کے منہ پر کہوں کہ تمہیں اس کے ساتھ کہیں نہیں جانا اور اگر آج تم اس گھر سے اس شخص کے ساتھ گئی تو سمجھ لینا تمہارا تعلق ہمیشہ سے اس گھر سے ختم ہو جائے گا"

ظفر مراد نے حور کو عجیب کشکش میں ڈال دیا

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں تایا ابو"

حور نے بے بسی سے ظفر مراد کو دیکھ کر کہا

"اس کو ابھی کے ابھی یہاں سے رخصت کرو"

ظفر مراد نے زین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حور سے کہا

"زین اکیلا نہیں جائے گا بھائی صاحب۔۔۔۔۔ حور تم ابھی کے ابھی زین کے ساتھ اپنے گھر پر جاؤ"

آسماء کی آواز پر سب نے مڑ کر آسماء کی طرف دیکھا

"یہ کیا بول رہی ہو اسماء ہوش میں تو ہو تم۔۔۔ اس لٹیرے کے ساتھ اپنی بیٹی کو بھیج رہی ہوں کیسی ماں ہو تم" ظفر مراد کو آسماء کا بولنا اس وقت بری طرح کھلا

"بھائی صاحب اپنا حق وصول کرنے والا لٹیرا نہیں ہوتا بلکہ دوسروں کے حق چھیننے والے کو لٹیرا کہا جاتا ہے اور زین حور کا شوہر ہے اور حور اس کے ساتھ ہی جائے گی"

اسماء نے بیٹی کی خاطر آج پہلی بار ظفر مراد کے آگے بولنے کی جرات کی

"چچی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"

خضر نے حیرانی سے اسماء کو دیکھتے ہوئے بولا

"خضر بیٹا آپ اس معاملے میں مت بولو میں بات کر رہی ہوں۔۔۔۔۔ حور زین کے ساتھ جاو"

آسماء نے خضر کو جواب دیتے ہوئے حور کو دوبارہ جانے کے لئے کہا

"ٹھیک ہے پھر، اگر حور اس گھر سے جائے گی تو تم بھی نکلوں اس گھر سے تمہاری بھی اس گھر میں کوئی جگہ نہیں ہے"

مظفر مراد غصے میں چیخے

"چلیے آئی آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں"

بار بار کال آنے پر زین نے اپنا موبائل of کیا حور کا ہاتھ پکڑ کر آسماء سے بولا

"نہیں بیٹا تم حور کو لے کر نکلوں مجھے تھوڑی دیر میں ارشد بھائی لینے آرہے ہیں"

اسماء نے زین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا

اس دن ظفر مراد اور خضر کی سب باتیں سن چکی تھی اور حور کی زندگی کو داؤ پہ لگا کر وہ ان کا پلان کامیاب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اس لئے آج صبح ہی انہوں نے زین کو فون کر کے ظفر مراد اور خضر کے ارادے بتائے بغیر وہ قصہ جانا جو زین اور ظفر مراد سے دشمنی کا سبب تھا۔۔۔ زین نے شروع سے آخر تک آسماء کو سارا قصہ بتا دیا ساتھ میں یہ بھی بتایا کہ کس طرح خضر نے ان نون نمبر سے اس کو میسج کر کے ریسٹورینٹ بلایا تاکہ حور اور اس کے درمیان نا اتفاقی پیدا ہو

باہر نکل کر زین حور کا ہاتھ پکڑے ابھی اپنی گاڑی کی طرف بڑھا ہی تھا کہ پیچھے سے خضر کی آواز سنائی دی

"حور تم اس کے ساتھ کیسے جاسکتی ہوں، اس کی اصلیت جانتے ہوئے بھی تم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا یہ کسی اور لڑکی کے ساتھ بیٹھا ہوا۔۔۔"

خضر کے منہ پر پڑنے والے تھپڑ سے اسکی بات ادھوری رہ گئی پھر ایک نہیں ایک کے بعد لگاتار تین چار تھپڑوں اور کموں نے خضر کو سمھلنے کا موقع نہیں دیا

آسماء دور سے بھاگتی ہوئی آئی اور انہوں نے زین کا ہاتھ روکا

"زین بیٹا پلینز چھوڑیں آپ اسکو خدا کا واسطہ ہے"

آسماء کے گھبرا کر بولنے پر اسکا ہاتھ روکا

"میں نے تمہیں بار بار وان کیا تھا کہ میرے اور حور کے بیچ میں مت آنا"

زین نے نیچے گرے ہوئے خضر کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔ واپس مڑا اور حور کے قریب آیا، وہ اپنے دونوں ہاتھ منہ پر

رکھ کر پوری آنکھیں پھیلائے ہوئے بے یقینی سے وہ منظر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ زین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی کا

دروازہ کھول کر اسے بٹھایا اور گاڑی اسٹارٹ کی۔۔۔۔۔ وہ کن اکھیوں سے زین کو گاڑی ڈرائیو کرتا ہوا دیکھ رہی تھی

زین سنجیدگی سے کار ڈرائیو کر رہا تھا

تانیہ کا موبائل کافی دیر سے بج رہا تھا تانیہ نوٹس بنانے میں مصروف تھی موبائل پر نظر پڑی تو اسکرین پر اشعر کا

نام جگمگا رہا تھا

"ہیلو"

تانیہ نے کال ریسیو کی

"کیسی ہیں آپ تانیہ"

اشعر نے کال اٹھانے پر شکر ادا کیا اور خیریت پوچھی

"میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں"

تانیہ نے جھجکتے ہوئے اس کی خیریت پوچھی اس دن بڑی دل گرفتہ ہو کر اس نے اشعر کو قصہ ختم کرنے کا کہہ دیا تھا مگر خود اس قصے کو دل سے ختم نہیں کر سکی تھی۔۔۔ اس کے بعد وہ آج اشعر کی آواز سن رہی تھی

"پرسوں تک تو مجھے خود اپنی خبر نہیں تھی مگر کل جب آپ کے بھائی کو عقل آئی اور اس نے گلے لگا کر مجھے زندگی کی نوید دی تو اپنے آپ کو ٹھیک محسوس کر رہا ہوں اور تانیہ ایک بات یاد رکھیے گا۔۔۔ میں وہ انسان ہوں جو کسی چیز کی کمیٹنٹ کر لے تو پیچھے ہٹنا مجھے پسند نہیں۔۔۔ آگے زندگی میں بھی میں، میں آپ سے یہی امید رکھنا چاہتا ہوں،، کیا میں آپ سے کوئی امید رکھ سکتا ہوں"

آشعر نے تانیہ سے سوال کیا

"جی میں کوشش کروں گی آپ کی امیدوں پر پورا اتروں اور آپ کو شکایت کا موقع نہ دوں"

تانیہ نے آہستہ سے جواب دیا

"تو پھر میں می کو آپ کے گھر بھیج دو؟؟ پلیز یہ مت پوچھئے گا کس لئے"

اشعر نے ریسٹورنٹ والی بات یاد کرتے ہوئے کہا

"جی مجھے پتہ ہے کس لیے بھیجنا ہے" تانیہ کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا مگر پھر وہ پچھتائی

"اچھا کس لیے بھیجنا چاہتا ہوں میں می کو،، ذرا مجھے بھی تو پتہ چلے"

اشعر نے شرار تاپو چھا

"میلا د کا بلاوا دینے کے لیے"

تانیہ نے کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی دوسری طرف اشعر مسکرانے لگا



"اف یہ پھر آگئی سلوا، دکھانے اپنا جلوہ۔۔۔ اس کو تو میں چھوڑ دوں گی نہیں قسم سے اگر آج اس نے کچھ چھچھورپن کیا تو"

فضا جو ابھی سیڑھیوں سے اتر کر اپنے روم سے آئی تھی، ڈرائنگ روم میں سلوا کو دیکھ کر کچن میں آتے ہوئے
جل کر بولی

"او فو فضا آہستہ بولو اسے کہیں تمہاری آواز ہی نہ چلی جائے کیا سوچے گی"

تانیہ جو کہ کینٹ سے چائے کے کپ نکال رہی تھی فضا کے بولنے پر ایک دم سے بولی

"ارے جاتی ہے تو جائے آواز بلکہ میں تو چاہتی ہوں پتہ چلیں اسے میرے خیالات، اس دن تم نے دیکھا نہیں تھا
کہ کیسے آگے پیچھے منڈلا رہی تھی بلال کے"

فضا کو دعوت والا دن یاد کر کے نئے سرے سے غصہ آیا

"اچھا چھوڑو یا رکوئی اچھی سی بات کرو اور موڈ ٹھیک کرو اپنا"

تانیہ نے فضا کا دھیان بٹانے کے لئے کہا

"اچھی بات سننی ہے تو سنو میری شہزادی۔۔۔ تمہاری ہونے والی ساس کا فون آیا تھا۔۔۔ بہت جلد رشتہ لے کر آرہی ہیں وہ اشعر بھائی کا تمہارے لیے"

فضا نے تانیہ کے بازو پر اپنا کندھا ٹکراتے ہوئے کہا

"تم دونوں یہاں کھڑی ہوئی باتیں بنا رہی ہو اور مممانی اور سلوا کب سے وہ اکیلے بیٹھی ہیں"

بلال نے چکن میں آکر تانیہ اور فضا کو کہا جو کہ باتیں کر رہی تھی

"جی بھائی میں تو بس جاہی رہی تھی" تانیہ فوراً چکن سے باہر نکل گئی

"وہ اکیلی کہاں تھی تم تھے تو اسے کمپنی دینے کے لئے وہ کیا کہتے ہیں حق میزبانی نبھانے کے لئے"

فضا بول ہی رہی تھی بلال نے ایک دم فضا کو کھینچ کر خود سے قریب کیا

"مجھے سلوا سے یا کسی سے بھی کوئی غرض نہیں ہے۔۔۔ تم مہمان بنو میرے دل کی،،، اگر اچھا میزبان ثابت نہیں ہوا تو نام بدل دینا"

بلال نے فضا کے گالوں پر اپنے ہونٹ مس کرتے ہوئے کہا وہ سٹپا کر پیچھے ہوئی بلال کچن سے باہر نکل گیا

ممائی اور سلویٰ کے جانے کے بعد بلال اپنے روم میں آگیا ابھی وہ بیڈ پر لیٹا ہی تھا اسے فضا کی آواز آئی

"پچی برتھ ڈے ٹویو"

آنکھیں کھول کر دیکھا تو سامنے فضا مسکراتے ہوئے ایک ہاتھ میں کیک پکڑے اسے دیکھ رہی تھی

"ہہم تو تمہیں یاد تھا آج کا دن"

بلال نے مسکراتے ہوئے کہا

"یاد کیوں نہیں ہوگا"

فضا نے مسکراتے ہوئے کہا کیک سامنے رکھا اور knife اسکے ہاتھ میں پکڑائی،، بلال نے مسکراتے ہوئے کیک کا ٹاچھوٹا سا ٹکڑا فضا کو کھلایا۔۔ اس کے بعد فضا نے بھی کیک کا ٹکڑا بلال کے منہ میں ڈالا

"کیک سے زیادہ انگلیاں میٹھی ہیں" بلال نے فضا کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر فضا نے گھورنے پر اکتفا دیا

"اور میرا گفٹ"

بلال نے معنی خیزی سے پوچھا

"زیارہ اترانے کی ضرورت نہیں ہے بلال، تمہارا گفٹ اسی روم میں چھپایا ہوا ہے ڈھونڈ لو"

فضا کی تھوڑی دیر پہلے والی خوشگوار بیت ختم ہو گئی تھی اور اپنی ٹون میں واپس آچکی تھی

"کیا مطلب چھپایا ہوا ہے اس طرح کون گفٹ دیتا ہے" بلال نے حیرت سے کہا

"اس روم میں تمہارا گفٹ رکھا ہوا ہے جو تمہیں ڈھونڈ کر نکالنا ہے چلو شاباش لگ جاؤ کام سے"

فضا نے صوفے پر آرام سے بیٹھتے ہوئے جواب دیا اور بلال نے اپنی نرالی بیوی کو تاسف سے دیکھا

بلال نے وارڈروب کا دروازہ کھولا

"تمہیں کیا لگتا ہے اتنی بیوقوف ہوں جو تمہارا گفٹ یہاں چھپا کر رکھو گی" فضا نے بلال کی عقل پر افسوس کرتے ہوئے کہا

بلال نے ڈیوائیڈر، ڈریسر اور ساری ڈر اس چیک کی وہاں پر بھی کچھ نہیں تھا،، فضا اس کی ایک ایک کاروائی سے مخطوط ہو رہی تھی۔۔۔ بلال نے جھلا کر بیٹھ کے نیچے جھانکا وہاں پر ایک پیکٹ رکھا ہوا تھا جس پر گفٹ ریپر چڑھا ہوا تھا۔۔۔ بلال پیکٹ نکال کر فضا کو دیکھنے لگا تو فضا مسکرانے لگی

"اور میرا دوسرا گفٹ "

بلال فضا کے پاس اگر گہری نظروں سے اسے دیکھ کر کہنے لگا

"گفٹ گفٹ ہوتا ہے اور وہ ایک ہی ہوتا ہے،، جو تمہیں مل چکا تھا اس لیے زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے " فضا جانے لگی تو بلال نے اسے روک کر خود سے قریب کرتے ہوئے کہا

"پر مجھے تو آج دوسرا گفٹ بھی چاہیے "

"بلال اس کو بانہوں میں لیتے ہوئے بولا

"بلال تم اوور ہو رہے ہو "

فضا نے اسے دور ہٹانا چاہا

"نہیں اب تم اوور ہو رہی ہوں"

بلال نے مزید گھیرا تنگ کیا

"ہمدردی اور ترس کھا کر تم نے مجھ سے شادی کی اور تم کہہ رہے ہو کہ میں اوور ہو رہی ہوں"

بولتے ہوئے فضا کا گلارہ دندا، مگر آنسو اس نے آنکھوں سے باہر نہیں آنے دیئے۔۔۔ اس نے بلال کے ہاتھ اپنی کمر سے ہٹائے

"کیوں کھاو گا میں تم ترس اپاچ ہو تم لنگڑی لولی ہو جو تم پر ترس کھایا جائے یا ہمدردی کی جائے۔۔۔ تم آج بتاؤ فضا اپنی محبت کا کیا ثبوت دوں تمہیں"

بلال نے اس سے کہا

"کون سی محبت کی بات کر رہے ہو تم"

فضا نے حیرانگی سے پوچھا

"اسی محبت کی جو تمہیں کبھی نظر نہیں آئی"

بلال نے دوبارہ فضا کو بانہوں میں لیتے ہوئے کہا

"مجھے تمہاری کسی بات پر یقین نہیں" فضا نے بے یقینی سے بولا

"ٹھیک ہے پھر تو تمہیں مجھے ایک موقع دینا چاہیے۔۔ تاکہ میں اپنی محبت کا تمہیں یقین دلا سکوں۔۔ ویسے بھی میرے جذبوں کی سچائی کا اندازہ تم اس وقت اس بات سے لگا لو کہ تم میری بیوی بن کر میرے سامنے کھڑی ہو"

بلال نے بولتے ہوئے فضا کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھے،، فضا اپنے دل سے بغاوت کر کے بلال کی محبت پر ایمان لے آئی

"خلع لینے کا شوق چڑھا ہوا ہے تمہیں،، خلع چاہیے تمہیں مجھ سے،،، جواب دو"

گھر پہنچتے ہی زین نے اپنا ناف کیا ہوا موبائل کھولا اور حور کا بازو وہ اپنے ہاتھ میں جکڑتے ہوئے بولا

"تمہیں لگتا ہے شاہ کے میں تم سے خلع لے سکتی ہو"

حور نے افسوس سے اس کو دیکھتے ہوئے کہا

"پھر وہاں پر یہ سب کیا ڈرامہ ہوا تھا"

زین نے حور کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے کہا جس میں نرمی کی بجائے سختی تھی

"تم مجھ پر شک کر رہے ہو شاہ"

حور نے آنکھوں میں شکوہ لیے ہوئے اس سے کہا

"اور تم کیا کر رہی تھی کل رات جواب دو"

زین نے سختی دکھاتے ہوئے اس کو مزید اپنے سے قریب کیا

"بات مت کرو مجھ سے اس موضوع پر، تم بہت برے ہو"

حور نے اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا اور آنکھوں میں ایک دم آئے ہوئے آنسو صاف کیے زین اس کو دیکھتا رہا

"حور یہاں دیکھو میری طرف"

زین نے دونوں ہاتھوں کا پیالہ بنا کر حور کے چہرے کا رخ اپنی طرف کیا

"بس اتنا یقین ہے تمہیں اپنے شاہ پر"

زین سنجیدگی سے حور سے پوچھ رہا تھا اب اس کے لہجے میں ہلکی سی بھی غصے کی رمت نہیں تھی

"تو پھر کیوں موجود تھے تم وہاں پر تانیہ کے ساتھ"

وہ اب منہ بنا کر اس سے پوچھ رہی تھی اس طرح سے وہ زین کو بالکل بچپن والی پری لگی

"تانیہ نے اشعر کے لئے انکار کر دیا تھا وہی اس کو سمجھانے کے لئے لے کر گیا تھا

زین نے حور کو بانہوں میں لیتے ہوئے کہا

"کیا اشعر بھائی اور تانیہ"

حور نے حیرت سے زین کے سینے سے سر اٹھا کر اسکو دیکھا تو زین نے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے

"اشعر پسند کرتا ہے تانیہ کو مگر تانیہ نے بلال کی ناراضگی کی وجہ سے اشعر کو انکار کر دیا تھا۔۔ اس لیے اس کو

سمجھانے کے لئے وہاں لے کر گیا تھا

زین حور کو بانہوں میں اٹھاتا ہوا ہیڈ تک لایا اور ہیڈ پر لیٹاتے ہوئے کہنے لگا

"مگر بلال بھائی نے کیوں انکار کر دیا اشعر بھائی تو ہر لحاظ سے تانیہ کے لیے پرفیکٹ ہیں"

زین نے اس کا دوپٹہ سائڈ پر رکھا

"کیونکہ بلال کا دماغ خراب ہو گیا تھا "

زین نے بولتے ہوئے حور کے ہونٹ کے نیچے تل پر اپنے ہونٹ رکھے

"اور اس سے پہلے کیوں ملتے رہے تھے تم تانیہ سے "

حور کا دماغ اب بھی خضر والی بات پر اٹکا ہوا تھا

"کس نے خناس بھرا ہے تمہارے دماغ میں "

حور کی بات سن کر زین کی پیشانی پر بل بڑے وہ اپنا سر اٹھاتے ہوئے بولا

"جواب دو، کیا پوچھ رہا ہوں میں "

حور کی چپ رہنے پر زین نے دوبارہ پوچھا

"خضر بھائی نے کہا تھا انہوں نے کئی بار تم دونوں کو ایک ساتھ دیکھا ہے" حور نے ڈرتے ہوئے جواب دیا

"تم تو کل رات فون پر کہہ رہی تھی کہ تم نے دیکھا ہے مجھے،، ایک منٹ خضر بھی وہاں موجود تھا یعنی تم خضر کے ساتھ وہاں پر تھیں"

زین نے اٹھتے ہوئے کہا حور نے اسکی شرٹ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

"شاہ پلیر ناراض مت ہونا اور نہ ہی غصہ کرنا"

حور نے بیچارگی سے کہا

"اور تم اپنے خضر بھائی کی باتوں پر یقین کرنا اور شوہر پر شک کرنا،، میں نے بچپن سے ہی صرف ایک لڑکی کو چاہا ہے حور وہ تم ہو۔۔۔ تمہیں لگتا ہے کہ میں کسی اور میں Involve ہو سکتا ہوں، کہاں کمی دکھی ہے تمہیں میرے پیار میں"

وہ آبِ سنجیدگی سے حور سے پوچھ رہا تھا

"اچھا نہ ایم سوری معاف نہیں کرو گے اپنی پری کو" حور نے بیچارگی سے کہا

"خالی خالی سوری سے تو بالکل بھی معاف نہیں کروں گا اب سخت سے سخت پینیشنٹ کے لئے تیار ہو جاؤ"

زین نے معنی خیزی سے کہا اور اس کی گردن پر جھگ گیا

"میرے جانے کے بعد تم نے گھر کی کیا حالت بنا رکھی ہے شاہ،، کتنی بے ترتیبی ہے پورے کمرے میں"

حور نے زین کو پیچھے کرتے ہوئے کہا

"ہاں یار وہ بعد میں مل کر سیٹ کر لیں گے نہ ہم دونوں"

خمار آلود آواز میں وہ حور کے ہونٹوں کو فوکس کرتے ہوئے کہہ رہا تھا

"شاہ اس دن تم کہہ رہے تھے کہ بلال بھائی اور فضا کو ڈنپر بلائیں گے تو کیوں نہ ہم کل انوائٹ کر لیں ان لوگوں کو"

حور نے اپنی شہادت والی انگلی زین کے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے زین سے کہا

"وہ بھی بات میں ڈیساڈ کر لیتے ہیں"

اس نے حور کی انگلی کو چومتے ہوئے پیچھے ہٹایا، دوبارہ جھکا

"شاہ میں سوچ رہی تھی کیوں نہ ہم۔۔۔"

"شٹ اپ حور، اگر اب تم نے کچھ بھی بولا، تو پھر دیکھنا میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں"

زین نے حور کو گھورتے ہوئے وان کیا

اب حور نے اپنا منہ بالکل بند کر لیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی وہ صرف وارنگ نہیں دے رہا ہے۔۔۔ مشکل سے پانچ منٹ گزرے ہو گئے کے زین کا موبائل بچ پڑا، زین نے دوبارہ سر اٹھا کر حور کو گھورا

"اب میں نے کچھ نہیں بولا"

اس نے ہنسی دباتے ہوئے زین کے موبائل کی طرف اشارہ کیا

زین دوبارہ موبائل of کرنے لگا مگر نمبر دیکھ کر کال ریسیو کر لی

"ہیلو۔۔۔ جی بات کر رہا ہوں۔۔۔ بولے" زین اٹھ کر بیٹھا اور سنجیدگی سے بات سننے لگا

"او کے میں دس منٹ میں پہنچتا ہوں"

کال ڈسکانٹ کر کے وہ اٹھا اور شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا

"کیا ہوا زین کس کا فون تھا"

حور نے بیڈ سے اٹھ کر زین کے سنجیدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں تم دروازہ اچھی طرح لاک کر لینا، میں بعد میں بات کرتا ہوں تم سے وہ کیز اور والٹ اٹھاتا ہوا سنجیدگی سے بولا

"سب ٹھیک ہے زین تم کب تک آؤ گے واپس"

حور نے اس کو جانتا ہوا دیکھ کر پوچھا

"تھوڑی دیر لگ جائے شاید دروازہ لاک کر لو"

حور سے کہتے ہوئے وہ باہر نکل گیا

**

حور جو کہ کافی دیر سے یہ سوچ رہی تھی کہ زین کہا گیا ہے اس وقت وہ اتنا الجھا ہوا لگ رہا تھا کہ وہ پوچھ بھی نہیں سکی بعد میں کال کی تو وہ ریسو نہیں کر رہا تھا ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ اس کے موبائل پر کال آئی

"السلام علیکم ماما کیسی ہیں آپ" اسماء کی کال دیکھتے ہوئے حور کا زین سے آسماء کی طرف گیا

"وعلیکم السلام ٹھیک ہو تم اور زین گھر پہنچ گئے تھے آسماء نے حور سے پوچھا

"جی گھر تو پہنچ گئے تھے مگر شاہ ابھی کسی کام سے نکلا ہے بس اسی کا انتظار کر رہی ہوں ماما آپ کہاں ہیں اس وقت"

حور کو ظفر مراد کی بات یاد آئی تو اس کو آسماء کی فکر ہوئی

"مجھے ارشد بھائی اپنے ساتھ گھر لے گئے تھے تم میری فکر نہ کرو میں بالکل ٹھیک ہوں" آسماء نے حور کو اطمینان

دلایا

"اما آج بہت برا ہوا ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا،، تایا ابو تو بہت ناراض ہیں ہم سے "

حور کو آج کے سارے قصے پر افسوس ہوا

"بیٹا کبھی کبھی بڑے نقصانات سے بچنے کے لیے چھوٹی چھوٹی ناراضگی برداشت کرنی پڑتی ہیں" آسماء نے حور کو سمجھایا

"ٹھیک کہہ رہیں آپ۔۔ تایا ابو نے کتنی آسانی سے خلع کے پیپر زبوا لیے، انہوں نے زرا بھی میرے بارے میں نہیں سوچا "

حور کو افسوس ہوا

"دیکھو حور میں تمہارا دل تمہارے تایا ابو یا ان کے گھر والوں سے برا نہیں کرنا چاہتی ہوں، مگر اب تم شادی شدہ ہو تمہیں یہ حقیقت معلوم ہونی چاہیے تاکہ آگے زندگی میں تمہارے ساتھ خدا ناخاستہ کوئی مسئلہ نہ ہو،، پتہ نہیں یہ سب تمہیں زین نے بتایا ہے کہ نہیں۔۔"

پھر انہوں نے حور کو زین سے اپنے ہونے والی ساری باتوں کے ساتھ ساتھ ظفر مراد اور خضر کی ہونے والی بھی ساری باتیں بتائیں۔۔۔۔۔ حور کو ساری باتیں سن کر بہت زیادہ دکھ ہوا مگر جس بات پر اس کا دل برا ہوا وہ یہ کہ خضر نے زین کو میسج کر کے وہاں بلایا تھا

"کیا ہوا ڈاکٹر اشفاق کیسی ہیں میری مدد"

زین نے اسپتال آتے ہی ڈاکٹر سے نادیدہ بیگم کے بارے میں پوچھا

"آپ کو کافی دیر سے کال کر رہے تھے مگر کال ریسیو نہیں کی گئی۔۔۔ ڈیڑھ دو گھنٹے پہلے ان کی حالت اچانک بگڑ گئی بچی شوٹ کرنے کی وجہ سے وہ کومے میں چلے گئے ہیں۔۔۔ کنڈیشن ابھی بھی خطرے سے باہر نہیں آیا آپ دعا کریں ان کے لئے"

ڈاکٹر اشفاق پروفیشنل انداز میں زین کو کہہ کر وہاں سے چلے گئے۔۔۔ زین وہی سن ہو کر کھڑا رہ گیا

دو گھنٹے بعد زین کو جو خبر دی گئی وہ اس کے لئے کسی قیامت سے کم نہیں تھی اس کی اماں اس کی جنت اس کو چھوڑ کر دنیا سے جا چکی تھی۔۔۔ بلال اور اشعر بھی وہی اس کے پاس موجود تھے ساری فارمیسیٹیز ان دونوں نے یہ نبھائی،، زین کو اپنا بھی ہوش نہیں تھا کب ڈیڈ باڈی کو اسپتال سے گھر لایا گیا، کون کون اس سے ملا، کس کس نے دلا سہ دیا، کون کیا کہہ رہا تھا، وہ سب خالی خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا ہوش جب آیا جب بلال نے اس کو آخری بار چہرہ دیکھنے کے لیے کہا۔۔۔ تب وہ رویا بلال اور اشعر نہیں ہی اس کو سمجھا

دوسری طرف حور جو زین کے گھر آنے کا انتظار کر رہی تھی جس طرح بلال اور اشعر اس کو لے کر آئے اور جو خبر اشعر نے اس کو سنائی اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں ہوا نادیہ بیگم کا چہرہ بار بار حور کی آنکھوں کے سامنے آنے لگا ان کے جملے حور کے کانوں میں گونجنے لگے

"میں آج بہت خوش ہوں زین کا میرے سوا کوئی نہیں ہے دنیا میں لیکن اب تم آگئی ہو۔۔۔ اس لئے میں مطمئن ہوں، اس کا ساتھ کبھی بھی نہیں چھوڑنا، حور وعدہ کرو مجھ سے"

حور کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے

"میں خود کیسے رہ سکتی ہوں آپ کے بیٹے کی بناء۔۔۔ میں کبھی بھی اس کو خود سے دور نہیں کروں گی"

اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے سوچا اور قدم دوسرے کمرے کی طرف بڑھائے جہاں زین موجود تھا۔۔۔ وہ اس کے پاس جانا چاہتی تھی، اس کا دکھ بانٹنا چاہتی تھی، اسے بتانا چاہتی تھی کہ وہ اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گی مگر کمرے میں موجود آفس ورکر زور دوسرے مرد دیکھ کر واپس پلٹ آئی

سب لوگ تقریباً چلے گئے تھے گھر میں صرف بلال اور اشعر اپنی فیملیز کے ساتھ موجود تھے۔۔۔ شازیہ تانیہ اور فضا حور کے پاس روم میں ہی موجود تھی اس کی ماما اور ماموں تھوڑی دیر پہلے ہی گئی تھی جبکہ زین کے ساتھ بلال اور اشعر دوسرے کمرے میں موجود تھے

"اشعر تم انٹی کو گھر چھوڑنے جاؤ گے تو تانیہ اور فضا کو بھی ڈراپ کر دینا میں ابھی یہی ہوزین کے پاس"

بلال نے اشعر سے کہا

"ٹھیک ہے میں می تانیہ اور بھابھی کو ڈراپ کر کے آتا ہوں تھوڑی دیر میں" اشعر بولا

"تم دونوں کو بھی گھر جانا چاہیے آنٹی فضا اور تانیہ کیسے رہے گئیں رات کافی ہو گئی ہے۔۔۔ مجھے تو آپ رہنا ہے ہمیشہ اماں کے بغیر"

زین نے ان دونوں کی باتیں سن کر جواب دیا

"کیسی باتیں کر رہے ہو تم تمہیں لگتا ہے کہ ہم اس گھڑی میں تمہارا ساتھ چھوڑیں گے بلال نے زین کو دیکھتے ہوئے کہا

"مجھے پتا ہے تم لوگ زندگی میں کبھی بھی میرا ساتھ نہیں چھوڑو گے۔۔۔ حور ہے تو میرے پاس تم لوگ فکر نہیں کرو"

زین کے کہنے پر وہ دونوں زین سے مل کر چلے گئے

زین جب روم میں آیا تو حور بیڈ پر آنکھیں بند کی ہوئے لیٹی تھی سارا دن تھکن ہونے کے باعث اس کی آنکھ لگ گئی تھی اس لیے جاتے ہوئے شازیہ نے فضاء اور تانیہ کو بھی اس سے ملنے سے منع کر دیا تھا تاکہ اس کے آرام میں خلل نہ پڑے

کسی احساس کے تحت حور کی آنکھ کھولی تو سامنے زین بکھرا کبھرا سا کھڑا تھا۔۔۔ سارے دن کے بعد اتنے قریب سے حور اس کو اب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"شاہ"

حور اٹھ کر بیٹھی اس سے پہلے وہ اٹھ کر اس کے پاس آتی زین نے آگے بڑھ کر بیڈ پر بیٹھتے ہوئے حور کی گود میں اپنا سر رکھ دیا اس کا غم ایک بار پھر تازہ ہونے لگا

"حور اماں چلی گئیں مجھے چھوڑ کر"

جن آنسوؤں کو بلال اور اشعر کے سنبھل دینے پر اس نے روک لیا تھا اب وہ حور کی گود میں سر رکھ کر دوبارہ نکل آئے وہ بچوں کی طرح حور کی گود میں سر رکھ کر رو رہا اور حور کے آنسو زین کے بالوں میں جذب ہو رہے تھے

"ایسے مت بولو شاہ میں ہونا تمہارے پاس اس طرح مت رو پلیز مجھے تکلیف ہو رہی ہے اور اماں بھی تمہیں اس طرح دیکھ کر دکھی ہو گئیں س"

حور نے زین کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا

کافی دیر تک وہ زین کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی رہی،، زین شاید اس کی گود میں ہی سوچکا تھا۔۔۔ حور نے بھی بیڈ کے کراون سے سر ٹیک کر آنکھیں بند کر لیں

**

رات سے صبح ہو گئی خضر سوچوں کے بھنور میں ڈوبا ہوا تھا
"ہر بار زبردستی تم اس طرح حور کو نہیں لے کر جاسکتے زین۔۔۔ آج کے بعد تم کبھی بھی حور کو مجھ سے نہیں چھین سکو گے"

اس نے پلسٹل دراز سے نکالی اور گھر سے باہر نکل گیا

**

صبح حور کی آنکھ کھلی تو زین کو بیڈ پر لیٹے ہوئے دیکھا وہ بھی جاگ رہا تھا
"کب اٹھے تم۔۔۔ مجھے کیوں نہیں اٹھایا"

حور نے اٹھتے ہوئے کہا

"ابھی آنکھ کھلی ہے تھوڑی دیر پہلے" زین نے حور کو دیکھتے ہوئے جواب دیا

"ٹھیک ہے پھر میں ناشتہ بنا کر لاتی ہوں"

حور نے بیڈ سے اترتے ہوئے کہا

"نہیں ناشتے کا بالکل دل نہیں چاہ رہا بس ایک کپ اسٹرونگ سی چائے لوں گا"

وہ بھی بیڈ سے اترتے ہوئے بولا

"شاہ میں ناشتہ بنانے جا رہی ہوں، مجھے اس وقت بہت زور کی بھوک لگی ہوئی ہے لیکن اگر تم نے کچھ نہیں کھایا تو میں بھی ناشتہ نہیں کروں گی"

حور نے سنجیدگی سے کہا اور بیڈ روم سے باہر چلی گئی

دوپہر میں قرآن خوانی تھی وہ چارہ ہی تھی کہ زین کچھ کھالے پھر شام تک لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا۔۔۔ ناشتہ بنانے کے خیال سے وہ کچن میں گئی

دروازے پر نیل بچی تو زین دروازہ کھولنے کی نیت سے باہر گیا دروازہ کھولا تو سامنے خضر کو کھڑا پایا ابھی وہ خضر کو دیکھ کر اس کے آنے کی وجہ سمجھ بھی نہیں پایا تھا خضر اسے دھکا دے کر اندر آ گیا

"کون ہے شاہ"

حور بھی کچن سے باہر نکل آئی اور سامنے خضر کو دیکھ کر ٹھٹک گئی

"تم ہر بار حور کو مجھ سے چھین کر نہیں لے جاسکتے زین، تمہارے پاس دو آپشن ہے اب بتاؤ اس کی زندگی سے جانا چاہتے ہو یا اس دنیا سے"

آخری بات کہتے ہوئے خضر نے پٹل نکال کر زین کے سینے پر رکھی

"حور میری بیوی اور میں اسے کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا تم دوسرا آپشن خوشی سے استعمال کر سکتے ہو"

زین نے اس کے پٹل کا رخ اپنے سر پر کیا

"یعنی تم اس دنیا سے جانا پسند کرو گے اگر تمہاری اسی میں خوشی ہے۔۔۔"

ابھی خضر بول ہی رہا تھا

"چٹاخ"

حور نے زوردار تھپڑ خضر کے منہ پر مارا

"ہمت کیسے ہوئی آپ کی میرے شوہر پر پٹل تاننے کی کیا کرنے جارہے تھے آپ۔۔۔ اس کو ماریں گے

آپ۔۔۔ بولیں؟ حور نے خضر کا گریبان پکڑ کر پوچھا اور خضر سکتے کے عالم میں کھڑا ہو کر حور کو دیکھ رہا تھا اسے

یقین نہیں آیا کہ حور نے اس کے منہ پر تھپڑ مارا ہے دوسری طرف زین کی بھی یہی حالت تھی

"شوہر ہے یہ میرا، زندگی ہے میری، مجھ سے میری زندگی چھیننا چاہتے ہیں آپ۔۔۔ کیوں؟؟ بول لے آج،

کیوں چاہتے ہیں آپ ایسا"

حور شاید اپنے حواسوں میں نہیں تھی اس کا گریبان پکڑ کر چیخ کر بولی

"اس نے بھی تو تمہیں مجھ سے چھینا ہے حور"

خضر ٹرانس کی کیفیت میں بولا

"بھائی کا مطلب سمجھتے ہیں آپ؟؟ بول لیے بھائی کہتی ہوں میں آپ کو۔۔۔ بلکہ کہتی ہی نہیں مانتی ہوں۔۔۔ اس کو مارنا ہے نہ آپ نے مار دیجیے گا مگر اس سے پہلے مجھے مار دیجیے"

حور زین کے سامنے آئی خضر کا پٹل والا ہاتھ تھام کر رخ اپنی طرف کیا

"حور کیا کر رہی ہو ہٹو سامنے سے گولی چل جائے گی"

حور نے پٹل کا رخ اپنی طرف کیا تو زین حور کو کندھے سے تھام کر بولا

"نہیں شاہ آج انہیں وہ کرنے دو جن سے ان کی زندگی میں سکون اجائے۔۔۔ مار ڈالیں آپ کے خضر بھائی میرے شوہر کو بھی مگر اس سے پہلے مجھے"

حور روتے ہوئے کہہ رہی تھی

خضر نے پٹل والا ہاتھ حور کے ہاتھ سے چھڑا کر نیچے کیا، اس کی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا وہ حور کو دیکھ رہا تھا پھر وہ زیادہ دیر کا نہیں وہاں سے چلا گیا

"حور کیا کرنے والی تھی۔۔۔ تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو" زین نے حور کو گلے لگاتے ہوئے کہا وہ اب بھی زین کے گلے لگ کر رو رہی تھی زین نے حور کا چہرہ اوپر کر کے آنسو صاف کیے اور اسکے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے

"چلو اندر"

پیار کا رشتہ ان دونوں میں قائم تھا ہی اور اعتبار کا بھی قائم ہو چکا تھا

"خضر بیٹا یہاں اتنے اندھیرے میں کیوں بیٹھے ہو" فاطمہ نے روم کی لائٹ کھولتے ہوئے کہا

"خضر کیا ہوا تمہیں تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ"

فاطمہ نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے خضر کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا

"امی میں بہت برا ہونا، بہت برا ہوں میں۔۔۔۔ میں نے ہمیشہ خود کو حق پر سمجھا، آپ کی نافرمانی کی، ہمیشہ ضد لگائی۔۔۔ جو چیز میری تھی ہی نہیں اس کو پانے کے لئے صحیح غلط سب بھول گیا اور آج دیکھیں میری کیا حالت ہو گئی ہے"

وہ فاطمہ کے گلے لگ کر روتے ہوئے کہنے لگا

"نہیں میری جان تم میرے بہت پیارے بیٹے ہو، سب سے اچھے بیٹے۔۔۔ ایسے دل چھوٹا نہیں کرو"

فاطمہ بھی اس کو ساتھ لگائے کوئی ہراساں ہوئی

ظفر مراد اندر کمرے میں آئے تو اندر کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئے

"کیا ہوا ہے آپ دونوں کو اس طرح کیوں بیٹھے ہوئے ہیں"

انہوں نے دونوں کو دیکھ کر پوچھا

"آپ دیکھیں نہ اسے کیا ہو گیا ہے، کس طرح کی باتیں کر رہا ہے۔۔۔ مجھے بھی پریشان کر رہا ہے"

فاطمہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے شوہر سے کہا

"خضر اگر میں چپ ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں نے ہمت ہار دی ہے۔۔۔۔۔ حور اب زین سے خود

طلاق بھی لے گی اور بہت جلد خود چل کر اس گھر میں خود آئے گی"

ظفر مراد نے خضر سے کہا

"ابو آپ ایسا کچھ بھی نہیں کریں گے جس سے حور کو پریشانی ہو۔۔۔۔۔ وہ زین کے ساتھ خوش ہے اور میں اسے

ہمیشہ خوش دیکھنا چاہتا ہوں

خضر چہرہ صاف کرتے ہوئے ظفر مراد سے بولا

"اور میں تمہیں بھی خوش دیکھنا چاہتی ہوں میری جان۔۔۔۔۔ خضر تمہیں اس طرح دیکھ کر میرا دل بہت دکھ رہا

ہے"

فاطمہ ایک دفعہ پھر ہر اسماں ہوئی

"امی میں خوش ہوں بلکہ آپ کی مرضی اور خوشی میں ہی میری خوشی ہے۔۔۔ مگر مجھے تھوڑا وقت لگے گا پلیز"

خضر کہتا ہوا روم سے باہر چلا گیا

7 ماہ بعد

فضا آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر تیار ہو رہی تھی۔۔۔ بلال چلتا ہوا اس کے پاس آیا

"ابھی تک مکمل نہیں ہوئی تمہاری تیاری۔۔۔ فضا، ہمیں وہاں پر مہمانوں سے پہلے پہنچنا ہے پلیز جلدی جلدی تیار ہو"

بلال نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

"اگر میں لیٹ ہو رہی ہوں تو تمہاری وجہ سے لیٹ ہو رہی ہو۔۔۔ اس لئے زیادہ شور کرنے کی ضرورت نہیں ہے"

فضا نے دوپٹہ اگے پھیلا کر اڑتے ہوئے

کہا

ان سات ماہ میں یہ تبدیلی آئی تھی کہ وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی تھی اور وجہ یہ تھی چند مہینوں بعد وہ ماں کے مقام پر فائز ہونے والی تھی

"چلو جی تمہارے لیٹ ہونے میں بھی مجھ معصوم کا قصور ہے"

بلال نے افسوس کرتے ہوئے کہا

"تو تمہیں لگی ہوئی تھی کہ مہندی لگو کر آؤ مہندی لگو کر آؤ۔۔۔ پتہ بھی ہے ناشادی والے گھر میں کتنے کام ہوتے ہیں"

وہ سارا ملبہ بلال پر گراتے ہوئے بولی

"اچھا دکھاؤ تو مہندی کیسی لگی ہے"

وہ فضا کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بولا اور مہندی کے ڈیزائن کو غور سے دیکھتے ہوئے اس کی خوشبو اپنے اندر اتار رہا تھا

"بلال مہندی کی خوشبو بعد میں سونگ لینا ہم اب بھی لیٹ ہو رہے ہیں"

فضا نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلال نے اس کو گھور کر دیکھا

"افوہو حور تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔ دوبارہ فون آچکا ہے اشعر کا سب پہنچ گئے ہیں اور ہم ہی لیٹ ہیں" زین نے دوبارہ کمرے میں آکر حور کو بتایا مگر اس کی تیاری تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

5 منٹ ویٹ کرو شاہ بس تھوڑی سی تیاری رہتی ہے"

حور نے اپنے بال سیٹ کرتے ہوئے کہا

"سوئیٹ ہارٹ اگر پانچ منٹ کے بعد بھی تمہارے پانچ منٹ ختم نہیں ہوئے تو میں اشعر کو معذرت کا فون کر کے آج کا پروگرام کینسل کر دوں گا"

زین اس کو پیار سے وان کیا

"شاہ تمہیں پتہ ہے ناکتنی محنت کرنی پڑتی ہے تیار ہونے میں اور اب تم اوپر سے بار بار آکر مجھے ڈسٹرب کر رہے ہو اگر تم نے اشعر بھائی کو معذرت کا فون کیا نہ تو وہ اپنی شادی کا پروگرام کینسل کر دیں گے۔۔ تمہارے بغیر تو وہ گھڑی بالکل نہیں چڑھنے والے"

حور نے زین کو تسلی سے جواب دیا اب تک اسے بلال اور اشعر کے ساتھ زین کی دوستی کا اندازہ ہو چکا تھا

"تو میری جان اپنے اشعر بھائی پر ترس کھاؤ اور جلدی جلدی تیار ہو"

زین اس پر محبت بھری نظر ڈال کر باہر نکل گیا حور بیٹھ کر اپنی سینڈل کے اسٹریپ بن کرنے لگی

زین اور حور بینکونٹ میں داخل ہوئے تو بلال اور فضا کو وہی اپنا منتظر پایا

"کافی جلدی نہیں آگئے آپ لوگ آج بارات کے فنکشن میں"

فضا نے زین اور حور کو دیکھتے ہوئے کہا

"اگر میں حور کو پروگرام کینسل کرنے کی دھمکی نہیں دیتا تو اسے مزید میک اپ میں 2 گھنٹے لگانے

سے۔۔۔ مجھ شریف انسان کو تو پندرہ منٹ چاہیے تیار ہونے میں"

"کوئی بات نہیں دوست تمہارا غم اور میرا غم ملتا جلتا ہے یہاں پر بھی یہی حال ہے"

بلال نے اپنا رونا روایا

"بالکل دنیا میں دو ہی تو شریف انسان ہے آپ اور زین بھائی،، چلو حور تانیہ سے ملواتی ہوں"

فضا نے تب کر کہا حور ان کو وہاں سے لے کر چلی گی

"تم بھی چلو اشعر بار بار تمہارا پوچھ رہا تھا"

زین اور بلال بھی وہاں سے اسٹیج کی طرف بڑھنے لگے

محفوظ کر لیا

ختم شد

* * *

فیس بک پہ بھی اس میل کے ذریعے رابطہ کریں